

SCANNED & PDF COPY BY

RFI

عن سیزی

# مشن ساگور

مکمل ناول

منظہ ہر کلیج ایم لہ

یوسف برادر پاک گیٹ  
مُلتان



عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ناشستے کے بعد اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا جبکہ سلیمان اپنی عادت کے مطابق ناشستے کے بعد خریداری کے لئے مارکیٹ گیا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چند لمحے تو اسے اس انداز میں نظر انداز کئے رکھا جیسے فون کرنے والا دوچار گھنٹیوں کے بعد خود ہی رسیور رکھ دے گا لیکن جب فون کی گھنٹی مسلسل بھتی رہی تو عمران نے مجبوراً پاٹھ بڑھا کر رسیور انٹھا لیا۔

- حقیر فقری - پر تقصیر بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی - ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں "..... عمران نے باقاعدہ تعارف کرتے ہوئے کہا۔

- سلطان بول رہا ہوں "..... دوسری طرف سے سرسلطان کی آوارہ ستائی دیتی - بچہ بے حد سمجھیدہ تھا۔

قصبے بارے والا کے نواب ہیں سہماں ان کی زرعی اراضی اور باغات ہیں اس لئے وہ بارے والا میں ہی سیٹل ہو گئے ہیں۔ تمہارے ڈیڈی کے کلاس فیلو رہے ہیں اس لئے تمہارے ڈیڈی سے ان کی اچھی خاصی دعا سلام ہے۔ تمہارے بارے میں وہ صرف اتنا جانتے ہیں جتنا تمہارے ڈیڈی نے تمہارے بارے میں انہیں بتایا ہے۔ ان کے ساتھ ان کی بیٹی نواب زادی راحت بھی کارمن سے واپس آئی ہے۔ ان کی اکتوبری بیٹی ہے لیکن نواب زادی راحت نے شادی نہیں کی بلکہ اس نے اپنے باپ کے ساتھ بہتے ہوئے زندگی گزار دی ہے۔ نواب زادی راحت نے بھی کارمن پیونیورسٹی سے الیکٹرونکس میں ہی ایکٹریٹ کیا ہوا ہے۔..... سرسلطان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ "مطلوب ہے ہمہ خانہ آفتاب است۔"..... عمران نے شاید ان کے سالیں یعنی کے لئے رکنے پر فقرہ کس دیا۔

"بھلے میری بات سن لو پھر کنٹس کرنا۔ نواب زادی راحت نے فون کر کے بتایا ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان کو گزشتہ ایک بخشے سے فون پر دھمکیاں مل رہی ہیں کہ وہ اہتمامی جدید ترین آلہ اس کا کوڈ نام پو اسٹر ہے واپس کر دیں ورنہ انہیں اور ان کی بیٹی نواب زادی راحت دونوں کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ نواب زادی راحت کے مطابق پو اسٹر ایک ایسا جدید آلہ ہے جسے اگر دفاعی نظام کے ساتھ منسلک کر دیا جائے تو وہ نہ صرف دفاعی نظام کو آف کرنے والے دشمن آئے کی نشاندہی کر دیتا ہے بلکہ اسے بہتر گھنٹوں تک

"ارے۔ ارے۔ اب کیا زمانہ آگیا ہے کہ اب بادشاہوں کو اپنی رعایا کو لپٹنے دربار میں طلب کرنے کے لئے خود فون کرتا پڑتا ہے ورنہ چہلے کوتوال شہر اپنے گھوسوار دستے کے ہمراہ جا کر مطلوبہ آدمی کو گردن سے پکڑ کر دربار شاہی میں پیش کر دیا کرتا تھا۔"..... عمران کی زبان سرسلطان کی آواز سنتے ہی روایت ہو گئی۔

"ڈاکٹر نواب آصف خان کو جانتے ہو تم۔"..... دوسری طرف سے سرسلطان نے اس کی بات سنی ان سے کی کرتے ہوئے اسی طرح سخنیدہ لمحے میں کہا۔

"ڈاکٹر بھی اور نواب بھی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے جتاب۔ نوابوں کا کیا کام کہ وہ اسٹیٹھو سکوپ گلے میں لکائے اور بیگ اٹھائے مریفوں کے گھروں میں جا کر انہیں چیک کرتے رہیں۔ ان کے حکم پر تو دس ڈاکٹر صاحبان پہنچ سکتے ہیں۔"..... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"انہوں نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ طب کے ڈاکٹر نہیں ہیں اور وہ ساری عمر کارمن میں کام کرتے رہے ہیں۔ اب وہ سال قبل وہ واپس آکر پاکیشیا میں مستقل سیٹل ہو گئے ہیں۔ ان کی خصوصی فیلڈ الیکٹرونکس ہے اور وہ کارمن کی جس لیبارٹری میں کام کرتے رہے ہیں وہاں ایسے آلات میں ریسرچ کی جاتی رہی ہے جن کے ذریعے کسی بھی ملک کا اہتمامی صاف دفاعی نظام آف کیا جا سکتا ہے۔ وہ چونکہ دارالعلوم سے تین سالی تھے تین سو کلو میٹر دور ایک

اوی ہو اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف  
لے تھیں اپنا مناسنہ خصوصی بنا یا ہوا ہے جس پر وہ تم سے ملنے کے  
لئے حیا رہو گئے۔ اصل میں وہ ان دھمکیوں سے شدید پریشان ہیں اور  
صرف اتنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بقایا زندگی یہاں اطمینان اور سکون  
کے لئے گزار سکیں۔ میں نے ان سے وعدہ کر لیا ہے کہ میں جھیں ان  
کے پاس بھیجن گا۔ وہ تمام باتیں جھیں بتا دیں گے۔ کوئی سنجیدہ  
سلسلہ ہوا تو ان کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اب تم بتاؤ کہ تم ان کی  
بھولی ہا کر ان سے ملتا چاہتے ہو یا انہیں تمہارے فلیٹ کا ایڈریس بتا  
تاہے..... سرسلطان نے ایک بار پھر پھٹے کی طرح مسلسل  
کہا۔

لیکن سرسلطان میں وہاں جا کر کیا کروں گا۔ آپ وہاں پولیس یا  
کام کا دستہ تعینات کر دیں یا وہ نواب صاحب ہی پرائیویٹ  
کارپولی گارڈز اپنی حفاظت کے لئے ہاتر کر لیں۔ ..... عمران نے منہ  
کہا۔

نواب زادی راحت کی بات سن کر میرے ذہن میں ایک خیال  
اکھاتو ہیں نے سرداور سے اس معاملے پر بات کی ہے۔ سرداور کا  
کہا ہے کہ ایسا آله ہمارے دفاع کے لئے اہتمائی فائدہ مند ثابت ہو  
تاہے۔ انہوں نے بتایا کہ آج کل تمام ملکوں کے دفاعی نظاموں کو  
اپنے الات سے شدید خطرہ لاحق ہو چکا ہے جو اچانک پورے دفاعی  
نظام کو ہریک کر کے رکھ دیتے ہیں۔ تمام بڑے بڑے ممالک کی

کام کرنے سے بھی روک دیتا ہے۔ یہ ایسا جدید ترین آلہ ہے جو ابھی  
حال ہی میں لیجاد ہوا ہے اور اس آئے کی لیجاد میں ڈاکٹر نواب آصف  
خان نے بھی خصوصی کام کیا ہے لیکن نواب زادی راحت کے مطابق  
ڈاکٹر نواب آصف خان اس آئے پر وہیں کارمن لیبارٹری میں ہی کام  
کرتے رہے ہیں۔ وہ نہ اس کافار مولا یہاں لائے ہیں اور نہ ہی اس  
آئے کو ساختہ لائے ہیں اور دھمکیاں بھی ایکریمیا کے کسی سینٹریکیٹ  
کی طرف سے مل رہی ہیں اس لئے ڈاکٹر نواب آصف خان اور نواب  
زادی راحت دونوں ان دھمکیوں سے سخت پریشان ہیں۔ انہوں نے  
تمہارے ڈیڈی سے بات کی تو تمہارے ڈیڈی نے انہیں بتایا کہ وہ  
انتیلی جنس کے سرراہ ہیں اور رسول انتیلی جنس غیر ملکی معاملات میں  
کام نہیں کرتی جبکہ یہ کام سیکرٹ سروس کرتی ہے اور سیکرٹ سروس  
سے رابطہ میں ہے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے رابطہ  
کیا تو میں نے انہیں بتایا کہ سیکرٹ سروس کے چیف کا مناسنہ  
خصوصی علی عمران سر مہدار حسن کا بیٹا ہے اور وہی ان سے مل کر  
محلومات حاصل کر کے ہجید تک پہنچا سکتا ہے۔ اگر چیف نے اس  
معاملے میں دلپی لی تو اس غیر ملکی سینٹریکیٹ کے خلاف کیس لے  
لیں گے درد نہیں۔ لیکن تمہارے ڈیڈی نے تمہارے بارے میں  
انہیں بتا رکھا ہے کہ تم اہتمائی نقصہ اور ناکارہ آدمی ہو اس لئے وہ  
میری بات سن کر ہے حدیاں اس ہوئے لیکن میں نے انہیں بتایا کہ  
تمہاری صرف زبان تمہارے کلڑوں میں نہیں ہے ورنہ تم کام کے

ملتا اور یہ کہہ کر مثال دیا جاتا ہے کہ کام تو سیکرٹ سروس نے کیا ہے اس لئے کمیساچکی اور آپ تو نواب اور نواب زادی کو میرے فلیٹ کا ایلو ریس بتا رہے ہیں تاکہ ان کے آنے پر ان کے شایان شان استقبال اور کھانا وغیرہ کے لئے میں سارے شہر میں ادھار مانگتا پھر وہ ..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سرسلطان بے اختیار پڑے۔

"تم وہاں خود چلے جاؤ۔ میں انہیں فون کر کے بتا دیتا ہوں۔" مجھے یقین ہے کہ وہ تمہارا شایان شان استقبال کریں گے۔" سرسلطان نے کہا۔

"لیکن جتاب۔ بارے والا بقول آپ کے تین ساڑھے تین سو ٹلو میڈر دور ہے اور آج کل آپ کو معلوم تو ہے کہ آپ کی حکومت نے پڑوں کتنا مہنگا کر رکھا ہے اور یہاں حالت یہ ہے کہ ایک لیڈر پڑوں ڈلواتے ہوئے دل ڈوب جاتا ہے۔" ..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انہیں فون کر کے کہہ دیتا ہوں کہ تم ان کے پاس پہنچ رہے ہو۔ اللہ حافظ۔" ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے کہا۔

ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اے کہتے ہیں نہ جائے ماندن اور نہ پائے رفتن۔ اب بھگتو اس نواب اور نواب زادی کو۔" ..... عمران نے بڑبراتے ہوئے کہا اور ایک پار پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع گئے ہیں۔ اب تو مشن تکمیل کر کے آؤ۔" بھی وہ چھوٹا سا چکیک نہیں

یہاں پریوں میں اس آئندیتی پر کام ہو رہا ہے لیکن اب تک کسی کی طرف سے ایسے کسی آئے کی تیاری کی اطلاع نہیں مل سکی اس لئے اگر ڈاکٹر نواب آصف خان اور نواب زادی راحت دونوں نے اس آئے کی تیاری پر کارمن میں کام کیا ہے تو یہاں اس آئے کی تیاری کے لئے کام کریں تو یہ آله پاکیشیا کے لئے اہمیتی مفید ثابت ہو گا جبکہ ڈاکٹر نواب آصف خان اور نواب زادی راحت کو جس انداز میں دھمکیاں مل رہی ہیں اس سے محسوس ہوتا ہے کہ کوئی انہیں یہاں کام کرنے سے روکنا چاہتا ہے اور شاید انہیں بھی اس بات پر یقین نہیں ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان یہ آله یہاں لے آئے ہیں یا نہیں ورنہ وہ لازماً اب تک ان دونوں کو ہلاک کر جکے ہوتے اور یقیناً اس کے بیچے کارمن کا باقاعدہ ہو گا لیکن وہ معاملات کو اوپن نہ کرنا چاہتے ہوں گے اس لئے انہوں نے کسی عام سے کسی سینڈیکیٹ کا سہارا یا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تم ان سے مل کر اس سلسلے میں بات کرو کیونکہ میرے میال کے مطابق صرف تم ہی اصل حقیقت تک پہنچ سکتے ہو۔" ..... سرسلطان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے

"مطلوب ہے آپ کو سردار نے پوری طرح فیڈ کر دیا ہے کہ پواستہ حاصل ہونا چاہتے چاہے ڈاکٹر نواب آصف خان سے ملے یا کارمن سے۔ لیکن چیف صاحب ان دونوں چہلے سے زیادہ کنجوس ہو گئے ہیں۔ اب تو مشن تکمیل کر کے آؤ۔" بھی وہ چھوٹا سا چکیک نہیں

کر دیئے۔

”یہ بس“..... جو زف نے ایک بار پھر وہی جواب دیا۔  
”میں ایک گھنٹے بعد گنج رہا ہوں“..... عمران نے اس کے اس  
الدار میں جواب دینے پرہنستہ ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

”رانا ہاؤس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جو زف  
کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں“..... جو زف نے کہا۔

”یہ بس“..... جو زف نے بڑے مستعد اش لجھ میں کہا۔

”تم اور جوانا تیار ہو جاؤ۔ بڑی کار بھی صاف کر لو۔ ہم نے ایک  
گھنٹے بعد بارے والا جانا ہے“..... عمران نے کہا۔

”کیا سپیشل ڈریس میں جانا ہے بس“..... جو زف نے کہا۔

”ارے نہیں۔ ڈاکٹر نواب آصف خان کی بیٹی اب بے چاری  
اس عمر میں نہیں رہی ہو گی کہ اس کے لئے کسی پرنس کا رشتہ مل  
سکے اور ویسے بھی نواب صاحب کے میرے ڈیڈی کے ساتھ خاصے  
گھرے تعلقات ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ بے چارہ پرنس وہاں سے  
جو تیاں کھا کر گنجा ہو کر واپس آئے“..... عمران نے جواب دیتے  
ہوئے کہا۔

”یہ بس“..... جو زف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس

پڑا۔

”تم۔ تم تو یہی کہہ رہے ہو کہ جیسے تمہارے نزدیک  
جو تیاں کھا کر گنجا ہونا کوئی مسئلہ نہ ہو۔ اگر تمہیں گنجوں کی  
نفیات کے بارے میں عالم ہو تو تم باقی ساری عمر اپنے سر پر موجود  
ایک ایک بال کے لئے شکرانہ ادا کرتے رہ جاؤ“..... عمران نے

باس نے اشبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فائل نکال کر اس نے جیٹی کی طرف بڑھا دی۔ جیٹی نے فائل لے کر اسے کھولا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں چار صفحات تھے۔ وہ انہیں پڑھتی رہی جبکہ اس دوران میں باس خاموش یعنی اسے دیکھتا رہا اور پھر جیٹی نے فائل بند کر کے میز پر رکھ دی۔

"باس۔ فائل کے مطابق تو مجھے پاکیشیا جا کر ایک سانتس دان اور اس کی بیٹی کو ہلاک کرنا ہے لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی گہ اس معمولی سے کام کے لئے مجھے کیوں وہاں بھیجا جا رہا ہے جبکہ وہاں کا کوئی بھی سینڈیکیٹ یا پیشہ ور قاتلوں کا گروپ اہتمائی آسانی سے یہ کام کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ جیٹی نے اہتمائی حریت بھرے لجھ میں کہا۔

"تمہیں اس کا پس منظر بتانا پڑے گا۔ پھر تمہیں اس مشن کی بجه آئے گی۔ ڈاکٹر نواب آصف خان کارمن کی ایک لیبارٹری میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ اس کی غیر شادی شدہ بیٹی نے بھی الیکڈائلکس میں ڈاکٹریٹ کیا ہے اور وہ بھی اس لیبارٹری میں کام کرتی رہی ہے۔ پھر ڈاکٹر نواب آصف خان نے قانون اور قاعدے کے مطابق ریٹائرمنٹ طلب کر لی تاکہ اپنی باقی زندگی وہ اپنے آبائی ڈلن میں جا کر گزار سکے۔ پاکیشیا اور کارمن کے درمیان اہتمائی گہرے اور دوستائی تعلقات ہیں۔ بہر حال قانون کے مطابق انہیں ریٹائرمنٹ دے دی گئی اور اس لیبارٹری کے خصوصی ماہرین نے

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی جس کے بال اخرونی رنگ کے تھے اور اس کے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے جبکہ اس نے اسکرٹ کے ساقٹھ اور لیدر جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

"ہیلو بیس۔۔۔۔۔ لڑکی نے اندر داخل ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ جیٹی۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا۔۔۔۔۔ ادھیڑ عمر نے بھی نرم لجھ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی کال جب مجھے ملی تو میں رسیلے میں تھی۔ وہاں سے یہاں پہنچتے پہنچتے کافی وقت لگ گیا بیس۔۔۔۔۔ جیٹی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ادھیڑ عمر کی میز کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی اور

کے بعد وہ پو اسٹریا اس کے پر زے وغیرہ پاکیشیا کے ساتھ دانوں کے ہاتھ لگ گئے تو کارمن کا مسئلہ لجھ سکتا تھا اس لئے یہ بات مل کرنے کے لئے کہ کیا واقعی ان کے پاس کوئی پو اسٹریا اس کے پر زے یا اس کا فارمولہ وغیرہ موجود ہے ایک ایکریمین سینڈیکیٹ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس کا کام یہ تھا کہ وہ فون پر ان دونوں کو اپنی دھمکیاں دیں کہ اگر واقعی ان کے پاس پو اسٹر ہے تو ان کے رو عمل سے یہ بات سامنے آجائے۔ اس کے لئے ان کی جویلی میں ہمارے بھنوں نے ان کے ملازمین سے مل کر ایسے آلات نصب کر رکھے تھے جن کے ذریعے ان کی تمام بات چیت، تصاویر اور ان کا رو عمل مسلسل چیک کیا جا سکتا تھا۔ بہر حال ان دھمکیوں کے بعد ان کا جو رو عمل سامنے آیا ہے اس سے ماہرین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وہ کچھ بتایا گیا ہے ایسا نہیں ہے لیکن پھر اچانک اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرت سروس کے انتظامی چیف سر سلطان سے بھی انہوں نے فون کر کے تحفظ فراہم کرنے کا کہا ہے جس پر سر سلطان نے انہیں پاکیشیا سیکرت سروس کے لئے کام کرنے والے اہمی خطرناک امتحنث علی عمران کو ان کے پاس بھیج دیا۔ اس عمران نے وہاں جو بات چیت کی اس سے یہ بات حتی طور پر طے ہو گئی کہ نہ ہی ڈاکٹر نواب آصف نان پو اسٹر ساتھ لے گئے ہیں اور نہ ہی اس کے پر زے اور عمران کے گئے کے باوجود ڈاکٹر نواب آصف خان نے حکومت پاکیشیا کے لئے پو اسٹر پر کام کرنے اور اسے تیار کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ پو اسٹر

ان کا لاشور بھی مشیزی سے چھیک کر لیا کہ وہ لیبارٹری سے کوئی کاغذ، فائل، فارمولہ یا کوئی آلہ تو ساتھ نہیں لے جا رہے۔ اس طرح ان کی بیٹی کی بھی تفصیلی چیکنگ ہوئی اور پھر وہ دونوں پاکیشیا واپس چلے گئے۔ قانون کے مطابق وہاں بھی ان کی نگرانی ہوتی رہی لیکن جب کوئی خاص بات سامنے نہ آئی تو یہ نگرانی ختم کر دی گئی۔ پھر اچانک اطلاع ملی کہ ڈاکٹر نواب آصف خان نے کسی پرائیویٹ محفل میں پاکیشیا کے کسی ساتھ دان سے یہ کہا ہے کہ وہ کارمن میں پو اسٹر پر کام کرتے رہے ہیں اور ان کے پاس یہ پو اسٹر موجود ہے اور وہ اسے کارمن سے پرزوں کی صورت میں لے آئے ہیں اور اب ان کا ارادہ ہے کہ وہ ہمہاں کسی لیبارٹری میں اس پر کام کر کے اسے مکمل کر کے حکومت پاکیشیا کے حوالے کر دیا جائے۔ یہ اطلاع ملتے ہی کارمن حکومت چونکہ پڑی کیونکہ ابھی اس پو اسٹر پر مزید کام ہو رہا تھا اور حکومت اسے اوپن نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن پاکیشیا کے ساتھ دوستہ تعلقات کے ساتھ ساتھ وہاں کی سیکرت سروس کی کارکردگی سے بھی حکومت کارمن بہت اچھی طرح آگاہ ہے جبکہ یہ بات بھی حتی نہیں تھی کہ کیا واقعی ڈاکٹر نواب آصف خان جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ درست ہے کیونکہ ہمہاں سے جاتے ہوئے ان کی اور ان کی بیٹی کے ساتھ ساتھ ان کے سامان کی اور ان کی جسمانی اور ذہنی تلاشی بھی خصوصی مشیزی کے ذریعے کی گئی تھی اس لئے انہیں فوری طور پر ہلاک بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کیونکہ اگر ان کی ہلاکت

کے بارے میں ان کے ذہن میں تمام تفصیلات واش ہو گئی ہیں اور انہیں اب اس سلسلے میں کوئی چیز یاد نہیں ہے۔ سوائے اس آئے کے نام کے اور کارکردگی کے سچتا نچہ اس عمران نے انہیں وہاں سے دارالحکومت شفت ہونے کا مشورہ دیا تاکہ وہاں پولیس کا حفاظتی دستہ انہیں مہیا کیا جائے لیکن ان دونوں نے دارالحکومت شفت ہونے سے انکار کر دیا جس پر عمران واپس چلا گیا۔ مجھے یہ رپورٹ ہے ہی میں میں نے اس سینڈیکیٹ کو اس پر مزید کام کرنے سے روک دیا کیونکہ عمران اس سینڈیکیٹ کے ذریعے یہ معلوم کر سکتا تھا کہ سینڈیکیٹ کو یہ کام حکومت کارمن نے دیا ہے۔ اس طرح وہ ہبھاں آکر اس پواتر کو حاصل کرنے پر بھی کام کر سکتا ہے لیکن سینڈیکیٹ نے صرف فون پر دھمکیاں دینے کے اور کوئی کام نہیں کیا اور یہ دھمکیاں بھی خصوصی ہدایت پر مختلف پبلک فون بوتھ سے کال کر کے دی گئی ہیں اس لئے وہ فون کالز کی مدد سے بھی اس سینڈیکیٹ کا سراغ نہیں لگا سکتا۔ بہر حال حکومت کارمن نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان اور اس کی بیٹی کو ہلاک کر دیا جائے تاکہ یہ خدشہ ہمیشہ کے لئے ثتم ہو سکے۔ یہ تو تھا اس سارے کیس کا پس منظر۔ اب رہ گیا تھا راسوال۔ تو واقعی ان دونوں کا خاتمه آسانی سے کرایا جاسکتا ہے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ یہ ایسے کیا جائے کہ ان کی موت قدرتی قرار دی جائے ورنہ اگر انہیں ولیے ہی ہلاک کر دیا گیا تو پھر لا محالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پر کام شروع

“اب ایک اور بات ذہن نشین کر لو کہ یہ دونوں دارالحکومت تین سال ہے تین سو کلو میٹر دور ایک قصبے میں رہتے ہیں اور تم یا

انتظامات کے مطابق خصوصاً مشیزی کے ذریعے ماہرین نے ان دونوں کے لاشعور میں بنیادی تبدیلیاں کر دی تھیں۔ جس لیبارٹری میں وہ ساری عمر کام کرتے رہے تھے اس کا نام اور دیگر تفصیلات واش کر دی گئیں اور ایک عام سی الیکٹرونکس لیبارٹری کا نام اور اس کے بارے میں تفصیلات ان کے ذہن میں فیڈ کر دی گئیں۔ اس وقت شاید ماہرین سے یہ کوتاہی ہوئی کہ وہ پوائنٹر کے بارے میں تفصیلات ان کے ذہن سے واش نہ کر سکے اور نہ ان کو اس کا خیال آ سکتا تھا۔ بہر حال سوائے پوائنٹر اور اس کی مجموعی کارکردگی کے اور سب کچھ ان کے ذہنوں سے واش کر دیا گیا اور ان کی اس پاکیشیانی ایجنت عمران سے جو باتیں ہوئی ہیں اس سے بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ انہوں نے وہ سب کچھ بتا دیا جو ان کے ذہنوں میں فیڈ کیا گیا تھا اس لئے اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس چاہے بھی تو وہ اس لیبارٹری مکان پہنچ ہی نہیں سکتی۔ لیبارٹری کے بارے میں اسے معلوم ہی نہیں ہو سکتا۔..... باس نے تفصیل سے جواب دیا۔

"اوکے باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ مشن ولیے ہی لکمبل ہو گا جیسے آپ نے کہا ہے۔..... جیٹی نے فائل اٹھا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈاک۔..... باس نے کہا تو جیٹی سر ہلاتی ہوئی ہی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

تمہارے آدمی اگر وہاں گئے تو لازماً مارک ہو جائیں گے کیونکہ یقیناً عمران نے وہاں کوئی نہ کیا ایسا انتظام کر رکھا ہو گا۔ وہ اہمیتی گہرا آدمی ہے جبکہ سائنس دان کی بیٹھ راحت ہر صفتے کی رات اپنے والد کے ساتھ دارالحکومت آتی ہے اور وہ اتوار کا دن وہاں گزار کر واپس جاتے ہیں۔ اس کے لئے ان کے کمرے لا روڈ ہوٹل میں بک رہتے ہیں۔ وہ لینڈ کر وڈر کار پر آتے جاتے ہیں۔ ذرا سیور اور گارڈز بھی ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ تم نے جو کچھ کرتا ہے دارالحکومت میں کرنا ہے اور اپنے نام کو کسی طرح بھی اپن نہیں، ہونے دینا۔ زیادہ سے زیادہ تم اس لڑکی راحت سے بطور سیاح دوستی کر سکتی ہو لیکن خیال رکھنا یہ دوستی مشکوک نہ ہو جائے۔..... باس نے کہا۔

"آپ کی ان خصوصی ہدایات سے مجھے احساس ہو رہا ہے کہ آپ اور حکومت اس کام کو کس قدر اہمیت دے رہے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ ولیے ہی، ہو گا جیسے آپ چاہتے ہیں لیکن باس۔ کیا ایسا نہیں ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پوائنٹر کو حاصل کرنے کے لئے وہاں لیبارٹری پر حملہ کر دے۔ انہیں بہر حال اس پوائنٹر اور اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم تو ہو گیا ہو گا۔..... جیٹی نے کہا۔

"جب ڈاکٹر نواب آصف خان کو وہاں سے رخصت کیا گیا تھا تو یہ سارے معاملات پہلے سے ملے کر لئے گئے تھے لیکن چونکہ ان کی خدمات کارمن کے لئے بے حد طویل تھیں اس لئے انہیں ہلاک نہیں کیا گیا اور نہ شاید وہ اور ان کی بیٹی زندہ پاکیشیا نہ پہنچ سکتے۔ ان

کہا ہو گا۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ بلکہ اس نے جواب دیا تھا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس فنڈز کی کمی ہو گئی ہو تو وہ اتنی رقم زکوٰۃ کی مدد میں مجھ تک آپنا سکتا ہے کہ آئندہ ایک سال تک پاکیشیا سیکرٹ سروس چاہے تو اوری دنیا میں مشنر مکمل کرتی پھرے اسے فنڈز کی کمی نہ آسکے لی۔..... بلیک زیرونے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ پھر تم نے کیا جواب دیا۔ جلدی بتاؤ۔ اس بھرپور پیشکش سے تم نے کوئی فائدہ بھی اٹھایا یا نہیں۔..... عمران لپڑے بے چین سے لجھ میں کہا۔

"میں کیسے اس سے فائدہ اٹھا سکتا تھا اس لئے میں نے شکریہ ادا کر کے فون بند کر دیا۔..... بلیک زیرونے کہا تو عمران نے اس طرح ماتھے پر ہاتھ مارا جیسے کوئی بہت بڑا چانس ہاتھ سے نکل گیا ہو۔ بزرگ کہتے ہیں کہ خوش قسمتی ایک بار دروازے پر دستک دیتی۔ اگر دروازہ کھول دیا جائے تو باقی ساری عمر خوش قسمتی ساتھ رہی ہے اور اگر دروازہ نہ کھولا جائے تو پھر باقی ساری عمر خوش قسمتی کی پیشے ناکام دوڑنا پڑتا ہے۔ تم نے بڑا قلم کیا بلیک زیرو۔ سلیمان تو عمران صاحب کو ایڈوانس خصوصی چیک دیا جا سکتا ہے تاکہ وہ گزارہ تو کر سکیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ سلیمان نے مجھے کیا جواب دیا تھا۔..... بلیک زیرونے ہنسنے لگا۔..... عمران نے کہا۔

"آپ کیسے زکوٰۃ کے حقدار ہیں عمران صاحب۔..... بلیک زیرو

"عمران صاحب۔ بڑا طویل عرصہ ہو گیا ہے کوئی مشن ہی سامنے نہیں آ رہا۔..... بلیک زیرونے مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھے عمران سے کہا۔ عمران اس وقت دانش منزل میں موجود تھا۔

"اور تمہیں اب تک محسوس نہیں ہوا کہ اس قدر طویل عرصے میں جب مجھے جیسے مفلس دفلاش کو کوئی چھوٹا سا چیک بھی نہ ملا ہو گا تو میرا کیا حال ہو گا۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے ایک بار سلیمان سے بھی بات کی تھی کہ اگر وہ چاہے تو عمران صاحب کو ایڈوانس خصوصی چیک دیا جا سکتا ہے تاکہ وہ گزارہ تو کر سکیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ سلیمان نے مجھے کیا جواب دیا تھا۔..... بلیک زیرونے ہنسنے لگا۔..... عمران نے کہا۔

"یہی کہا ہو گا کہ چیک اس کے نام پر دیا جائے اور تم نے ایسا ہی

نے سپاٹ لجھے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ نیوز۔ کیسے ہوا یہ ایکسیڈ نت"..... عمران نے اس بار اہتمائی سنجیدہ لجھے میں کہا۔

" تمہارے ڈیڈی نے مجھے اطلاع دی ہے کیونکہ ڈاکٹر نواب آصف خان اور ان کی بیٹی ہر ہفتے کے دو دن یعنی ہفتہ اور اتوار دار الحکومت میں گزارتے تھے سہماں لا روڈ ہوٹل میں ان کے کمرے پک تھے۔ ان کے ڈرائیور کی طبیعت خراب تھی اس لئے وہ انہیں ہوٹل میں ڈریپ کر کے چلا گیا۔ انہوں نے ہوٹل سے ڈرائیور لے لیا اور آج چونکہ اتوار ہے اس لئے تمہارے ڈیڈی کو ٹھنی میں تھے اور ڈاکٹر نواب آصف خان اپنی بیٹی کے ساتھ تمہارے ڈیڈی سے ملاقات کے لئے کو ٹھنی چینچے۔ دو ٹھنٹے وہاں گزارنے کے بعد وہ کار میں واپس لا روڈ ہوٹل جا رہے تھے کہ سپر مارکیٹ کے قریب اچانک کار اوری رفتار سے مڑی اور ایک دیوار سے اہتمائی خوفناک انداز میں لٹکا گئی۔ اس طرح کار بھی تباہ ہو گئی اور ڈاکٹر نواب آصف خان اور ان کی بیٹی بھی موقع پر ہلاک ہو گئے۔ تمہارے ڈیڈی کو اطلاع ملی تو انہوں نے متعلقہ حکام کو اس ایکسیڈ نت کی انکوائری کرنے کا حکم دیا اور انہیں انکوائری پر جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق کار کے جنم اسی بالکل درست حالت میں پائے گئے ہیں اس لئے وہ حیران ہیں کہ یہ ایکسیڈ نت کیسے ہو گیا کہ تیز رفتار دوڑتی ہوئی کار اچانک مڑ کر دیوار سے نکلا گئی اس لئے ان کا خیال ہے کہ انہیں کسی خاص

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ میں نے خود تو یہ رقم بہر حال استعمال نہیں کرنی تھی۔ بے شمار لوگ اس کے حقدار ہیں۔ ان تک ہبھجا دی جاتی "۔ عمران نے کہا۔

" لیکن اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوتا"..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ کہتے ہیں کہ کسی کو زکوٰۃ ہبھجانے والے اپنے اخراجات کے لئے بھی اس میں سے لے سکتے ہیں"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلا کھلا کر ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی ٹھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"..... عمران نے مخصوص لجھے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہے سہماں"..... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

" نہ بھی ہوتا بھی عاضر کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ بارگاہ سلطانی سے خلعت فاخرہ سمیت دس بارہ گاؤں جا گیر میں ملنے کی امید ہو"۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لجھے میں کہا۔

" عمران۔ ڈاکٹر نواب آصف خان اور ان کی بیٹی نواب زادی راحت کل ایک روڈ ایکسیڈ نت میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ کار کا ڈرائیور بھی ان کے ساتھ ہلاک ہوا ہے"..... دوسری طرف سے سرسلطان

غраб ہو گیا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ پھر وہ ڈرائیور بھی ساتھ ہی ہلاک ہو گیا ہے۔ اگر ڈرائیور کسی سازش میں شریک ہوتا تو کم از کم وہ اس انداز میں کار کو استعمال نہ کرتا۔ ہر آدمی اپنی جان بہر حال بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر یہ ڈرائیور ہوٹل کی طرف سے لیا گیا تھا۔..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم مطمئن ہو تو پھر یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ ایکسیڈنٹ تھا۔ اللہ حافظ۔"..... دوسری طرف سے ہکا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ "یہ سب کیا ہے عمران صاحب۔ یہ ڈاکٹر نواب آصف خان۔ پواتر اور کارمن کا کیا سلسلہ ہے۔ کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے۔"..... بلیک زیرونے کہا تو عمران نے اسے سرسلطان کے فلیٹ پر فون کرنے سے لے کر خود جو زفاف اور جوانا کے ساتھ بارے والا قسمبہ میں جا کر ڈاکٹر نواب آصف خان اور نواب زادی راحت سے ملنے تک کی تمام تفصیل کے ساتھ ساتھ سروادور سے پواتر کے ہارے میں ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"پھر تو سر عبد الرحمن کا خدشہ درست ہے کہ یہ ایکسیڈنٹ ہوا ہیں بلکہ کیا گیا ہے۔"..... بلیک زیرونے کہا۔

"وہ کیسے۔ جب ڈاکٹر نواب آصف خان اور اس کی بیٹی کو اس بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں تھا تو انہیں ہلاک کرنے کی کیا درودت تھی۔"..... عمران نے کہا۔

سازش کے تحت ہلاک کیا گیا ہے۔ چونکہ انہیں بتا دیا گیا تھا کہ تم ڈاکٹر نواب آصف خان اور ان کی بیٹی سے حوصلی میں جا کر ملے ہو اور تم ان سے پواتر کے بارے میں تفصیلات معلوم کرتے رہے ہو اور تم نے انہیں وہاں بتایا کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے مناسنده خصوصی ہواس لئے انہوں نے مجھے فون کر کے اطلاع دی ہے کہ کہیں یہ ایکسیڈنٹ اس سلسلے میں تو نہیں کرایا گیا۔" سرسلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں نے آپ کو رپورٹ دی تھی کہ شہری ان کے پاس کوئی پواتر ہے اور نہ اس کا فارمولہ اور ڈاکٹر نواب آصف خان کے ذہن میں بھی اس بارے میں کوئی بات موجود نہیں ہے۔ جہاں تک اس سینڈیکیٹ کا تعلق ہے تو صرف یہ معلوم ہو سکا ہے کہ کالیں کارمن سے کی جاتی تھیں اور ریڈ سینڈیکیٹ کا نام لیا جاتا تھا۔ میں نے اپنے طور پر انکو اتری کرائی تو پتہ چلا کہ پورے کارمن میں کسی بھی ریڈ سینڈیکیٹ کا کوئی وجود نہیں اس لئے میں نے آپ سے کہا تھا کہ ان کی حفاظت کے لئے وہاں سیکورٹی گارڈز تعینات کر دیئے جائیں۔ اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں ہے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن تمہارے ڈیڑی کو شک ہے ایکسیڈنٹ ہوا نہیں بلکہ کیا گیا ہے۔"..... سرسلطان نے کہا۔

"لیکن جب کار کے تمام سُمُّ درست تھے تو پھر یہی کہا جاسکتا ہے کہ ڈرائیور کو نیند آگئی یا اوں گھر آگئی یا اس کا ذہنی توازن اچانک

”وہ کیسے۔ کیا تمہارے پاس غیر سرکاری اکاؤنٹ ہے۔“ عمران نے چونک کراور حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”آپ کو چیک چاہئے وہ مل جائے گا۔ آپ کو پھل کھانے سے مطلب ہے درخت گلنے کی کیا ضرورت ہے۔“..... بلیک زیرو نے سکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اخلاقی طور پر یہ درست نہیں ہے۔ جب ہمارے ملک کا کوئی فارمولہ کوئی دوسرا ملک اڑاتا ہے تو ہمارا کیا رد عمل ہوتا ہے اس لئے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ دنیا میں ہر ملک میں لجادات ہوتی رہتی ہیں۔ کیا ہم سب کو چوری کرنے کے پچھے بھاگتے رہتے ہیں۔“

عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے اب وہ خود کیا کہہ سکتا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”ایکسٹو۔“..... عمران نے مخصوص لجھے میں کہا۔

”جو لیا بول رہی ہوں باس۔“..... دوسری طرف سے جو لیا کی آواز سنائی دی۔

”یہ۔“..... عمران نے مخصوص لجھے میں کہا۔

”باس۔ چوہان نے رپورٹ دی ہے کہ کارمن کی ایک ایجنت بھی کوہاں لارڈ ہوٹل میں دیکھا گیا ہے۔“..... جو لیا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی چونک پڑا کیونکہ کارمن کی ایجنت کے ساتھ ساتھ لارڈ ہوٹل کا حوالہ چونکا دینے والا

”ہو سکتا ہے یہ کارروائی سینڈیکیٹ کی طرف سے کی گئی ہو تاکہ ان کامنہ ہمیشہ کے لئے بند کیا جاسکے۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”لیکن اس صورت میں کارکے کسی نہ کسی سُم میں تو بہر حال غرائی چیک ہونا چاہئے تھی ورنہ اچھی بھلی چلتی ہوئی کار پوری رفتار سے کسی دیوار سے نہیں نکلا سکتی۔“..... عمران نے کہا۔

”چلیں ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا لیکن آپ یہ پواستھیا اس کا فارمولہ کارمن لیبارٹری سے حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ سرداور کے نزدیک یہ پاکیشیا کے دفاع کے لئے ضروری ہے۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو تو سکتا ہے لیکن پاکیشیا اور کارمن کے درمیان اہتمامی گھرے دوستہ تعلقات ہیں اس لئے پاکیشیا سرکاری طور پر یہ کارروائی نہیں کر سکتا ورنہ دونوں ملکوں کے درمیان بے شمار معاهدات خطرے میں پڑ جائیں گے اور اس سے کارمن سے زیادہ پاکیشیا کے مجموعی مفادات کو زک پہنچے گی۔“..... عمران نے کہا۔

”غیر سرکاری طور پر تو کام کیا جا سکتا ہے۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”پھر مجھے چیک کیے مل سکتا ہے۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار پڑا۔

”غیر سرکاری طور پر چیک دیا جا سکتا ہے۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

"چوہان کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ ڈرائیور ہے"..... عمران نے کہا۔

"میرے پوچھنے پر چوہان نے بتایا کہ وہ ہوٹل کی مخصوص یونیفارم میں تھا اور اس کے سینے پر ڈرائیور کا لیچ موجود تھا"۔ جو یا نے جواب دیا۔

"چوہان سے کہہ دو کہ وہ لارڈز ہوٹل سے معلوم کرے کہ کیا کل سپر مارکیٹ کے قریب روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہونے والا وہی ڈرائیور تھا جس سے جیئی ملی تھی یا کوئی اور تھا اور جیئی کے بارے میں بھی تم صدر کی ڈیوٹی لگادو تاکہ معلوم ہو سکے کہ جیئی اب کہا ہے اور اس کی کیا مصروفیات ہیں"..... عمران نے کہا۔

"باس۔ کیا سپر مارکیٹ کے قریب ہونے والے ایکسیڈنٹ کی کوئی خاص اہمیت ہے"..... جو یا نے چونک کر کہا۔

"فی الحال تو نہیں۔ لیکن اطلاع ملی ہے کہ اس ایکسیڈنٹ میں کارمن میں کام کرنے والا ایک پاکیشیانی نژاد ریٹائرڈ سائنس وان ڈاکٹر نواب آصف خان اور اس کی بیٹی راحت دونوں ہلاک ہوئے ہیں اور ڈرائیور بھی ہلاک ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر نواب آصف خان اور اس کی بیٹی عمران کے والد سر عبدالرحمن کی کوئی تھی سے واپس لارڈز ہوٹل جا رہے تھے اور ان کے بارے میں اطلاع تھی کہ انہوں نے کارمن سے کوئی دفاعی آلہ حاصل کر لیا تھا۔ اس سلسلے میں انہیں دھمکیاں مل رہی تھیں۔ میں نے اس سلسلے میں عمران کی ڈیوٹی لگائی

تمہارے کس آجنسی سے متعلق ہے اور چوہان اسے کیسے جانتا ہے"۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

"چوہان کے مطابق ملڑی آجنسی کی ٹریننگ کے سلسلے وہ ایک سال تک کارمن میں رہا ہے۔ وہاں اس کا انسٹرکٹر ریزے تھا جو کارمن کی کسی سرکاری آجنسی سے ریٹائر شدہ تھا۔ چوہان کی کارکردگی کی وجہ سے وہ چوہان کی بے حد عنت کرتا تھا۔ اس نے ٹریننگ کی تکمیل پر چوہان کو اپنی رہائش گاہ پر بخی دعوت دی تھی اور جیئی بھی اس دعوت میں موجود تھی۔ ریزے نے اس کا تعارف کرتے ہوئے چوہان کو بتایا کہ جیئی اس کی اکلوتی بیٹی ہے اور یہ ابھی سال بھر پہلے ایک سرکاری آجنسی نے منسلک ہوئی ہے اور اس کی صلاحیتیں بتا رہی ہیں کہ بطور ایجنٹ اس کی ترقی کے برائیت چانس ہیں۔ آج چوہان اپنے کسی دوست کے ساتھ لارڈز ہوٹل گیا تو وہاں اس نے جیئی کو دیکھا۔ وہ اپنے اصل چہرے میں تھی۔ چوہان نے تو اسے پہچان لیا لیکن وہ اسے نہ پہچان سکی اور اس سے زیادہ چوہان اس بات پر چوٹکا کر جیئی نے ہوٹل کے ایک ڈرائیور سے سپیشل روم میں جا کر اہتمامی طویل ملاقات کی تھی حالانکہ کسی غیر ملکی رُکی کا اس طرح کسی ہوٹل کے ڈرائیور سے ملاقات نا ممکن نہیں ہو سکتی اس لئے اسے خدشہ ہے کہ جیئی یہاں کسی نہ کسی چکر میں ملوث ہے"..... جو یا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جھے تو حیرت ہے کہ چوہان نے اتنے طویل عرصے بعد بھی جسیں  
کو آسانی سے پہچان لیا ہے۔..... بلیک زیر و نے کہا۔  
"جس دور میں چوہان نے اسے دیکھا، ہو گا وہ دور وہ ہوتا ہے جب  
آتش جوان ہوتا ہے اور تم جیسا سخت کنٹرولر سرپر موجود نہیں  
ہوتا۔" عمران نے جواب دیا تو بلیک زیر و نے ایک پار پھر مسکراتے  
ہوئے سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو  
عمران نے پاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔  
"ایکسٹو"..... عمران نے کہا۔

"جو لیا بول رہی، ہوں بآس"..... دوسری طرف سے جو لیا کی آواز  
ستانی دی۔

"لیں"..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔  
 "چوہاں نے رپورٹ دی ہے کہ سپر مارکیٹ کے ایکسیڈنٹ میں  
 ہلاک ہونے والا وہی ڈرائیور تھا جس سے جیٹی نے طویل مذاکرات  
 کئے تھے۔ اس ڈرائیور کا نام قاسم تھا اور وہ ہوٹل کا سب سے پرانا  
 تجربہ کار اور ہوشیار ڈرائیور تھا اور صدر نے رپورٹ دی ہے کہ جیٹی  
 اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ اس لارڈ ہوٹل میں ہی رہائش پذیر تھی  
 اور وہ آج بھی کی فلاتٹ سے کار من جا چکی ہے"..... جو بیانے جواب  
 دیتے ہوئے کہا۔

"وہ اگر اپنی اصل شکل میں تھی تو لامحالہ اس نے کاغذات بھی اصل ہی استعمال کئے ہوں گے۔ ہوٹل میں اس کے کاغذات کی کاپی

تحمی کہ وہ ان سے ملے اور رپورٹ دے۔ اس نے رپورٹ دی تھی کہ ایسا کوئی آلہ ان کے پاس نہیں تھا اس لئے بات آگے نہ بڑھ سکی تھی۔ ..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا سر۔ ٹھہیک ہے۔ پھر تو معاملہ واقعی مخدوش ہے۔ میں صدر اور چوبان کی ڈیو شیاں لگادیتی ہوں" ..... جو لیا نے کہا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سر عبدالرحمن کا خدشہ درست ہے۔" بلیک زرو نے کہا۔

”ایک تو وہ انتیلی جنس کے ڈائریکٹر جزل ہیں۔ اگر پولیس کے عام سے سپاہی کا ذہن ہر معاملے میں مشکوک ہو سکتا ہے تو ڈائریکٹر جزل کے ذہن کی حالت تم خود سمجھ سکتے ہو۔ دوسرے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے معاون تھے خصوصی کے والد ماجد بھی ہیں یعنی ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا۔..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و بے اختیار ہنس رہا۔

آپ سونے پہ سہاگہ کی مثال بھی تو دے سکتے تھے۔ ..... بلیک  
زرو نے کہا۔

”وہ ڈائریکٹر جنگل ہیں تو تم چیف ہو اس لئے انہیں سونا کہنے کا مطلب ہوتا کہ تمہیں بھی سونا سلیم کرنا پڑتا اور میں بن جاتا ہے اگر جس کا کام صرف سونے کو چمکدار بنانا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیر و بے اختیار ہنس پڑا۔

"انکو ائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی  
دی۔

"کارمن اور اس کے دارالحکومت کارابطہ نمبر دیں"..... عمران  
نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خامونگی کے بعد نمبر بتا دیئے  
گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے  
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرین وڈ کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز  
سنائی دی۔

"شاونز سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا  
ہوں"..... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے - اوہ اچھا - ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے  
بلیک کر کہا گیا۔

"ہیلو - شاونز سے بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری  
سی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ - بڑے عرصے بعد آپ نے مجھے یاد کیا ہے جتاب -  
حکم"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس حکم کے ساتھ بنیک اکاؤنٹ کا دم چھلانہ لگا دیا کرو تو میں  
اوہ ادھیں حکم دینے کے لئے تیار ہوں"..... عمران نے کہا تو  
دوسری طرف سے شاونز سے بے اختیار ہنس پڑا۔

موجود ہو گی یا اپنے بارے میں تفصیلات مل جائیں گی  
اس کی تفصیل معلوم کراؤ"..... عمران نے کہا۔

"صلدر لے یہ کام بھیٹے ہی کریا ہے بس۔ اس نے ہوٹل سے  
کافذات کی کاپی لی ہے۔ بیسی اپنے اصل نام سے ہی یہاں ٹھہری ہوئی  
تھی۔ اس کا پورا نام بیسی ریزے ہے اور اس کا پتہ کارمن کے  
دارالحکومت میں ساگرا پلازا فلیٹ نمبر بارہ درج ہے"..... جو یا نے  
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھہیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ یہاں کیا کھیل کھیلا گیا  
ہے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ  
دیا۔

"وہ عمر و عیار کی زنبیل دینا تھے"..... عمران نے رسیور رکھ کر  
بلیک زردو سے کہا تو بلیک زردو نے مسکراتے ہوئے کہا میز کی دراز  
کھوی اور سرخ جلد والی فتحیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔  
اس ڈائری میں ایڈریس اور فون نمبر درج تھے اور عمران اسے مذاق  
میں عمر و عیار کی زنبیل کہا کرتا تھا کہ اس میں سے اس کے مطلب کا  
کوئی نہ کوئی ایڈریس مل ہی جاتا تھا۔ عمران نے ڈائری کھوی اور اس  
کے ورق پلنٹ شروع کر دیئے۔ کافی درستک وہ ایسا کرتا رہا۔ پھر ایک  
صفحے پر اس کی نظریں جم جی گئیں۔ اس نے ڈائری اٹھا کر میز پر رکھی  
اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

سرکاری ۶ جنسی سے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملات ایسے ہیں جو ابھی تک ہم سے خفیہ ہیں۔ ایسے کون سے معاملات ہو سکتے ہیں یہ۔ ..... بلیک زیر و نے کہا۔

”ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ شاؤنڈزے کی طرف سے رپورٹ مل جائے پھر شاید معاملات واضح ہو سکیں۔ ..... عمران نے کہا اور دو گھنٹوں بعد عمران نے دوبارہ شاؤنڈزے سے رابطہ کیا۔

”کیا رپورٹ ہے شاؤنڈزے۔ ..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ جیٹی کا تعلق کارمن کی سرکاری ۶ جنسی راشوم سے ہے۔ اس ۶ جنسی کا چیف رونالڈ ہے لیکن یہ ۶ جنسی صرف کارمن کی دفاعی لیبارٹریوں اور سائنس دانوں کے معاملات ڈیل کرتی ہے۔ اس ۶ جنسی کا دائرہ کارکارمن سے باہر نہیں ہے البتہ جیٹی چار روز پاکیشیا میں گزار کر آئی ہے اور صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اس کا مشن وہاں کسی سائنس دان کو اس انداز میں ہلاک کرنا تھا کہ اس کی موت قدرتی تکھی جائے اور جیٹی ایسے معاملات میں خاصی معروف ہے۔ ..... شاؤنڈزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ جیٹی ہنپاٹزم کی بھی ماہر ہے۔ ..... عمران نے پوچھا۔

”ہنپاٹزم۔ اودہ نہیں۔ کیوں۔ آپ نے یہ بات کیوں پوچھی ہے۔ کوئی خاص وجہ۔ ..... شاؤنڈزے نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے وہاں ڈاکٹر نواب آصف اور اس کی بیٹی کی موت کے بارے میں بتا دیا۔

”اس کے بعد تو پھر حکم بجا لانے والا ہی زندہ نہ رہے گا۔ ..... شاؤنڈزے نے جواب دیا تو اس بارہنسے کی باری عمران کی تھی۔

”شاوڈزے سہاں کسی سرکاری ۶ جنسی میں کام کرنے والی ایک لڑکی ہے جیٹی۔ جس کا والد ریمزے بھی سرکاری ۶ جنسی میں کام کرتا رہا ہے اور اب بھی یہ لڑکی اپنا نام جیٹی ریمزے ہی استعمال کرتی ہے۔ ..... عمران نے کہا۔

”جیٹی ریمزے۔ ہاں۔ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں آپ اس کے بارے میں۔ ..... شاؤنڈزے نے کہا۔

”یہی کہ اس کا تعلق کس ۶ جنسی سے ہے اور وہ کہاں اٹھتی بیٹھتی ہے اور گزشتہ دنوں پاکیشیا میں کس مشن پر گئی تھی۔ ..... عمران نے کہا۔

”دو گھنٹے بعد پھر فون کر لیں۔ ..... شاؤنڈزے نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”شاوڈزے کا جواب بتا رہا ہے کہ وہ جیٹی کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے۔ ..... بلیک زیر و نے کہا۔

”ہاں۔ وہ خود بھی ۶ جنسی میں رہا ہے اور اس کا زیادہ تر مخبری کا نیٹ ورک بھی ۶ جنسیوں کے اندر رہا ہے۔ ..... عمران نے جواب دیا۔

”اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ ڈاکٹر نواب آصف خان اور اس کی بیٹی کو جیٹی نے کسی بھی طرح دانتہ ہلاک کرایا ہے اور جیٹی کا تعلق

راہلہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔  
 ”آپ کی بات درست ہے۔ یہی ایک صورت ہو سکتی ہے  
 ایکسیڈنٹ کی۔..... بلیک زیرونے کہا۔  
 ”دیکھو۔..... عمران نے کہا اور پھر ایک گھنٹے بعد اس نے ایک  
 بار پھر شاؤنڈ سے رابطہ کیا۔  
 ”کچھ معلوم ہوا شاؤنڈ سے۔..... عمران نے کہا۔  
 ”ہاں عمران صاحب۔ حتیٰ معلومات مل گئی ہیں۔ اس ڈرائیور  
 کو پیشل روم میں بے ہوش کر دیا گیا اور پھر اس کے جسم میں  
 رالس ون نصب کر دیا گیا اور آپ جانتے ہیں کہ یہ آلہ واٹر لیس  
 کنٹرول ہے اور جس کے جسم میں ہواں کے ذہن کو اچانک تھوڑی  
 نہ کئے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ ڈرائیور کو ہوش آیا تو اسے کہا گیا  
 کہ ”ہاں بات کرتے کرتے اچانک بے ہوش ہو گیا تھا۔ پھر اسے بھاری  
 رام یہ کہہ کر دے دی گئی کہ وہ ڈاکٹر اور اس کی بیٹی کے درمیان کار  
 میں ہونے والی گفتگو کو بغور سننا رہے اور پھر رپورٹ دے دے۔  
 اس کے بعد وہ ڈرائیور جب کار لے کر گیا تو جیٹی اور اس کے ساتھی  
 اس کے تعاقب میں رہے اور جہاں انہوں نے موقع دیکھا انہوں نے  
 رالس ون کو آپسٹ کر دیا۔ اس طرح یہ ایکسیڈنٹ ہو گیا اور چونکہ  
 ڈرائیور بھی ساتھ ہی ہلاک ہو گیا تھا اس لئے کسی کوشک نہ پڑا اور  
 اس ایکسیڈنٹ کو سو فیصد قدرتی سمجھ لیا گیا۔ اس کے بعد جیٹی اور  
 اس کے ساتھی واپس آگئے۔..... شاؤنڈ نے تفصیل سے جواب

” یہ رپورٹ ملی ہے کہ جیٹی نے پیشل روم میں ڈرائیور کے  
 ساتھ کافی دیرگزاری ہے پھر جبکہ کار کے تمام سسٹم بھی درست تھے  
 اور ڈرائیور بھی پرانا، تجربہ کار اور ہوشیار تھا وہ کیسے اس طرز کا  
 ایکسیڈنٹ کر سکتا تھا۔ اس لئے سوچا جا سکتا ہے کہ جیٹی نے یا اس  
 کے کسی ساتھی نے ڈرائیور کے شعور کو ہینپاٹزم سے کنٹرول کیا ہو۔“  
 عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

” ایسی رپورٹ میں نے کبھی سئی تو نہیں اور یہ اہتمامی اہم بات  
 ہے اس لئے مجھے اس بارے میں تفصیل معلوم کرنا پڑے گی لیکن  
 ایک بات ہے کہ معاوضہ اب دو گنا ہو گا۔..... شاؤنڈ نے کہا۔  
 ” کیوں۔ معاوضہ کیوں ڈبل ہو گیا۔ وجہ۔..... عمران نے کہا۔  
 ” اس لئے کہ جیٹی کے ساتھ چار افراد گئے تھے۔ ان میں سے ایک  
 آدمی ایسا ہے جسے بھاری قیمت دے کر سب کچھ معلوم کیا جا سکتا  
 ہے۔..... شاؤنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 ” ٹھیک ہے۔ کیوں معلوم لیکن معلومات حتیٰ ہونی چاہئیں۔“  
 عمران نے کہا۔

” آپ کم از کم مجھے تو یہ بات نہ کہیں۔..... دوسری طرف سے  
 اس بار ناراض لمحے میں کہا گیا۔  
 ” میں نے صرف احتیاط کے طور پر کہا ہے شاؤنڈ سے ورنہ اگر مجھے  
 شک ہوتا تو تمہیں کال ہی کیوں کرتا۔..... عمران نے کہا۔  
 ” اوکے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

15  
14  
الہائے ہوئے جواب دیا۔

”شاونڈز سے یہ بات معلوم نہیں کی جاسکتی تھی۔“..... بلیک لی و نے کہا۔

”نہیں۔ یہ اس کے بس کا کام نہیں ہے۔ اس کے لئے راشوم کے کسی ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو اس کے چیف سے بالکل قریب ہے۔“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے ڈائری واپس رکھی اور رسیور الایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔ سچونکہ اسے رابطہ نہ معلوم تھے اس لئے اس نے انکو اتری سے رابطہ نمبر معلوم نہیں لکھتے۔

”انکو اتری پلیز۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی جی۔ لبجے اور آواز سے بلیک زیر و سمجھ گیا کہ یہ کارمن کے حکومت برلن کی انکو اتری ہے۔

”ستانگ کلب کا نمبر دیں۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کر دیتے۔

”ستانگ کلب۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز جائی دی۔

”یہی راشم سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول دیں۔“..... عمران نے کہا۔

”پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہو لڑ کریں۔“..... دوسری طرف سے

دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ تم نے واقعی میری موقع سے بڑھ کر کام کیا ہے۔ اپنا اکاؤنٹ نمبر اور معاوضہ بتا دو۔ پہنچ جائے گا۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے شاونڈز نے تفصیل بتا دی جو سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیر و نے نوٹ کر لی اور عمران نے تھینک یو کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”یہ معاوضہ کارمن کے فارن ایجنت کو کہہ کر جلد بھجوادو۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر سامنے میز پڑی ہوئی سرخ جلد والی ڈائری اٹھانی اور اس کی ورق گردانی میں مصروف ہو گیا جبکہ بلیک زیر و نے رسیور اٹھا کر اپنے کارمن ایجنت سے رابطہ کیا اور اسے ہدایات دے کر رسیور رکھ دیا۔

”اب تو یہ بات کھل گئی ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان کو ہلاک کرایا گیا۔ اب آپ کا کیا خیال ہے۔“..... بلیک زیر و نے کہا۔

”میں نے ڈاکٹر نواب آصف خان سے تفصیلی بات چیت کی تھی میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان کو ایسی کوئی بات معلوم نہیں کہ اسے اس طرح ہلاک کر دیا جاتا بلکہ یہ ہلاکت بتا رہی ہے کہ معاملات میں واقعی کوئی خاص گزاری ہے ورنہ یہ کام وہ مہماں سے کسی گروپ کے ذریعے زیادہ آسانی سے کر سکتے تھے۔ اس کام کے لئے خصوصی طور پر ایجنت کارمن سے مہماں نہ بھجنے پڑتے۔ میں اب خاص بات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔“..... عمران نے ڈائری پر نظر ری

۔۔۔۔۔ ہیں ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”کیا ہے۔۔۔ تفصیل بتاؤ۔۔۔ لیڈی راشلے نے کہا تو عمران نے اسے ڈاکٹر نواب آصف خان اور اس کی بیٹی کے کارمن میں کام لئے، انہیں کسی ریڈ سینٹریکیٹ کی طرف سے دھمکیاں ملنے اور پھر ان کی ہلاکت کے بارے میں ساری تفصیل بتادی۔

”میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جب ڈاکٹر نواب آصف خان کے پاس نہ کوئی فارمولہ تھا اور نہ ہی کوئی دفاعی آلہ تو پھر اسے راشوم نے اس انداز میں کیوں ہلاک کر دیا۔ انہیں کیا خدشہ تھا اور وہ انہیں ہلاک کر کے کیا چھپانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ یہ آسانی سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔۔۔ اکاؤنٹ نمبر، بنک اور معاوضہ نوٹ کر لو۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی مصیلات بتادی گئیں۔

”کب تک دوبارہ تمہاری مدھرا اور شیریں آواز سننے کے لئے فون کروں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”بس۔۔۔ بس۔۔۔ مجھے تمہارے بارے میں تم سے زیادہ معلوم ہے اس لئے مجھے احمد بنانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ دو گھنٹے بعد کال کر لیا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہنسنے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ”ابله ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”آپ کا خیال ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان کچھ اور جانتا تھا جس

چونک کر کہا گیا۔

”ہمیلو۔۔۔ لیڈی راشلے بول رہی ہوں ”۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک نسوائی آواز سنائی دی لیکن مجھ سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ادھیڑیم عورت ہے۔

”علی عمران بول رہا ہوں لیڈی راشلے۔۔۔ پاکیشیا سے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ مجھے بتایا گیا ہے۔۔۔ کیا منسلک ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سپاٹ لجھے میں کہا گیا۔

”تمہارا اکاؤنٹ نمبر اور بنیک کا نمبر پوچھنا تھا تاکہ تمہارے اکاؤنٹ میں بھاری رقم جمع کرائی جاسکے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”سوری۔۔۔ مجھے تمہاری رقم کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تم لازماً ایسی معلومات کے بارے میں پوچھنا ہے جن کا تعلق حکوم سے ہو گا اور یہ میرے نزدیک خطرناک ہے۔۔۔۔۔ لیڈی راشلے اسی طرح سپاٹ لجھے میں جواب دیا۔

”اور اگر ایسی بات نہ ہو تو۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہو کہا۔

”کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ کیا واقعی۔۔۔۔۔ اس بار لیڈی راشلے آواز میں اشتیاق کا عنصر نمایاں تھا۔

”ہاں۔۔۔ صرف ایک سرکاری ۶ بجنسی راشوم کے ایک محمولی مشن کا پس منظر معلوم کرنا ہے اور اس کا بھی کوئی تعلق حکوم

اپنے لصب کر دیئے کہ اس کا رد عمل سامنے آجائے لیکن جو رد عمل  
بنائیا اس سے یہ اندازہ ہوا کہ سائنس دان نے جھوٹ بولا ہے۔  
بہرہ اس سائنس دان کی بد بخوبی کہ تم وہاں پہنچ گئے اور تم نے اس سے  
اس آلے کے بارے میں تفصیلی بات چیت کی اور حکومت کارمن  
اس پر بوکھلا گئی۔ پھر اس سائنس دان کو اس  
انداز میں ہلاک کر دیا جائے کہ موت قدرتی ثابت ہو اور راشوم کے  
بیف رونالڈ نے اپنی خاص ایجنت جیئنی کو وہاں بھیجا۔ حکومت کا  
مقصود تھا کہ اس سائنس دان کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے  
کیونکہ حکومت کے پاس ایسی اطلاعات تھیں کہ تم سائنس دان کے  
الہور کو چیک کر کے اصل معلومات حاصل کر سکتے ہو۔ پھر اس جیئنی  
لے اپنا مشن مکمل کیا اور واپس آگئی۔..... لیڈی راشلے نے تفصیل  
پات کرتے ہوئے کہا۔

” یہ سب تفصیل کس نے تمہیں بتائی ہے۔ کیا رونالڈ نے۔“  
 عمران نے حرمت بھرے لجھے میں کہا کیونکہ جس انداز میں لیڈی  
راشلے نے تفصیل بتائی تھی اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا۔  
” نہیں۔ جیئنی کے ساتھ جانے والے ایک ساتھی کے ساتھ ساتھ  
رونالڈ کی پرسنل سیکرٹری مارشا کو بھاری رقم دے کر ساری  
تفصیلات اگئی کی گئی ہیں۔“..... لیڈی راشلے نے جواب دیتے ہوئے  
کہا۔

” اوکے۔ شکریہ۔ معاوضہ پہنچ جائے گا۔“..... عمران نے کہا اور

کی وجہ سے اسے ہلاک کیا گیا ہے۔ ..... بلیک زیر و نے کہا۔  
” ہلاکت کا یہ انداز تو یہی ظاہر کر رہا ہے۔ بہرہ حال دیکھو۔“ عمران  
نے جواب دیا تو بلیک زیر و نے اثبات میں سرطا دیا۔ پھر دو گھنٹے سے  
کچھ زیادہ وقت گزرنے کے بعد عمران نے لیڈی راشلے سے دوبارہ  
رابطہ کیا۔

” کیا رپورٹ ہے لیڈی راشلے۔“..... عمران نے کہا۔  
” وہ سائنس دان کچھ بھی نہ جانتا تھا۔ اسے رخصت کرتے وقت  
ماہرین نے مشینزی کے ذریعے اس کے ذہن سے سب کچھ واش کر دیا  
تھا حتیٰ کہ وہ جس لیبارٹری میں کام کر رہا تھا اس کی بجائے دوسری  
لیبارٹری کا نام فنیڈ کر دیا گیا تھا لیکن اس سائنس دان نے کہیں یہ  
بات کر دی تھی کہ وہ کوئی دفاعی آلہ کارمن سے لے گیا ہے۔ اس کی  
اطلاع کارمن تک پہنچ گئی اور کارمن اس آلے کو بھی اپن نہ کرنا  
چاہتا تھا اس لئے اس سائنس دان سے یہ آلہ واپس حاصل کرنے کا  
تفصیل کیا گیا لیکن کارمن اور پاکیشیا کے درمیان گہرے تعلقات تھے  
اس لئے حکومت نے تفصیل کیا کہ اس انداز میں کام کیا جائے کہ  
پاکیشیانی حکومت اور اس کی ”جنسیوں کو مداخلت کا موقع نہ ہے۔“  
پھر اسے لگایا گیا۔ راشوم نے اپنے ”جنشوں کے  
ذریعے کسی فرضی سینڈیکیٹ کے آدمی بن کر پبلک فون بوخہ سے  
سائنس دان کو دھمکیاں دینا شروع کر دیں جبکہ اس کے خصوصی  
”جنشوں نے وہاں جا کر سائنس دان کی رہائش گاہ میں ایسے جدید

ایں ہو اس وقت چونکہ واضح نہ تھیں اس لئے ان پر غور نہیں کیا جا سکا۔ نواب زادی راحت سے ہونے والی بات چیت سے مجھے احساس ہوا کہ نواب زادی کا پاکیشیا سے زیادہ کافرستان کی طرف جھکاؤ ہے اور وہ پاکیشیا آنے کے بعد دوبار کافرستان کی سیاحت کے لئے بھی جا چکی ہے۔ یہ سیاحت اس نے اکیلے کی تھی کیونکہ ڈاکٹر نواب آصف خان سیاحت وغیرہ کے زیادہ قائل نہ تھے اور دوسرا ان کی عمر بھی کافی تھی۔ نواب زادی راحت بھی اس لیسیارٹری میں کام کرتی رہی ہے۔ وہ خود بھی الیکٹرونکس میں مہارت رکھتی ہے اور ڈاکٹر نواب آصف خان نے ایک بار کسی سے بات تو کر دی لیکن انہوں نے آج تک اسے کسی پر دوبارہ اوپن نہیں کیا اور ان دھمکیوں سے ڈاکٹر آصف اور ان کی بیٹی راحت پریشان تھے۔ اس وقت تو میں نے اس پہلو پر غور نہیں کیا لیکن اب یہ ساری باتیں سامنے آنے پر میں سوچ رہا ہوں کہ ایسا اس لئے ہوا ہو گا کہ نواب زادی راحت نے ڈاکٹر نواب آصف خان کو مجبور کر دیا ہو گا کہ یہ آلہ کافرستان کو فروخت کر دیا جائے اور وہ اپنی بیٹی کے ہاتھوں مجبور ہو گیا ہو گا۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ صرف اندازہ تو ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ حتی بات تو نہیں ہو سکتی۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ حتی بات کے لئے کام کرنا پڑے گا۔ پہلے نواب زادی راحت کے بنیک اکاؤنٹ کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا ہوں

پھر اس نے گذ بانی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان آلہ لے آیا ہو گا لیکن اگر ایسا ہوتا تو ہبھاں وہ اسے حکومت کے حوالے کر دیتا یا جب اسے دھمکیاں ملی تھیں تو اس کا رد عمل یہی ہوتا کہ جس سے حکومت کارمن کو معلوم ہو جاتا کہ آلہ چوری ہوا ہے۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”یہ درست ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان کے ذہن سے سب کچھ واش کر دیا گیا تھا لیکن فارمولے یا لیسیارٹری کے نام اور محل وقوع کی حد تک۔ انہیں یہ معلوم ہی نہ تھا کہ ڈاکٹر نواب آصف خان وہ آلہ ساتھ لے جا رہا ہے ورنہ اسے حاصل کئے بغیر وہ اسے واپس ہی نہ آنے دیتے یا اس سے آلہ لے کر اسے ہلاک کر دیتے۔ چونکہ ڈاکٹر نواب آصف خان کے ذہن میں یہ بات موجود تھی کہ وہ آلہ ساتھ لے کر جا رہا ہے اس لئے اس نے یہ بات ہبھاں کر دی۔..... عمران نے کہا۔

”تواب آپ یہ آلہ تلاش کریں گے۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ بشرطیکہ یہ آلہ کافرستان شپخ گیا ہو۔..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

”کافرستان۔ وہ کیسے۔..... بلیک زیرو نے اہتمائی حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”اب پوری بات سامنے آنے پر بعض ایسی باتیں شعور میں آرہی

میں کہا۔

”یہ اسی دفاعی آلے پوستھر کا شاخصانہ ہے۔“..... عمران نے کہا  
اور اس کے ساتھ ہی اس نے کچھ ضروری تفصیل بھی بتا دی تاکہ  
سرسلطان کا ذہن پوری طرح مطمئن ہو سکے۔

”اس کا تو مطلب ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان وہ آلہ لے آئے  
تھے لیکن انہوں نے تو کبھی اس پر کسی سے کوئی بات ہی نہیں کی  
تھی۔“..... سرسلطان نے کہا۔

”تمام گھلات جاننے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ڈاکٹر  
نواب آصف خان یہ آلہ لائے ضرور تھے لیکن پھر یہ آلہ حکومت  
پاکیشیا کے حوالے کرنے کی بجائے کسی اور ملک کو فروخت کر دیا  
گیا ہے۔ نواب زادی راحت سے گفتگو کے دوران میں نے محسوس  
کیا تھا کہ اس کا ذہن جھکاؤ پاکیشیا سے زیادہ کافرستان کی طرف ہے  
لیکن اس وقت میں نے خیال نہیں کیا اور اب یہ بات بھی سامنے آئی  
ہے کہ نواب زادی راحت وو بار اکیلی کافرستان کی سیاحت کے لئے  
ہی گئی تھی اس لئے میرا خیال ہے کہ آلہ خاموشی سے کافرستان کو  
اروخت کیا جا چکا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اگر ایسا ہوا ہے تو یہ ہمارے حق میں اور بھی برا  
ہمبت ہو گا۔ کافرستان کا وقوع تو اس آلے سے زیادہ محفوظ ہو جائے  
گا۔“..... سرسلطان نے کہا۔

”ابھی یہ صرف اندازہ ہے لیکن اس کی چینگنگ اس طرح ہو سکتی

گی۔ لا احالہ اس لے آلہ کافرستان کو تحفے میں تو نہیں دیا ہو گا بلکہ اس  
کا اہمیتی ہماری معاوضہ وصول کیا ہو گا اور چونک معاملات اور پن  
لہیں اونتھے تھے اس لئے وہ رقم لازماً ہے اس کے اکاؤنٹ میں  
رائسم کر دی گئی ہو گی۔“..... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس  
لے تیزی سے نسبیریں کرنے شروع کر دیئے۔

”پی اے نو سیکڑی خارجہ۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز  
سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کراؤ۔“..... عمران  
لے سنبھالنے میں کہا۔ شاید وہ ذہنی طور پر لمحہ ہوا تھا۔

”یہ سر۔ ہولا کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سلطان بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز  
سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں سرسلطان۔ ڈاکٹر نواب آصف خان اور  
ان کی ہیئی کی بلاکت قدرتی نہیں تھی۔ ڈیڈی کا خدشہ درست ہے۔  
یہ کام کارمن گے۔“ جنہوں نے کیا ہے۔“..... عمران نے سنجیدہ لمحے  
میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کیا کوئی ثبوت ملا ہے۔“..... سرسلطان نے چونک کر کہا۔

”ہا۔ اسی لئے تو میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔“..... عمران  
نے جواب دیا۔

”لیکن ایسا کیوں ہوا ہے۔“..... سرسلطان نے حیرت بھرے لمحے

سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی تمہارے ڈیڈی سے بات کرتا ہوں۔"

سرسلطان نے کہا۔

"آپ مجھے شیج کی رپورٹ دیں گے تاکہ اس کے مطابق بات آگے بڑھائی جاسکے۔"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ظاہر ہے اس میں چند روز تو لگ ہی جائیں گے۔"..... سرسلطان نے کہا۔

"بہر حال حتی طور پر تو معلوم ہو جائے گا۔ میں اس دوران دوسرے انداز میں اس پر کام کرتا ہوں۔ اللہ حافظ۔"..... عمران نے کہا اور رسمیور رکھ دیا۔

"سوپر فیاض بال بال بچا ہے۔ مجھے خیال ہی ش رہا تھا کہ سرسلطان بھی ڈیڈی کی قبیل کے ہیں۔"..... عمران نے رسمیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیر و بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

ہے گے۔ اگر تو اب بھت نمان اور نواب زادی راحت دونوں کے بینک اس دیکٹ کرانے جائیں کیونکہ ظاہر ہے اس کا بھاری معاوضہ دہول کیا گا اور پونکہ مہماں کسی بھی طریقے سے کوئی ہاتھ سلاتا۔ ایں اس لئے انہوں نے یقیناً مطمئن ہو کر یہ بھاری معاوضہ اپنے ایسا دیکٹ میں ٹالسٹر کرایا ہو گا۔"..... عمران نے کہا۔ "بھاری ہاتھ درست ہے۔ اس سے واقعی معلوم کیا جا سکتا ہے۔"..... سرسلطان نے ہواب دیا۔

"میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ اپنے طور پر یہ بینک کرائیں۔ اگر میں نے چینگ کرائی تو ہو سکتا ہے کہ کار من یا کافر سان کے اہمیت پوچھ پڑیں۔"..... عمران نے کہا۔

"لیکن ادا سکتا ہے کہ کوئی خفیہ اکاؤنٹ رکھا گیا ہو۔" سرسلطان نے کہا۔

"آپ ابھی کے دے ۱۰ کام لگا دیں۔ وہ سوائے اپنے سپرنٹنڈنٹ کے ہال قائم اکاؤنٹس چھیک کرانے میں بے حد مہارت رکھتے ہیں۔" عمران نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپر نٹلائس۔ کیا مطلب۔ اس کے بھی خفیہ اکاؤنٹس ہیں۔" سرسلطان نے پوچھ کر کہا۔

"اس نے پھرے کے خفیہ اکاؤنٹس کیسے ہو سکتے ہیں۔ وہ تو شادی شدہ ہے اور آپ خود بھی اس کے شاہد ہیں کہ شادی شدہ افراد کا اکاؤنٹ خفیہ رہ ہی نہیں سکتا۔"..... عمران نے جواب دیا تو

م کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے سوٹ پہننا ہوا تھا۔ اس نے اندر پا قاصدہ شاگل کو سلیوٹ کیا کیونکہ اس کا تعلق فوج سے تھا۔  
”اوہ راماتند۔ بیٹھو“..... شاگل نے کہا۔

"تھینک یو سر"..... راماتند نے موڈبائی لجے میں جواب دیا اور  
سپری کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ ایسی کیا بات ہے کہ تم فون پر نہیں بتاسکتے  
..... شاگل نے کہا۔

"باس۔ ملٹری انسٹیلی جنس کے ایک خفیہ ریکارڈروم کے ایک طالب کو ریکارڈروم سے ایک فائل چراتے ہوئے پکڑا گیا ہے۔ اس فائل کا تعلق کسی دفاعی آئے سے تھا جسے پاکیشیا کے ایک ساتھ دان سے خریدا گیا تھا۔ ..... راما نند نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل

"اوہ - اوہ - یہ تو واقعی اہم بات ہے - پھر ..... شاگل نے تیز  
لپٹ میں کہا۔

یاس۔ اس آدمی سے جب پوچھ گچہ کی گئی تو اس نے بتایا کہ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کافرستان سیکشن سے ہے اور ان کے لئے مخبری کرتا ہے۔ ویسے وہ ریکارڈ روم میں ملازم ہے۔ اسے کہا گیا تھا کہ پاکیشیا کی ایک ساتھ دان عورت جس کا نام راعت تھا، دو بار کافرستان آئی اور اس نے ہوٹل و شنو میں ملزی الیلی ہنس کے کرنل سباتند سے خفیہ ملاقاتیں کی ہیں۔ وہ کرنل

شاگل اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی  
گھنٹی نج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔  
”شاگل بول رہا ہوں .....“ شاگل نے اپنے مخصوص لجھ میں  
کہا۔

"ایم - تمہری راماتند بول رہا ہوں بس - ایک اہم خبر ہے مگر فون پر نہیں دی جاسکتی"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا - آجاو" ..... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ ایم تھری رامانند ملٹری ائیلی جنس کے شعبہ ریکارڈ روم سے مسلک ہے اور وہ کافر سان سیکرٹ سروس کے لئے منخری بھی کرتا ہے اور جس انداز میں رامانند نے بات کی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ملٹری ائیلی جنس کے بارے میں وہ کوئی خاص خبر دینا چاہتا ہے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری

کر دیا اور تم نے بھی بروقت مجھے اطلاع نہ دی ورنہ میں اسے وہاں  
لے آتا اور میں اس کی روح سے بھی سب کچھ اگلوایتا۔

لائنس۔۔۔ شاگل نے اس بار اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا۔

"سر۔۔۔ یہ سب کام خفیہ طور پر ہوا ہے۔۔۔ مجھے بھی صرف یہ اطلاع  
ملی کہ وہ آدمی ہلاک ہو گیا ہے جس پر میں حیران ہوا اور پھر انکو اتری  
گے بعد یہ ساری باتیں سلمنے آئی ہیں تو میں آپ کو اطلاع دینے آیا  
ہوں۔۔۔ رامانتند نے کہا۔

"لیکن اس میں ایسی کیا بات تھی کہ تم فون پر نہ کر سکتے تھے۔۔۔  
انہیں پکڑے جاتے ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں۔۔۔ شاگل نے  
مشہد بناتے ہوئے کہا۔

"سر لا محالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس آئے کے پیچھے کام کر رہی  
ہے اسی لئے تو وہ یہاں تک پہنچ گئے کہ فائل بھی چوری کرا رہے  
تھے۔۔۔ رامانتند نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ واقعی۔۔۔ اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔  
اوہ۔۔۔ اس فائل میں کیا ہے۔۔۔ تمہیں معلوم ہے۔۔۔ شاگل نے  
مشہد بناتے ہوئے کہا۔

"نو سر۔۔۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ کوئی دفاعی آلہ پاکیشیا سے  
ایسا گیا ہے۔۔۔ اس سلسلے میں فائل ہے البتہ فائل کا کوڈ نام بی ون  
ہے۔۔۔ اس اتنا معلوم ہوا ہے۔۔۔ رامانتند نے کہا۔

"لٹھیک ہے۔۔۔ تم جاسکتے ہو۔۔۔ خصوصی معاوضہ تمہیں مل جائے

سباہنڈ کی مصروفیات کی تفصیل معلوم کر کے بتائے جس پر اس آدمی  
نے کرنل سباہنڈ کے بارے میں معلومات حاصل کر کے بتا دیں۔۔۔  
اس کے بعد کرنل سباہنڈ اچائیک ملٹری کلب سے غائب ہو گیا۔۔۔ اب  
اسی آدمی کو بتایا گیا ہے کہ کرنل سباہنڈ نے بتایا ہے کہ اس سامنے  
دان سے کوئی دفاعی آلہ حکومت نے خریدا ہے۔۔۔ اس کے سودے کی  
فائیل خفیہ ریکارڈ روم میں ہے وہ اس فائل کو چڑا کر انہیں دے۔۔۔  
چنانچہ وہ فائل چوری کر رہا تھا کہ پکڑا گیا۔۔۔ رامانتند نے تفصیل  
بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔۔۔ یہ تو اہتمائی اہم بات ہے۔۔۔ آج تک ہم اس سیکشن کا  
پتہ ہی نہیں چلا سکے۔۔۔ پھر اس سیکشن کے بارے میں کیا بتایا گیا  
ہے۔۔۔ شاگل نے اشتیاق بھرے ہوئے لمحے میں کہا۔

"اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ وہ کسی کو نہیں جانتا۔۔۔ اسے اس  
کی رہائش گاہ پر خط مل جاتا ہے جس میں کوڈ پیغام درج ہوتا ہے اور  
وہ کام کر دیتا ہے تو یہ کام اس کی رہائش گاہ کے بیرونی بکس سے  
پر اسرار طور پر حاصل کر لیا جاتا ہے اور اس نے خفیہ بنیک اکاؤنٹ  
میں بھاری معاوضہ جمع ہو جاتا ہے لیکن ظاہر ہے اس کے بیان پر  
کسی نے یقین نہ کیا اور اس پر مزید خوفناک تشدد کیا گیا جس سے "ہلاک ہو گیا۔۔۔ رامانتند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ ویری بیڈ۔۔۔ یہ تمہارے ملٹری اٹیلی جنس کے لوگ  
اہتمائی احمد ہیں۔۔۔ اس قدر اہم آدمی انہوں نے اپنی جماقت سے صالح

کا اپنی مرضی سے گھما پھر اکر بہتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ لیکن تمہیں کسیے اطلاع مل گئی؟..... کرنل رانحور نے کہا۔

"میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں کرنل رانحور۔ کاfrستان میں انسان تو کیا مکھی بھی مجھ سے او جھل نہیں ہو سکتی۔ بہر حال اب جو او گیا وہ تو ہو گیا لیکن یہ فائل ہے چوری کیا جا رہا تھا اس میں کیا لامس بات ہے؟..... شاگل نے بڑے فاخر ان لمحے میں کہا۔

"کوئی خاص بات نہیں ہے۔ حکومت کے حکم پر ملڑی انتشیلی اس کے کرنل سباتند نے پاکیشیا کی کسی سائنس دان عورت سے ایل کی تھی۔ اس کے بارے میں کرنل سباتند کی ابتدائی روport ہے اور بس۔..... کرنل رانحور نے جواب دیا لیکن شاگل فوراً سمجھ گیا کہ کرنل رانحور اس سے کچھ چھپا رہا ہے۔

"کیا ڈیل تھی۔ کس سے ہوئی۔ تفصیل تو بتاؤ۔..... شاگل نے کہا۔

"سوری چیف شاگل۔ صدر صاحب کا خصوصی حکم ہے کہ اسے کسی صورت اوپن نہیں ہونا چاہئے اس بلے میں کچھ نہیں بتا جائے۔..... دوسری طرف سے اس بار کرنل رانحور نے صاف جواب دیا۔..... اسے کہا۔

"مجھے اتنا بتا دو کہ اس سائنس دان عورت کا نام کیا ہے۔ اس میں تو کوئی عرج نہیں۔..... شاگل نے ہوتے چباتے ہوئے کہا۔

گا۔..... شاگل نے کہا تو راماتند اٹھا۔ اس نے ایک بار پھر سلینوٹ کیا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ شاگل کچھ دریٹھا سوچتا رہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور کیے بعد دیگرے کئی بٹن پر میں کر دیتے۔ "یہ سر۔..... دوسری طرف سے اس کے آفس سیکرٹری کی مدد بانہ آواز سنائی دی۔

"ملڑی انتشیلی جنس کے چیف کرنل رانحور سے بات کراو۔"..... شاگل نے تیز اور تحکمانہ لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو شاگل نے رسیور اٹھایا۔

"یہ۔..... شاگل نے کہا۔

"کرنل رانحور سے بات کیجئے بس۔..... دوسری طرف سے کہا۔

"ہیلو۔ کرنل رانحور بول رہا ہوں۔"..... دوسری طرف سے کرنل رانحور کی آواز سنائی دی۔ اس کے شاگل سے ولیے بھی خاصے گہرے تعلقات تھے۔

"شاگل بول رہا ہوں کرنل رانحور۔ تمہارے آدمیوں نے اتنا تھا۔ اہم آدمی اپنی حماقت سے ضائع کر دیا ہے۔ کاش مجھے پہلے معلوم ہو جاتا تو میں اسے اپنے پاس منگوالیتا۔"..... شاگل نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کس آدمی کی بات کر رہے ہو۔"..... کرنل رانحور نے حریت بھرے لمحے میں کہا تو شاگل نے راماتند کی دی ہوئی اطلاع

کروں کر دیتے۔

"ملڑی سیکرٹری نو پریزیڈنٹ"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک  
بھاری آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔  
صدر صاحب سے ایک اہتمائی اہم بات کرنی ہے پاکیشیا کے سلسلے  
میں۔"..... شاگل نے کہا۔

"ہولا کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں"..... دوسری طرف سے کہا  
گیا۔

"ایلو"..... چھ لمحوں بعد صدر صاحب کی مخصوص بھاری آواز  
مالی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں سر"..... شاگل نے اہتمائی مودبانہ لمحے میں  
پاکیشیا کا حوالہ دے کر تم نے بات کرنے کے لئے کہا ہے۔ کیا  
کہا ہے۔"..... صدر نے قدرے تشویش بھرے لمحے میں کہا۔

"سر۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ حکومت نے پاکیشیا کی کسی سائنس  
ان گورت راحت سے ملڑی انتیلی جنس کے ذریعے کسی دفاعی آئے  
کی ایں کی ہے اور اس ڈیل کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر  
یا ہے۔ ملڑی انتیلی جنس کے کرنل سباتند جنہوں نے یہ خفیہ  
کی تھی وہ بھی غائب ہو گیا ہے اور اس ڈیل کی فائل ملڑی انتیلی

"اوکے۔ شکریہ"..... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس  
کے طفیل ریکارڈ روم سے چوری ہوتے ہوئے پکڑی گئی ہے اور

اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن اس نے بھج  
نارمل ہی رکھا تھا۔

"سائنس دان عورت کا نام راحت تھا اور وہ کارمن میں کام کرتی  
رہی تھی لیکن تھی پاکیشیا کی خلاف"..... کرنل رانحور نے جواب دیا۔  
"پھر تو مسئلہ پاکیشیا کا نہ ہوا۔ کارمن کا ہوا"..... شاگل نے  
کہا۔

"نہیں وہ عورت اپنے والد کے ساتھ جو خود بھی سائنس دان ہے  
کارمن سے واپس آ کر پاکیشیا میں سیئل ہو چکی تھی۔ پھر اس سے  
رابطہ ہوا تھا"..... کرنل رانحور نے کہا۔

"لیکن یہ سودا تو وزارت سائنس کا ہونا چاہیے تھا۔ ملڑی انتیلی  
جنس کو اس سلسلے میں کیوں ڈالا گیا تھا۔ کوئی خاص وجہ تھی"۔  
شاگل اہتمائی بھارت سے اپنے مطلب کی باتیں پوچھتا جا رہا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ صدر صاحب نے خصوصی طور پر ہمارے  
ذمے یہ ڈیوٹی لگائی تھی اور میں نے کرنل سباتند کو یہ ناسک دیا  
تھا"..... کرنل رانحور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کرنل سباتند سے بات ہو سکتی ہے"..... شاگل نے کہا۔  
"وہ غائب ہے۔ اس کی تلاش کی جا رہی ہے"..... کرنل رانحور  
نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"..... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس  
کے طفیل ریکارڈ روم سے چوری ہوتے ہوئے پکڑی گئی ہے اور  
نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے

"رام لال سے بات کراؤ"..... شاگل نے تیز لمحے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"میں"..... شاگل نے کہا۔

"رام لال بول رہا ہوں بس"..... دوسری طرف سے ایک مودباداً آواز سنائی دی۔

"تمام ۴ ہجنٹوں کو رویڈ الٹ کر دو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی وقت مشن پر کافرستان آسکتی ہے۔ اسے ہم نے ہر صورت میں ٹریس کرنا ہے"..... شاگل نے کہا۔

"میں بس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے اب اس کے سوا اور وہ کیا کر سکتا تھا۔

چوری کرنے والا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا تھا۔" شاگل نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے ملڑی اشیلی جنس کی طرف سے اس کی رپورٹ مل چکی ہے لیکن یہ ایسی ذیل نہیں ہے کہ جس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کوئی دلچسپی ہو۔ اس لئے تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں"..... صدر صاحب نے قدرے ناخوشگوار سے لمحے میں کہا۔

"سر۔ آپ کی بات درست ہے لیکن آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے ہیں کہ وہ اس کے پیچے لازماً کام کریں گے اور اگر وہ اس آلے یا فارمولے تک پہنچ گے تو پھر لا محالہ کافرستان کا نقصان ہو گا"..... شاگل نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ ویسے آپ مکمل طور پر رویڈ الٹ رہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے مافوق الفطرت نہیں ہیں کہ کسی کو نظر نہ آئیں۔ آپ انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمه کر دیں اور بس"۔

دوسری طرف سے اہتمائی سخت لمحے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے اس طرح منہ بنایا جسیے اس کے حلق میں کسی نے کو نین کی گویوں کا پورا پیکٹ ڈال دیا ہو۔ اس نے رسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے اب وہ اس بارے میں مزید کیا کر سکتا تھا۔ کافی دیر تک وہ بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور کیے بعد دیگرے کئی بیٹن پریس کر دیتے۔

"میں سر"..... دوسری طرف سے آفس سیکرٹری کی آواز سنائی

ناٹران نے کرنل سباتند کو اعضا کرایا تو کرنل سباتند نے بتایا کہ راحت ساتھ دان تھی - اس نے وزارت ساتھ کے ایک سیکرٹری کے ذریعے جس سے وہ ہمپلے سے واقف تھی کسی دفاعی آئے کو فروخت کرنے کی بات کی اور کرنل سباتند کی اس ڈیل کے لئے باقاعدہ ڈیوٹی لگائی گئی - کرنل سباتند نے اس سے آله خریدا اور اسے چیک دے دیا گیا اور پھر وہ آله اس نے ملٹری انسٹیلی جنس کے چیف تک پہنچا دیا - اس کے ساتھ ہی اس نے قواعد کے مطابق ایک رپورٹ تیار کر کے ریکارڈ روم میں رکھوا دی - ناٹران نے یہ فائل اڑانے کی کوشش کی لیکن اس کا منہر پکڑا گیا اور پھر ہلاک ہو گیا - البتہ اس نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ وہ آله جو ایک چوکور بائکس میں بند تھا ملٹری انسٹیلی جنس کے چیف نے براہ راست پریزیڈنٹ ہاؤس کے جا کر کافرستان کے صدر کو دیا - بس اتنا معلوم ہو سکا ہے - اس کے بعد کچھ نہیں معلوم ہو سکا حالانکہ کافرستانی پریزیڈنٹ ہاؤس سے بھی معلوم کرانے کی کوشش کی گئی لیکن شاید صدر صاحب نے بغیر کوئی ریکارڈ رکھے ذاتی طور پر یہ آله کہیں بھجوادیا ہے - البتہ اتنی بات معلوم ہوئی ہے کہ اس ڈیل سے ہمپلے پریزیڈنٹ ہاؤس میں کافرستان کے ایک معروف ساتھ دان ڈاکٹر بھاشاکر سے صدر کی ملاقاتیں ہوتی رہی ہیں "..... بلیک زیرو نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے ہما۔

"گذشو - اس کا مطلب ہے کہ ناٹران نے سارا کیس ہی مکمل کر

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت انٹھ کر کھڑا ہو گیا - "بیٹھو" ..... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور پھر وہ خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا - "ناٹران کی طرف سے کوئی رپورٹ آئی ہے" ..... عمران نے کہا -

"جی ہاں - ابھی تھوڑی در ہمپلے اس نے رپورٹ دی ہے - اس کی رپورٹ کے مطابق اس نے ایرپورٹ کے ریکارڈ سے معلوم کیا کہ نواب زادی راحت دو بار کافرستان آئی - وہ لپنے اصل نام سے آئی تھی - ناٹران نے یہ سرانغ بھی لگایا کہ وہ کافرستان کے دارالحکومت کے معروف ہوٹل و شنو میں دونوں بار ٹھہری رہی - وہاں دونوں بار اس کی ملاقات ملٹری انسٹیلی جنس کے کرنل سباتند سے ہوئی اور

"ڈاکٹر بھاشاکر سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ یہ آلہ اس نے کہاں  
نصب کرایا ہے"..... عمران نے کہا۔

"تو چہلے ڈاکٹر بھاشاکر کو تلاش کیا جائے۔ اگر آپ کہیں تو  
ناشران کو حکم دے دوں"..... بلیک زیرونے کہا۔

"وہ یہ کام نہیں کر سکتا۔ یہ کام مجھے خود کرنا ہو گا۔ ناشران کا آدمی  
پکڑے جانے سے وہ لوگ الرٹ ہو گئے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ  
ڈاکٹر بھاشاکر کو انذر گراؤنڈ کر دیا گیا ہو۔ تم مجھے وہ سرخ جلد والی  
ڈائری دو۔ میں کوشش کرتا ہوں"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو  
نے میز کی دراز کھوئی اور ایک ضخیم ڈائری نکالی اور عمران کی طرف  
بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری لے کر اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے  
تحوڑی دیر بعد اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر  
اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکو ائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی  
دی۔

"کارمن کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا  
دیں"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی  
کے بعد نمبر بتادیئے گے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹوں آنے پر اس  
نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ بلیک زیرو کے چہرے پر  
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید اس کے خیال میں بھی نہ تھا  
کہ عمران کارمن فون کرے گا۔

دیا ہے"..... عمران نے کہا۔  
"وہ کس طرح عمران صاحب۔ یہ بات تو آپ نے چیک کرانی  
کہ نواب زادی راحت کے ایک اکاؤنٹ میں یہ کھنث اہتمائی بھاری رقم  
کافرستان سے شفت ہوئی جس سے یہ بات طے ہو گئی کہ اس نے  
آئے کا سودا کیا ہے لیکن ایک بات تو یہ کہ وہ آلہ کہاں ہے اور  
دوسری بات یہ کہ اس آئے کا فارمولہ بھی لا زماً چیک کرایا گیا ہو گا  
اس لئے اگر اس آئے کو واپس حاصل کر لیا جاتا ہے یا تباہ کر دیا گیا تو  
کافرستان دوسرا آلہ تیار کر لے گا اس لئے یہ کیس کس طرح مکمل ہو  
گی"..... بلیک زیرونے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ پہ آں نواب زادی راحت کی لیجاد نہیں  
ہے اور نہ ہی اس نے اس پر حقیقی کام کیا ہے۔ یہ کام ڈاکٹر نواب  
آصف خان نے کیا ہے اور اس کے ذہن سے فارمولہ واش کر دیا گیا  
تھا اس لئے نواب زادی راحت کو اس کا فارمولہ معلوم نہیں ہو سکتا  
دوسری بات یہ کہ یہ آلہ اس قدر حساس اور یچیدہ ہو گا کہ اگر اسے  
کھولا جائے تو یہ فسائع ہو جائے گا اور پھر اس کا فارمولہ بھی تیار نہیں  
کیا جاسکتا اس لئے لامحالہ اس آئے کو ہی دفاعی نظام میں کہیں فٹ  
کر دیا گیا ہو گا جبکہ چیک کیا جاسکتا ہے اور اب دو ہی صورتیں رہ جاتی  
ہیں کہ اس آئے کو یا تو حاصل کر لیا جائے یا پھر تباہ کر دیا جائے۔  
تینسری اور کوئی صورت نہیں ہے"..... عمران نے کہا۔

"چیک کیسے کیا جاسکتا ہے"..... بلیک زیرونے کہا۔

”اوہ - اوہ - یہ بہت برا ہوا۔ آئی ایم سوری عمران - اگر ایسی بات تھی تو مجھے بتایا جاتا اور میں تم سے بات کر لیتا۔ یہ بہت غلط ہوا ہے لیکن اب تم بتاؤ اس کا کیا مد ادا کیا جاسکتا ہے۔ ..... بیلے نے کہا۔

”جیوٹی اور اس کے ساتھیوں نے جو کچھ کیا ہے وہ تو ظاہر ہے دیوٹی کے طور پر کیا ہے۔ البتہ اس راشوم کے چیف رونالڈ کو سمجھا دیتا کہ آئندہ وہ ایسی حماقت نہ کرے۔ دوسری بات یہ کہ جس سارے چکر کے پیچھے یہ واردات ہوئی ہے وہ ایک دفاعی آلہ ہے جس کا نام پواتر ہے اور ڈاکٹر نواب آصف خان اس آلبے کو واقعی کارمن سے چوری کر کے لے آیا تھا لیکن اس کی بیٹی راحت نے یہ آلہ کافرستان کو فروخت کر دیا ہے۔ ..... عمران نے کہا۔

”اوہ - اوہ - پھر۔ ..... بیلے نے کہا۔

”اب ایک ہی صورت ہے کہ اس آلبے کو تباہ کر دیا جائے کیونکہ اس کی کافرستان میں موجودگی پاکیشیا کے دفاع کے لئے تباہ کن ہے لیکن مستملہ یہ ہے کہ اس آلبے کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے کہ یہ کس نائب کا آلہ ہے۔ اس کی بیرونی تفصیلات کیا ہیں۔ یہ کہاں نصب ہوتا ہے۔ ان تفصیلات کے بعد ہی اسے چیک کر کے تباہ کیا جاسکتا ہے۔ ..... عمران نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ میں تمہیں اس بارے میں تفصیلات معلوم کر کے بتاؤں۔ ..... بیلے نے کہا۔

”یہ ہے ..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ اگر تم سیکرٹ سروس کے چیف بیلے ہو تو ٹھیک ورنہ میں کسی اور کو اپنے ساتھ شامل کر کے بیلے ڈانس کرنا شروع کر دوں گا۔ ..... عمران نے کہا۔

”میں بیلے ہی بول رہا ہوں عمران۔ ..... دوسری طرف سے بیلے کی آواز سنائی دی۔ یہ بے حد بے تکلفاً تھا۔ ”بیلے۔ تمہاری ایک سرکاری ہجنسی راشوم کی امانت جیوٹی نے یہاں پاکیشیا کے دو ساتھی دانوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ..... عمران نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کسی ممکن ہو سکتا ہے۔ راشوم تو ویسے بھی صرف ان لینڈ کام کرتی ہے اور پھر پاکیشیا کے خلاف تو کسی صورت بھی کوئی مشن مکمل نہیں کیا جاسکتا۔ اس بارے میں تو انہیں اہتمامی واضح ہدایات ملی ہوئی ہیں۔ ..... بیلے نے اہتمامی حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ ..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر نواب آصف خان اور اس کی بیٹی نواب زادی راحت کے کارمن میں پاکیشیا واپس آنے سے لے کر ان کی ہلاکت اور اس میں جیوٹی اور اس کے ساتھیوں کے ملوث ہونے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

کالرستان کے صدر نے اگر اسے بلا کر اس سے اس بارے میں ڈاکرات کئے ہیں تو لامحالہ یہ سائنس دان ڈاکٹر بھاشاکر کے بارے میں چانتا ہو گا اور جب تک اس ڈاکٹر بھاشاکر کو کورنے کیا جائے ہم اس آئے تک پہنچ سکتے ہیں اور شہری اسے حاصل یا تباہ کر سکتے ہیں لیکن ایسے چھوٹے آلات اہتمامی حساس مشینزی کے ساتھ ایڈجسٹ لئے جاتے ہیں۔ ایسے مقامات کی سکورٹی اہتمامی سخت ہوتی ہے۔

عمران نے کہا۔

”لیکن کیا آپ ڈاکٹر بھاشاکر کو مجبور کر دیں گے کہ وہ یہ آلہ وہاں حاصل کر کے آپ کو لادے۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اس سے ملنے کے بعد ہی فیصلہ ہو سکتا ہے کہ وہ کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں۔“..... عمران نے کہا اور پھر ایک گھنٹے بعد اس نے اپنے بیلے سے رابطہ کیا۔

”علیٰ عمران بول رہا ہوں بیلے۔ کیا مداوا ہو سکا ہے یا نہیں۔“

عمران نے کہا۔

”میں نے اپنے طور پر اس لیبارٹری کا سراغ لگایا ہے اور اتفاق اس کا انچارج ڈاکٹر آرنلڈ میرا قربی رشتہ دار ہے۔ میں نے اس فون پر بات کر کے اسے ساری بات بتائی ہے اور اسے بتا دیا ہے کہ اگر اس نے تم سے بات نہ کی تو پھر لیبارٹری بھی تباہ ہو جائے گی اور ساتھ ہی وہ خود بھی ہلاک ہو سکتا ہے تو وہ تمہیں صرف بیرونی تفصیلات بتانے پر آمادہ ہوا ہے کیونکہ حکومت نے اسے ثاپ

”اگر تم کر سکو تو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ حکومت تمہیں اس بارے میں کچھ بتانے سے روک دے۔ تم صرف اتنا کرو کہ جس لیبارٹری میں یہ آلہ تیار ہو رہا ہے یا کیا جا رہا ہے اس کے انچارج سائنس دان کا نام اور اس کا خصوصی فون نمبر مجھے بتا دو۔ میں ان سے خود ہی بیرونی تفصیل معلوم کر لوں گا۔“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“..... تم مجھے ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کر لینا۔ اس دوران میں کوشش کرتا ہوں کہ تمہارا کام ہو سکے۔..... بیلے نے کہا تو عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”آپ واقعی حریت انگریز ڈین کے مالک ہیں عمران صاحب۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس انداز میں بھی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔“..... بلیک زیرو نے تحسین آمیز لمحے میں کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے کہ اس سائنس دان سے میں کیا معلوم کروں گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہی کہ اس آئے کی بیرونی تفصیلات کیا ہیں اور اسے کہاں اور کس طرح نصب کیا جاتا ہے۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اس کے علاوہ۔“..... عمران نے پوچھا۔

”اس کے علاوہ اور کیا پوچھیں گے جو وہ بتا بھی سکے۔“..... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”میں نے اس سے ڈاکٹر بھاشاکر کے بارے میں بھی پوچھنا ہے کیونکہ ڈاکٹر بھاشاکر لازماً الیکٹرونکس کی فیلڈ کا سائنس دان ہو گا اور

"علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب - میں بھی سائنس کا طالب علم ہوں اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے آپ جیسے عظیم اہلین الاقوامی شہرت یافتہ سائنس دان سے گفتگو کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے"..... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیر و ہے اختیار مسکرا دیا - وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران ڈاکٹر آرنلڈ کو اپنے اسپر لارہا ہے۔

"اس کائنٹس کا شکریہ - مجھے بیلے نے بتایا ہے کہ تم ڈی ایس سی نے کے ساتھ ساتھ اہتمامی خطرناک سیکرٹ اجنبت بھی ہو - کیا واقعی ایسا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر صاحب - ڈی ایس سی تو سینکڑوں ہزاروں لوگ ہوتے لیکن ڈاکٹر آرنلڈ تو ایک ہی ہوتا ہے - باقی یہ بیلے کی عادت ہے وہ بڑھا چڑھا کر بات کر دیتا ہے - البتہ میں سیکرٹ سروس کے کام ضرور کرتا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے - بہر حال تم پوائنٹر کے بارے میں کیا معلوم کرنا پڑتا ہو اور کیا یہ واقعی درست ہے کہ پوائنٹر کافرستان پہنچ چکا ہے"..... ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا۔

"ہاں - آپ کافرستان کے معروف سائنس دان ڈاکٹر بھاشاکر کو اہانتہ ہوں گے - ان سے معلوم ہوا ہے کہ پوائنٹر انہوں نے خریدا ہے"..... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں - ڈاکٹر بھاشاکر کو جیسے ہی اس بارے میں معلوم ہوا ہو

سیکرٹ رکھا ہوا ہے - ویسے ڈاکٹر آرنلڈ یہ سن کر بے حد پریشان ہوا ہے کہ یہ آله کافرستان پہنچ چکا ہے لیکن میں نے اسے یقین دلا دیا ہے کہ اگر تم اس کے پیچے لگ گئے ہو تو پھر وہ لازماً تباہ ہو جائے گا"..... بیلے نے کہا۔

"میرے بارے میں اس حسن ظن کا بے حد شکریہ بیلے - ڈاکٹر صاحب کا نمبر بتاؤ"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"میرا نام بتایا ہے یا مجھے پرس آف ڈھمپ کے طور پر بات کرنا ہوگی"..... عمران نے کہا۔

"نہیں - میں نے تمہارا اصل نام بتا دیا ہے"..... بیلے نے کہا۔ اوکے - تو سمجھو کہ تم نے مداوا کر دیا - تمہینک یو اینڈ گڈ بائی"..... عمران نے کہا اور کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"میں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر آرنلڈ سے بات کرائیں - میں علی عمران بول رہا ہوں - کار من سیکرٹ سروس کے چیف جناب بیلے نے میرے بارے میں ان سے بات کی ہوئی ہے"..... عمران نے کہا۔

"میں سر - ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو - ڈاکٹر آرنلڈ بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

گا اس نے لازماً سے بھاری قیمت پر خریدا ہو گا کیونکہ وہ خود بھی فارمولے پر کام کرتا رہا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ کامیاب نہیں اس کی ریٹنگ خاصی محدود رہی ہے اس لئے اب اس پر وسیع ریٹنگ کے سکا۔..... ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا۔

”ڈاکٹر بھاشاکر سے آپ کا رابطہ رہتا ہے کیا۔..... عمران کیا جا رہا ہے۔..... ڈاکٹر آرنلڈ نے جواب دیا۔

”یعنی ڈاکٹر نواب آصف خان جو پوائنٹر لے گئے تھے وہ کس کے لئے کہا۔

”ہاں۔ جب اسے الیکٹرونکس کے کسی معاملے میں کوئی خالی کا تھا۔ انہیں تو ریٹائر ہوئے کافی عرصہ ہو چکا ہے۔“ - عمران رکاوٹ پیش آتی ہے تو وہ مجھ سے رہنمائی لے لیتا ہے۔ ویسے بھی کہا۔

”کارمن کی نیشنل یونیورسٹی میں میرا شاگرد رہا ہے۔..... ڈاکٹر آرنلڈ ریٹائر ہوا تھا۔ اس پر مزید کام رہتا تھا۔ اگر تمہیں لیبارٹری میں نہ کہا۔

”تو پھر تو آپ کو ان کا فون نمبر بھی معلوم ہو گا۔ مجھے انہوں کرنے کا تجربہ ہو تو تمہیں معلوم ہو گا کہ جب کسی نئے فارمولے خود بتایا تھا لیکن میرا پرس گم ہو گیا اس میں وہ فون نمبر تھا۔“ - عمران لیمار کئے جاتے ہیں تو وہ ابتداء میں ہی مکمل نہیں ہوا کرتے۔

”لیمار کیا جاتا ہے۔ پھر ان پر تجربات کئے جاتے ہیں اس طرح نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ وہ کافرستان کی مارگ لیبارٹری میں آنے کے لئے ایسے آلات کی مرحلے طے کرتے ہیں۔ انجارج ہے۔ نمبر میں بتا دیتا ہوں۔..... دوسری طرف سے کہا۔“ اصل اس کے جانے کے بعد بھی ان پر کام ہوتا رہا ہے۔ اصل چیز اس اور پھر فون نمبر بتا دیا گیا۔

”بے حد شکریہ جتنا بے۔ اب آپ بتا دیں کہ کیا پوائنٹر اور فارمولہ ہوتا ہے یا اس کی مکمل صورت۔ ابتدائی حالت کے کے اس کا فارمولہ اچیک کیا جاسکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ وہ اہتمامی پیچیدہ اور حاصل سکتے ہیں۔..... ڈاکٹر آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آلہ ہے اس لئے اوپن ہونے کے بعد وہ بے کار ہو جائے گا۔“ دوسرے اس کا تو مطلب ہے کہ ابتدائی شکل کا پوائنٹر جو ڈاکٹر بھاشاکر بات یہ بتا دیں کہ ڈاکٹر نواب آصف خان کی ریٹائرمنٹ کے وقت میں اس کا کام نہیں آسکتا جب تک وہ اس پر مزید کام

بھاشاکر یا کافرستانی حکام احمد نہیں ہیں۔ لیقیناً انہوں نے اصل سودا اس کے بنیادی فارمولے کا کیا ہو گا اور ساتھ ہی آله بھی لے لیا تاکہ اس پر مزید کام آگے بڑھایا جاسکے۔..... عمران نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر آصف کے ذہن سے تو یہ فارمولہ اور اس کی تفصیلات واش کر دی گئی تھیں۔ پھر۔..... بلیک زیر و نے کہا۔

"اصل میں ہماری اور کارمن حکام کی ساری توجہ ڈاکٹر نواب آصف خان پر مر تکز ہے جبکہ اس کی بیٹی کی طرف کسی نے توجہ ہی نہیں دی۔ اب دیکھو۔ کافرستان کو یہ آله ڈاکٹر نواب آصف خان نے فروخت نہیں کیا بلکہ تمام ڈیل اس نواب زادی راحت نے کی ہے اور ڈاکٹر نواب آصف خان کی اگر نیت اس آلے پر غراب ہوئی تو وہ خود نہیں ہوتی ہو گی۔ ڈاکٹر نواب آصف خان وہاں طویل عرصے تک کام کرتے رہے ہیں۔ ظاہر ہے اس دوران اور بھی ساتھ دان لیبارٹری چھوڑ گئے ہوں گے اور لازماً اس کو بھی معلوم ہو گا کہ ایسے لوگوں کا ذہن مشینزی کے ذریعے واش کر دیا جاتا ہے۔ پھر نواب زادی راحت بھی الیکٹرونکس کی ماہر تھی۔ گو وہ لپنے والد جیسی ہمارت نہ رکھتی ہو گی لیکن بہر حال وہ فارمولے کو سمجھ سکتی ہو گی اس لئے ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر نواب آصف خان نے فارمولہ لکھ کر نواب زادی راحت کو دے دیا ہوا در نواب زادی راحت اسے اس انداز میں چھپا کر لے آئی کہ کسی کو علم نہ ہو سکا۔ ویسے بھی لیبارٹری والوں کی تمام تر توجہ ڈاکٹر نواب آصف خان کی طرف ہی رہی ہے۔

نہ کریں۔..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کے لئے انہیں اس کا بنیادی فارمولہ چلہتے اہ بنتیا دی فارمولہ بہر حال ان کے پاس نہیں ہو سکتا کیونکہ ڈاکٹر آصف کے ذہن سے اسے واش کر دیا گیا تھا۔..... ڈاکٹر آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا سائز کیا ہوتا ہے اور اس کی شیپ اور چوڑائی کیا ہوتی ہے۔..... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آرنلڈ نے تفصیل بتا دی۔ "یہ تو خاصاً چھوٹا سا سائز ہے۔ اسے کہاں نصب کیا جاتا ہے۔ عمران نے کہا۔

"وفاعی سسٹم میں ایک مخصوص مشین ہوتی ہے جسے اے ایس کہا جاتا ہے۔ عرف عام میں یہ مانیٹر نگ مشین کہلاتی ہے۔ اس مشین کے ساتھ اسے نصب کر دیا جاتا ہے تو یہ پورے دفاعی سسٹم کو کنٹرول کرتا ہے۔..... ڈاکٹر آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ڈاکٹر صاحب۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ آپ، واقعی ساتھ دان ہیں۔..... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آرنلڈ نے بڑے مسر بھرے لجھے میں اس کا شکریہ ادا کیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا کیا مطلب ہوا۔ کیا ڈاکٹر بھاشاکر احمدق ہے کہ اس۔ آلے کی یہ ابتدائی شکل اس قدر بھاری معاوضہ دے کر خرید لی۔..... بلیک زیر و نے کہا۔

"نہیں۔ اب میرے ذہن میں ایک اور بات آرہی ہے۔ ڈا

• مجھے معلوم ہے کہ وہ کس خصوصی ٹاسک پر کام کر رہے ہیں۔  
انہوں نے مجھ سے خود رابطہ کیا تھا اور اپنی ایک ساتھی الحسن کے  
پارے میں بات کی تھی۔ میں نے اس پر کام کر کے اب اس ساتھی  
الحسن کو دور کر دیا ہے۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ میں خود انہیں کال  
کروں گا اس لئے اگر تم نے بات نہ کرائی تو پھر نقصان کافرستان کا  
ہوگا۔ مجھے تو شوق نہیں ہے کہ میں اپنے شاگرد سے بات کرنے کے  
لئے اصرار کروں۔..... عمران نے بگڑے ہوئے لجھے میں کہا۔

“اوہ۔ اوہ۔ جتاب۔ میں آپ کو ان کا خصوصی سیٹلائز نمبر  
دے دیتی ہوں۔ آپ ان سے بات کر لیں لیکن سر۔ انہیں یہ نہ  
ہتاںیں کہ میں نے آپ کو نمبر دیا ہے ورنہ میرا کورٹ مارشل بھی ہو  
سکتا ہے۔..... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• ٹھیک ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے کہ تمہارے خلاف کچھ ہو۔  
عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے شکریہ  
ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے اس لڑکی کا بتایا  
ہوا نمبر پر میں کرتا شروع کر دیا۔

• میں۔..... ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ  
بولنے والا ساتھ داں ڈاکٹر بھاشاکر ہے۔

• سر۔ میں مارگ لیبارٹری سے بول رہی ہوں۔ کارمن سے ڈاکٹر  
ارنلڈ کی کال ہے۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں اور بقصد ہیں کہ  
آپ کا نمبر انہیں دیا جائے۔..... عمران نے اس بار اس لڑکی کی آواز

نواب زادی راحت کو انہوں نے وہ توجہ نہیں دی جو اس کے والد کو  
دی گئی یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نواب زادی راحت نے فارمولے کی  
بنیادی باتیں ذہن میں بھٹکالی ہوں اور پھر پاکیشیاً کر اسے تحریر میں  
لے آئی ہو۔..... عمران نے کہا۔

“اگر پہلے ان باتوں کا علم ہو جاتا جب یہ دونوں زندہ تھے تو صحیح  
صورت حال سامنے آجائی۔..... بلیک زیر و نے کہا۔

“ہاں۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور  
انٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

“مارگ لیبارٹری۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز  
سنائی دی۔

“کارمن سے ڈاکٹر آرنلڈ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر بھاشاکر سے بات  
کرائیں۔..... عمران نے آرنلڈ کی آواز اور لجھے میں کہا۔

“اوہ۔ سر۔ ڈاکٹر بھاشاکر اب مارگ لیبارٹری میں نہیں  
ہوتے۔..... دوسری طرف سے چونک کر لیکن اہتمائی مودبناہ لجھے  
میں کہا گیا۔

“تو جہاں بھی ہوں ہماری بات ان سے کراؤ۔..... عمران نے  
کہا۔

“سوری سر۔ وہ اہتمائی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری میں اہتمائی اہم  
ٹاسک پر کام کر رہے ہیں اس لئے ان سے کسی کا رابطہ نہیں ہو  
سکتا۔..... دوسری طرف سے صاف جواب دیا گیا۔

بھرے بجھے میں کہا۔

”ہاں۔ گویہ سیٹلائٹ نمبر تھا اور سیٹلائٹ نمبر سے کسی سپاٹ کو ٹریس کرنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے اس لئے مجھے پہلے لاسپری سے کافرستان کے خلا میں موجود موافقی سیٹلائٹ کو چیک کرنا پڑا۔ اس نمبر کی خصوصیت ہے کہ اس کا آغاز تین صفوں سے ہوتا ہے اور تین صفوں کے لئے خصوصی مشیزی استعمال ہوتی ہے جبے زگ زاگ کہا جاتا ہے۔ اس طرح مجھے اس سیٹلائٹ کا عالم ہو گیا جس میں جدید ترین زگ زاگ مشیزی استعمال کی گئی ہے۔ اس مشین سے کمپیوٹر کے ذریعے رابطہ کرنے کے بعد میں نے اس کے سکنڈز کی تفصیلات کمپویٹر میں چیک کیں۔ اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ اس وقت یہ سیٹلائٹ جس جگہ موجود ہے وہاں سے اس سے نشر ہونے والے موافقی سکنڈز کا اینگل کیا ہے اور اس اینگل کی مدد سے میں نے معلوم کر دیا کہ ڈاکٹر بھاشاکرنے کاں کانجی کے گھنے جنگلات میں اٹھ کی ہے۔..... عمران نے کرسی پر بیٹھ کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کانجی کے جنگلات تو بحیرہ عرب کے قریب سورنگ آباد کے علاقے میں ہیں اور یہ اہمی وسیع علاقے میں ہیں۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ بہر حال لیبارٹری جس میں کام ہو رہا ہے انہی جنگلات کے اندر ہے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور

اور بجھے میں بات کرتے ہوئے کہا جس نے اسے نمبر دیا تھا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ان تک اطلاع پہنچ گئی ہے کہ ہم پواستپر مزید کام کر رہے ہیں۔ نہیں۔ تم نے انہیں کوئی نمبر نہیں دینا۔ صاف جواب دے دو۔ بعد میں خود میں اسے سنبھال لوں گا۔..... ڈاکٹر بھاشاکرنے کہا۔

”یہ سر۔..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بال پواستہ نکال لیا۔ ایک کاغذ اٹھا کر اس نے اس پر نمبر لکھ لیا۔

”آپ کا خیال درست ثابت ہوا ہے عمران صاحب کے بنیادی فارمولہ ان تک پہنچ گیا ہے اور وہ اس پر اب مزید کام کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے کہا تھا کہ کافرستانی سودے بازی میں اس قدر کمزور نہیں ہیں۔ بہر حال اب یہ مسئلہ دوسرا بن گیا ہے۔ اب اس فارمولے کو بھی واپس حاصل کرنا ہے اور اس آلبے کو بھی۔ اب یہ ہمارا ہے۔ کارمن والوں کا نہیں رہا۔ میں اس سیٹلائٹ نمبر کے ذریعے اس لیبارٹری کو ٹریس کر لوں جہاں ڈاکٹر بھاشاکر موجود ہے۔..... عمران نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”کیا وہ مقام ٹریس ہو گیا ہے۔..... بلیک زیرو نے حریت

اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

"جو لیا بول رہی ہوں ..... رابطہ قائم ہوتے ہی جو لیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ..... عمران نے مخصوص لجے میں کہا۔

"میں سر" ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کافرستان میں ایک اہتمامی اہم مشن مکمل کرنا ہے اور اس ٹیم میں تمہارے ساتھ صالحہ، تنوریں صدر اور کیپشن شکلیں جائیں گے۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا۔ تم سب کو تیار رہنے کا کہہ دو"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے اس بار صالحہ کو خصوصی طور پر ٹیم میں شامل کیا ہے" ..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صالحہ کی موجودگی میں صدر کی صلاحیتیں دو گنا بڑھ جاتی ہیں" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونکہ پڑا۔

پاور ہجنسی کی مادام ریکھا اپنے آفس میں موجود تھی کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی تو مادام ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"میں" ..... مادام ریکھا نے کہا۔

"مہاجن بول رہا ہوں مادام۔ ناگ پور سے ایک اہم اطلاع ملی ہے" ..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام ریکھا بے اختیار چونکہ پڑی۔

"کیسی اطلاع" ..... مادام ریکھا نے چونکہ کہا۔

"ناگ پور میں ہمارا اجنبیت مادھو ہے اور مادھو کرنل فریدی کی بلیک سروس میں بھی طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ اس نے کال کر کے بتایا ہے کہ اس نے ناگ پور کے ایک ہوٹل میں پاکیشیانی اجنبی عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا ہے۔" مہاجن نے کہا تو اس بار مادام ریکھا حقیقتاً کرسی سے اچھل پڑی۔

جاتے۔..... مہاجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہس - تھیک ہے۔ تم مادھو کو کہہ دو کہ وہ ان کی نگرانی اہمیٰ ہوشپاری سے جاری رکھے اور اسے کہو کہ وہ لپٹنے ساتھ اپنا خصوصی ٹرائیمیٹر بھی رکھے تاکہ اس سے فوری رابطہ کیا جاسکے۔ میں معلوم کرتی ہوں کہ کافی جنگلات میں ایسا کون سا شارگٹ ہے جس کے لئے یہ لوگ وہاں جا رہے ہیں۔..... مادام ریکھانے کہا اور کریڈل دبادیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملڑی سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد خشک اور سپاٹ تھا۔

"پاور ۶ جنسی کی چیف ریکھابول رہی ہوں۔ پرائم منسٹر صاحب سے اہم بات کرنی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں۔ فوری بات کراؤ۔..... مادام ریکھانے تھکمانہ لجے میں کہا۔

"آپ ہو لڈ کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔..... چند لمحوں بعد پرائم منسٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔ "ریکھابول رہا ہوں سر۔..... ریکھانے اہمیٰ موعد بانہ لجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا مسئلہ ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"عمران اور ناگ پور میں۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا وہ اصل چہروں میں ہیں۔..... مادام ریکھانے اہمیٰ حریت بھرے لجے میں کہا۔

"نہیں مادام۔ وہ مقامی میک اپ میں ہیں لیکن ایک تو مادھو عمران کو بہت اچھی طرح پہچانتا ہے۔ وہ اس سے سینکڑوں بار مل چکا ہے۔ اس کے ساتھیوں میں دو عورتیں اور تین مرد ہیں اور ہوٹل سے باہر نکلتے ہوئے ان میں سے ایک عورت نے عمران کا نام لے کر اس سے بات بھی کی۔ اس وقت مادھوان کے قریب سے گزر رہا تھا اس نام کو سن کر ہی اس کے کان کھڑے ہوئے اور اس نے پھر ان کو خاص طور پر چنکیک کیا اور اب وہ حتیٰ طور پر اس نتیجے پر پہنچ چکا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں اور مادام۔ مادھو نے ان کی نگرانی بھی کی ہے اور اس نے روپرٹ دی ہے کہ انہوں نے ناگ پور کی ایک سیاحتی کمپنی اورینٹ ٹریولز سے جنگل میں دوڑنے والی خصوصی جیپیں اور کافی کے جنگلات کے بارے میں خصوصی تفصیلی نقشے بھی حاصل کئے ہیں۔ انہوں نے کمپنی کو کہا ہے کہ ان کا تعلق ہو شنگ آباد یونیورسٹی سے ہے اور وہ یونیورسٹی کی طرف سے کافی جنگلات میں بننے والے قبائل کا خصوصی سروے کرنے جا رہے ہیں۔..... مہاجن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کافی کے جنگلات میں۔ لیکن وہاں کیا ہے۔..... مادام ریکھانے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو ہو گا مادام درستہ یہ لوگ پاکیشیا سے آکر وہاں کیوں

صہیں آواز سنائی دی۔

"ریکھا بول رہی ہوں سر"..... ریکھانے اہتمائی مودبانت لجئے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ کس بات کی ثاپ ایم جنسی ہے"..... صدر نے فارے ناخوشگوار لجئے میں کہا۔

"جتاب۔ مجھے حتی طور پر اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیانی اسمبلت عمران اور اس کے ساتھی ناگ پور میں موجود ہیں اور وہ کابنی کے گلگلات میں جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ میں نے پرائم منسٹر صاحب کو فون کر کے ان سے معلوم کیا لیکن انہوں نے کہا کہ ان دونوں ایسے تمام معاملات کو آپ خود ڈیل کر رہے ہیں۔ میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ کابنی جنگلات میں پاکیشیانی ہجہنٹوں کا کیا لارگت ہو سکتا ہے"..... ریکھانے کہا۔

"جب آپ کو حتی اطلاع مل گئی تھی تو آپ نے ان کے خلاف ہری طور پر کارروائی کیوں نہیں کی"..... صدر نے غصیلے لجئے میں کہا۔

"جتاب۔ دارالحکومت سے ناگ پور پہنچنے تک وہ لوگ کابنی کے گلگلات میں داخل بھی ہو چکے ہوں گے اور یہ اہتمائی وسیع علاقے میں پہنچیے ہوئے جنگلات ہیں۔ بغیر کسی ثارگٹ کے ہم وہاں انہیں کسی لیں کر سکتے ہیں"..... ریکھانے کہا۔

"ویری بیٹھ۔ ان پاکیشیانی ہجہنٹوں کے پاس آخرالیسی کون سی

"جتاب۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اہتمائی خطرناک اسمبلت عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت ناگ پور میں دیکھا گیا ہے اور وہ لوگ کابنی جنگلات میں جانے کی تیاریوں میں معروف ہیں۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ ان لوگوں کا وہاں کیا ثارگٹ ہو سکتا ہے"..... ریکھانے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کابنی کے جنگلات میں جا رہی ہے۔ کیوں مجھے تو معلوم نہیں ہے کہ وہاں کیا ہے۔ آپ پریڈیڈنٹ صاحب سے بات کریں۔ وہ ان دونوں ایسے معاملات کو خود ڈیل کر رہے ہیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہبہتر سر۔ ڈسٹریب کرنے کی محدودت چاہتی ہوں"..... ریکھانے کہا۔

"اوکے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا تو ریکھانے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پرنس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملڑی سیکرٹری ٹو پریڈیڈنٹ"..... اس بار ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بھٹے سے بھی زیادہ خشک اور سرد تھا۔

"چیف آف پاور۔ ہجتی ریکھا بول رہی ہوں۔" صدر صاحب سے ٹاپ ایم جنسی بات کرنی ہے"..... ریکھانے بھی سرد لجئے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے صدر صاحب کی

مددس سمجھا جاتا ہے اور کسی اجنی آدمی کو اس معبد میں داخل نہیں  
ہونے دیا جاتا اور اگر کوئی ایسی کوشش کرے تو اسے ہلاک کر دیا  
ہوتا ہے - اس معبد کے نیچے الیکٹرونکس کی اہتمانی جدید ترین  
لیبارٹری موجود ہے جسے اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب کسی  
لماں لہجاد کو سب سے خفیہ رکھ کر اس پر ریسرچ مقصود ہو -

پاکیشیا کی ایک سائنس دان عورت سے حکومت نے ایک اہتمانی اہم  
(فای آله) اور اس کا فارمولہ غریدا تھا۔ یہ سائنس دان عورت کا من  
میں کام کرتی رہی ہے۔ آله تو ابھی ابتدائی شکل میں تھا لیکن بنیادی  
فارمولے کی وجہ سے اس کی اہمیت بے حد بڑھ گئی تھی۔ کافرستان  
کے الیکٹرونکس کے سب سے بڑے سائنس دان ڈاکٹر بھاشاکرنے  
اس بنیادی فارمولے کو چیک کیا اور انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اس  
فارمولے پر مزید ریسرچ کر کے اسے مکمل کیا جاسکتا ہے اور جسیے ہی  
مکمل ہو گا اس کی مدد سے کافرستان کے دفاع کو ناقابل شکست بنایا  
جاسکتا ہے اور چونکہ یہ فارمولہ پاکیشیا کی سائنس دان سے غریدا گیا  
لماں لئے حفظ ماتقدم کے طور پر ڈاکٹر بھاشاکرنے کا بھی کے جنگلات  
میں موجود اس مخصوص لیبارٹری میں اس پر کام شروع کر دیا ہے اور  
اس لیبارٹری کو ثاپ سیکرٹ رکھا گیا تھا۔ سوائے میرے اور ڈاکٹر  
بھاشاکر کے اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں۔ حتیٰ کہ پرائم  
مسٹر صاحب کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ اس کے باوجود آپ نے  
ہمایا ہے کہ پاکیشیانی انجمنت وہاں پہنچ رہے ہیں۔..... صدر نے

صلاحیت ہے کہ جس سے انہیں اہتمانی ثاپ سیکرٹ معلومات کا بھی  
علم ہو جاتا ہے۔..... صدر نے کہا۔

"جتاب - وہ لوگ تربیت یافتہ ہیں اس لئے لامحالہ وہ جھٹے اس  
ہوم ورک کرتے ہوں گے پھر ہی ٹارگٹ کی طرف روانہ ہوتے ہوں  
گے۔..... ریکھانے جواب دیا۔

"مجھے پہلے چیف شاگل نے بھی فون کر کے کہا تھا کہ پاکیشی  
سیکرٹ سروس کے متعلق کوئی آدمی ملٹری انسٹیلی جنس نے کپڑا ہے  
اور وہ ہلاک ہو گیا ہے اور وہ لوگ کسی بھی وقت کافرستان پہنچ کے  
ہیں۔ وہ بھی ٹارگٹ معلوم کرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ یہ ٹارگٹ  
میرے اور سائنس دان بھاشاکر کے علاوہ تنیسا کوئی آدمی نہیں جانتا  
لیکن اب آپ کی کال کے بعد یہ بات سامنے آگئی ہے کہ چیف شاگل  
کی بات بھی درست تھی۔ بہر حال اب کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں  
ہے بلکہ اب تمہاری لجنی کو ان لوگوں کے خلاف کام کرنا ہو گا۔  
صدر نے کہا۔

"بہت بہتر جتاب"..... ریکھانے مودبادہ لجھے میں کہا۔  
"تو سنو۔ کا بھی کے جنگلات میں ایک دور دراز علاقے کو ساگر  
کہا جاتا ہے۔ یہ علاقہ اہتمانی دشوار گزار جنگلات پر مشتمل ہے۔  
وہ مدنی علاقہ ہے۔ اس علاقے کے گرد ساگور نام کے قدیم قبائلی رہنے  
ہیں جو ابھی تک قدیم دور کی بود و باش رکھتے ہیں۔ اس علاقے میں  
ساگور کا قدیم ترین معبد موجود ہے جسے ان قبائلیوں میں اہتمانی

میں تھارے ذمے ہوا۔ ان ہجھٹوں کو اس بار کا بھی کے جنگلات  
لیا ہی دفن ہونا چاہئے۔..... صدر نے کہا۔

”یہ سر۔ ایسا ہی، ہو گا سر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

اوکے۔ مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ ملتی رہی چاہئے۔..... صدر نے  
کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ریکھانے بڑے مرت  
ہے انداز میں کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے  
نہریں کرنے شروع کر دیئے۔

”مہاجن بول رہا ہوں۔..... دوسری طرف سے اس کے آفس  
الپارچ مہاجن کی آواز سنائی دی۔

”ریکھا بول رہی ہوں مہاجن۔ مادھو کی طرف سے کوئی  
کال۔..... ریکھانے پوچھا۔

”نہیں مادام۔ اگر آپ کہیں تو اسے کال کر کے معلوم کیا  
ہائے۔..... مہاجن نے جواب دیا۔

”اس کی ضرورت نہیں۔ تم فاریست سیکشن کے انچارج مہادیو  
سے میری بات کرو۔ ہمیں پاکیشیا سیکرت سروس کے خلاف کا بھی  
میں تبدیل کیا ہے۔ پہاڑوں میں کام کرنے کے لئے علیحدہ سیکشن  
قام کیا گیا ہے اور اسے پہاڑوں میں کام کرنے کی خصوصی تربیت  
لے جنگلات میں کام کرنے کا ناسک مل گیا ہے اور اس بار ہم اکیلے  
ان کے مقابل ہوں گے۔..... ریکھانے مرت بھرے لجھے میں  
کہا۔

”یہ مادام۔ میں بات کرتا ہوں۔..... دوسری طرف سے کہا  
گیا تو ریکھانے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو

سلسل بولتے ہوئے کہا۔  
”سر۔ آپ فکر مت کریں۔ اس بار وہ ہم سے نج کرنے جا سکیں  
گے۔..... ریکھانے کہا۔

”کیا میں سیکرت سروس کی بھی وہاں ڈیوٹی لگا دوں تاکہ آپ  
دونوں مل کر ان کے خلاف کام کریں۔..... صدر نے کہا۔

”جتاب۔ اس بار آپ صرف ہمیں آزمائیں۔ سیکرت سروس کی  
موجودگی کی وجہ سے ہمیشہ معاملات کنفیوژن ہو جاتے ہیں اور اس  
سے آج تک پاکیشیا سیکرت سروس نے ہی فائدہ اٹھایا ہے جبکہ میری  
پاور ہجنسی میں ایک سیکشن ایسا ہے جسے جنگلات میں ناسک پر کام  
کرنے کے لئے خصوصی طور پر تیار کیا گیا ہے اس لئے اس بار اس  
سیکشن کو کام کرنے دیں۔..... ریکھانے منت بھرے لجھے میں کہا۔

”کیوں۔ جنگلات کے لئے خصوصی سیکشن کی ضرورت کیوں  
محسوس ہوئی تھیں۔..... صدر نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”جتاب۔ میں نے ہجنسی کو جدید انداز میں اور فوج کے انداز  
میں تبدیل کیا ہے۔ پہاڑوں میں کام کرنے کے لئے علیحدہ سیکشن  
قام کیا گیا ہے اور اسے پہاڑوں میں کام کرنے کی خصوصی تربیت  
دی گئی ہے۔ جنگلات کے لئے علیحدہ سیکشن۔ صحرائے لئے علیحدہ اور  
شہروں کے لئے علیحدہ۔ اس طرح کارکردگی میں بے حد اضافہ ہو جاتا  
ہے۔..... ریکھانے کہا۔

”گذشو۔ یہ واقعی انتہائی جدید اور بہتر انداز ہے۔ اوکے۔ اب:

"یہ مادام - کیا پاکیشیانی استجتنست عمران اور اس کے ساتھی مہادیو نے کہا تو ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔"

"اہ - کیوں - کیا تم انہیں جانتے ہو۔" ..... ریکھانے چونک کر

"یہ مادام - میں طویل عرصے تک بلیک سروس میں کام کرتا بہا اوس اس کے انچارج کرنل فریدی تھے اور ہمارا کئی بار عمران اور اس کے ساتھیوں سے مقابلہ ہو چکا ہے۔ گواں وقت میری احتیائی میں موجود ہیں اور وہاں کے خصوصی ڈیزرت کے بارے میں بھی ہمارے پاس تفصیلات موجود ہیں اور ہم نے ان وسیع جنگلات میں طویل عرصہ تک خصوصی مشقیں بھی کی ہوئی ہیں۔" ..... مہادیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے - اپنے سیکشن کو لے کر کا نجی پہنچو اور وہاں اس انداز میں سیکشن کو ایڈ جسٹ کر دو کہ پاکیشیانی بجنگشوں کو فوری طور پر الالہ کیا جاسکے۔" ..... ریکھانے کہا۔

"کیا آپ ہمارے ساتھ چلیں گی مادام۔" ..... مہادیو نے کہا۔ "اہ - میں تمہیں وہاں کنٹرول کروں گی لیکن میرے لئے تم نے انتظامات کرنے ہیں۔ اس بار میرے ساتھ میری نئی اسٹینٹ ادا اور گی۔" ..... ریکھانے کہا۔

"یہ مادام - میں وہاں پہنچ کر فوری طور پر انتظامات کر کے آپ اخراج دون گا۔" ..... مہادیو نے کہا۔

ریکھانے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یہ..... ریکھانے کہا۔

"مہادیو بول رہا ہوں مادام۔" ..... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ ہبھے موڈ بانہ تھا۔

"مہادیو - کا نجی جنگلات کا سروے تم نے کیا ہوا ہے یا نہیں۔" ..... ریکھانے پوچھا۔

"کیا ہوا ہے مادام - ہمارے پاس وہاں کے تمام نقشہ جات بھی موجود ہیں اور وہاں کے خصوصی ڈیزرت کے بارے میں بھی ہمارے پاس تفصیلات موجود ہیں اور ہم نے ان وسیع جنگلات میں طویل عرصہ تک خصوصی مشقیں بھی کی ہوئی ہیں۔" ..... مہادیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کا نجی کے جنگلات میں ایک علاقہ ہے ساگور۔ اس کا سروے کہے تم نے۔" ..... ریکھانے کہا۔

"یہ مادام - یہ احتیائی دشوار گزار اور خطرناک ولدی علاقہ۔ اور اس کے گرد ساگور قبائلیوں کی قدیم آبادیاں ہیں جو احتیائی وحش فطرت کے مالک ہیں۔" ..... مہادیو نے جواب دیا۔

"اس علاقے میں کافستان کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے۔ اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچ ہے اور حکومت نے ان کے خاتمے کا ناسک ہمیں دیا ہے۔ کیا تم اس کے مقابلے کے لئے تیار ہو۔" ..... ریکھانے کہا۔

”پاکیشیانی انجمن ناگ پور میں ہیں اور ناگ پور سے کانجی میں داخل ہوں گے۔ وہ ناگ پور سے جنگلات میں چلنے والی خصوصی جیپیں حاصل کر رہے ہیں۔ میرا اسجنٹ ان کی نگرانی کر رہا ہے لیکن تم نے بھی وہاں ہر طرف نگرانی کر کے اور انہیں ہٹ کرنے کا خصوصی انتظام کرنا ہے۔ اس بار انہیں کسی صورت نج کر نہیں جانا چاہئے۔..... ریکھانے کہا۔

”آپ نے اچھا کیا مادام کہ مجھے بتا دیا۔ ان انہیں ٹریس کرنے میں بے حد آسانی ہو گی۔..... مہادیو نے کہا تو ریکھانے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

دو بڑی جیپیں خاصی تیز رفتاری سے کافرستان کے ایک بڑے شہر اور نگ آباد سے کانجی کے جنگلات کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ آگے والی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ اس کے ساتھ جولیا بیٹھی ہوئی تھی اور عقبی سیٹ پر کیپشن تکمیل اور صدر موجود تھے جبکہ دوسرا جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنور تھا اور سائیڈ سیٹ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عقبی طرف چار پانچ بڑے بڑے تھیلے پڑے ہوئے تھے۔ یہ سڑک کانجی کے جنگلات کے آغاز میں واقع ایک بڑے قصبے پر تاب پور پہنچ کر سائیڈ پر گھومتی ہوئی کانجی کے جنگلات کی سائیڈ سے ہوئی ہوئی آگے چلی جاتی تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک بڑی لانچ کے ذریعے بحیرہ عرب میں سفر کرتے ہوئے کافرستان کے ایک ساحلی شہر مورڈ پہنچا تھا اور پھر مورڈ سے وہ قربی شہر ناگ پور پہنچ گئے جہاں سے

انہوں نے یہ دونوں بڑی جیپیں ایک انٹرنیشنل ٹریولز کمپنی کو نقد سکورٹی دے کر کرایہ پر حاصل کی تھیں اور عمران ان جیپوں پر تھے ایک بڑے شہر اور نگ آباد پہنچا جہاں سے انہوں نے خصوصی طور پر جنگل میں کام کرنے والا خصوصی اسلحہ خریدا تھا اور اب دونوں جیپیں اور نگ آباد سے کانجی جنگل کے آغاز میں تھیں۔

"عمران صاحب۔ اس بار آپ جوزف کو ساتھ نہیں لائے حالانکہ مش جنگل کا ہے۔"..... صدر نے کہا۔

"جوزف اب میری پہنچان بن چکا ہے اس لئے میں اسے ساتھ نہیں لایا بلکہ اس کی جگہ میں صالحہ کو ساتھ لایا ہوں۔ سنا ہے جنگل میں پہنچ کر اس کی حیات بھی تیز ہو جاتی ہیں۔ میں نے سوچا کہ اس بار اس کا تجربہ کیا جائے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ٹیم کا انتخاب تم خود کرتے ہو۔"..... پاس پیشی ہوئی جو لیانے کہا۔

"انتخاب نہیں بلکہ قرعہ اندازی کہو۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"قرعہ اندازی۔ کیا مطلب۔"..... جو لیانے چونک کراور قدرے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"تمام ناموں کی پہچیاں بناؤ کر ایک ڈبے میں ڈال دیتا ہوں۔ پھر ایک پچھے کو بلا کر اسے کہتا ہوں کہ اس ڈبے سے پانچ پہچیاں نکال دے۔ ان پہچیوں پر جن کے نام ہوتے ہیں وہ ٹیم میں شامل ہو۔"

ہاتے ہیں۔"..... عمران نے جواب دیا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بچہ بس کا ہو گا۔"..... صدر نے ہستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔"..... عمران نے صدر کی بات تسلیم کرتے ہوئے کہا تو اس بار جو لیا بھی ہنس پڑی۔

"تم نے مذاق میں بات ڈال دی ہے۔ کیا واقعی ٹیم کا انتخاب تم کرتے ہو۔"..... جو لیا اپنی بات پر بُند تھی۔

"اگر میں انتخاب کرتا تو کیا یہ عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے اور دوسری جیپ میں موجود منتخب ہو سکتے تھے۔ میرا انتخاب تو ایک ہی شخصیت ہو سکتی ہے۔"..... عمران نے کہا تو جو لیا کے چہرے پر یہ لکھت سرٹی سی چھا گئی۔

"کون سی شخصیت۔"..... جو لیا نے قدرے جذباتی لجھے میں کہا۔

الاید وہ عمران کے منہ سے اپنانام سننا چاہتی تھی۔

"شخصیت تو ہوتی ہی ایک ہے باقی تو افراد ہوتے ہیں۔ کیوں صدر۔"..... عمران نے بڑے فلسفیانہ لجھے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ شخصیت واقعی ایک ہی ہوتی ہے۔"..... صدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم بتاؤ تو ہی۔ کس شخصیت کی بات کر رہے ہو تم۔"..... جو لیا

لے ہلے سے زیادہ جذباتی لجھے میں کہا۔

" بتا تو دیا ہے اور کیا بتاؤ۔ اشارے کے طور پر ہی بتایا جا سکتا ہے کہ جب اس جیپ کی عقبی سیٹوں پر موجود افراد اور دوسری جیپ

سکراتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہے۔ عمران کی جیب میں موجود ٹرانسپارنٹ کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے جیب سے ٹرانسپارنٹ کال کرا سے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ تنور کا نگ۔ اور۔"..... تنور کی آواز سنائی دی۔

"یہ۔ عمران بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ہے۔ اور۔"..... عمران نے حقیقی حریت بھرے لجھے میں کہا۔ عمران کے ساتھیوں کے ہمراں پر بھی حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہمارا تعاقب ہو رہا ہے۔ اور۔"..... دوسری طرف سے تنور کی آواز سنائی دی تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"تعاقب۔ کیسے۔ اور۔"..... عمران نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"ایک نیلے رنگ کی جیب اور نگ آباد سے ہمارے تعاقب میں ہے۔ اور نگ آباد میں بھی اس جیپ کو میں نے اپنے ہوٹل کے قریب دیکھا تھا اور یہ بھی بتاؤں کہ صالح نے اس جیپ کو ناگ پور سے اور نگ آباد آتے ہوئے بھی چیک کیا تھا۔ اور۔"..... تنور نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو اسے چیک کرنا ہو گا۔ کتنے فاصلے پر ہے یہ تم سے۔ اور۔"..... عمران نے کہا۔

"کافی پچھے ہے اور مسلسل پچھے ہی چلتی رہی ہے۔ اور۔"..... تنور نے کہا۔

میں موجود افراد انتخاب سے باہر، بوجائیں تو پھر شخصیت ہی رہ جاتی ہے۔"..... عمران نے مزے لے لے کر کہا۔

"وہی تو پوچھ رہی ہوں۔"..... جو لیا اپنی بات پر بفسد تھی۔

"اچھا۔ اگر تم ضد کر رہی ہو تو میں بتا دیتا ہوں۔ شخصیت تو ایک ہی ہے چاہے کوئی اسے تسلیم کرے یا نہ کرے۔ اور وہ شخصیت میں خود ہوں۔"..... عمران نے کہا تو جو لیا نے بے اختیار ہونٹ بھیجنے لئے اس کے چہرے پر تیزی سے غصے کے تاثرات ابھر آئے جبکہ اس بار صدر کے ساتھ ساتھ کیپشن شکلیں بھی ہنس پڑا تھا۔

"تو تم اپنے آپ کو شخصیت کہتے ہو۔ میرے نزدیک تو تم فرد بھی نہیں ہو۔"..... جو لیا نے اس بار غصیلے لجھے میں کہا۔ ظاہر ہے اسے عمران کے جواب سے خاصا حذب باقی جھٹکا ہے چکا تھا۔

"عمران صاحب۔ شخصیت تو مومنث لفظ ہے۔ اس لحاظ سے تو میں جو لیا شخصیت ہیں۔"..... صدر نے کہا۔

"لیکن جو لیا نے تو بھی تکبر و غور نہیں کیا۔"..... عمران نے کہا۔

"تکبر و غور کا کیا مطلب۔"..... صدر نے کہا۔

"شخصیت تکبر و غور کے پیرائے میں ہی استعمال ہوتی ہے۔"

مطلب ہے کہ بڑی ہستی۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"اس سے بحث فضول ہے صدر۔ اس نے شاید یہ ساری ڈگریاں علم لغات میں حاصل کی ہیں۔ ہر لفظ کے ایسے ایسے معنی اسے آتے ہیں کہ آدمی سن کر حیران رہ جاتا ہے۔"..... جو لیا نے

اس کے پیش کی رتیخ میں تھا اس لئے اس کی نظریں موڑ پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد نیلے رنگ کی ایک بڑی جیپ تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی۔ عمران نے دیکھا کہ جیپ میں دو افراد سوار تھے ایک ڈرائیونگ سیٹ پر اور دوسرا سائیڈ سیٹ پر۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی کے پھرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں طور پر نظر آ رہے تھے۔ اسی لمحے عمران نے ٹریکر دبادیا اور اس کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی جیپ یکخت مرٹی اور پھر لڑکھراتے ہوئے انداز میں اس طرف کو دوڑتی چلی گئی جہاں عمران کے ساتھی موجود تھے۔ ڈرائیور اچانک ٹائم برست ہو جانے کی وجہ سے اسٹیشنگ کو سنبھالنے کی احتیاں جدوجہد میں مصروف تھا اور پھر جیپ کچھ آگے بڑھنے کے بعد رک گئی۔ ڈرائیور واقعی ماہر تھا۔ اس نے جیپ کو اللئے سے بچالیا تھا۔ جیپ رکتے ہی وہ دونوں تیزی سے اچھل کر نیچے آئے ہی تھے کہ اچانک ایک بار پھر فائرنگ ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں چھینتے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور اس طرح ترپنے لگے جیسے کسی بھی لمحے ان کی روح نکلنے والی ہو۔ ڈرائیور تو چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گیا جبکہ دوسرا آدمی کچھ دیر ترپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ عمران تیزی سے درخت کی اوٹ سے نکلا اور دوڑتا ہوا سڑک کو کراس کر کے اس طرف کو بڑھا۔ اتنی دیر میں درختوں کے جھنڈ سے تنویر اور صدر باہر آئے اور وہ دونوں دوڑتے ہوئے جیپ کے پاس پہنچ گئے۔

اوکے۔ آگے ایک موڑ نظر آ رہا ہے۔ میں وہاں سائیڈ پر جیپ درختوں کے اندر لے جا کر روکوں گا۔ تم بھی وہیں موڑ کے بعد جیپ اندر لے آنا۔ پھر اسے روک کر چیک کریں گے۔ اور ایندھ آں۔..... عمران نے کہا اور ٹرانسپلر اف کر کے اس نے جیپ کی سائیڈ پر رکھ دیا۔

”یہ کون ہو سکتے ہیں۔..... جو لیانے کہا۔“ کوئی بھی ہجنسی ہو سکتی ہے لیکن اگر انہوں نے ہمیں پہچان لیا ہے تو یہ صرف تعاقب ہی کیوں کر رہے ہیں۔..... عمران نے کہا۔“ شاید وہ تصدیق کر رہے ہوں۔..... صدر نے جواب دیا۔“ دیکھو۔ معلوم ہو جائے گا۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے موڑ کائیں کے بعد اچانک جیپ کو سائیڈ پر موڑا اور پھر اسے قریب موجود درختوں کے جھنڈ میں لے گیا۔ جیپ رکتے ہی وہ سب تیزی سے نیچے اتر آئے۔

”میں دوڑ کر سڑک کی دوسری طرف جا رہا ہوں۔ یہ لوگ اگر واقعی تعاقب میں ہیں تو پوری طرح ہوشیار ہوں گے۔..... عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا سڑک پر آیا اور اسے کراس کر کے سڑک کی دوسری طرف موجود ایک درخت کے موٹے تنے کے نیچے اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے تنویر کی جیپ موڑ کاٹ کر آگے بڑھی اور پھر تیزی سے سائیڈ پر دوڑتی چلی گئی اور پھر درختوں کے جھنڈ میں جا کر غائب ہو گئی۔ عمران نے جیپ سے مشین پیش نکال لیا تھا۔ موڑ

"پپ-پپ-پیر ہٹاؤ۔ میں مر جاؤں گا۔ یہ عذاب ہے۔" اس ادمی نے رک کر اور نحیف آواز میں کہا کیونکہ اس کے زخمیوں سے ابھی تک خون رس رہا تھا۔

"نام بتاؤ ورنہ۔"..... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام ما دھو ہے۔ ما دھو۔"..... اس ادمی نے کہا۔ "کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے۔ سیکرٹ سروس، پاور ۶۷جنیس یا پیشل ۶۷جنیس سے۔ بولو۔"..... عمران نے کہا۔

"پپ-پپ-پپ-پاور ۶۷جنیس۔ میں پاور ۶۷جنیس کا ناگ پور میں ابکش ہوں۔"..... ما دھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ہمارا تعاقب کہاں سے کر رہے تھے اور کیوں۔"..... عمران نے کہا۔

"میں نے تمہیں ناگ پور میں ہی پہچان لیا تھا۔ میں کرنل فریدی کی بلیک سروس میں بھی کام کرتا رہا ہوں۔ پھر وہاں تمہارے ایک ساتھی نے تمہارا نام بھی لیا تھا۔ میں نے ما دام ریکھا کو اطلاع دی تو انہوں نے مجھے تمہاری نگرانی کا حکم دے دیا۔ پھر تم جیپ لے کر اور ناگ آباد آئے اور پھر وہاں سے پرتاپ پور کی طرف بڑھے تو میں تمہارے پیچھے لگ گیا۔"..... ما دھو نے رک رک کر ساری بات بتا دی۔

"ما دام ریکھا کہاں ہے اور تم نے اسے کیا اطلاع دی تھی۔"..... عمران نے کہا۔

"تم دونوں انہیں اٹھا کر جھنڈ میں لے جاؤ۔ میں جیپ لے کر آتا ہوں۔"..... عمران نے کہا تو صدر اور تنور نے ان دونوں کو اٹھایا اور واپس جھنڈ کی طرف دوڑتے چلے گئے جبکہ عمران اچھل کر جیپ میں بیٹھا اور پھر وہ اسے سارث کر کے سنبھالتے ہوئے جھنڈ کی طرف لے گیا۔ جھنڈ میں اس کے سارے ساتھی موجود تھے۔ عمران نے جیپ کچھ آگے لے جا کر روک دی۔ اب خاص طور پر جھنڈ میں داخل ہوئے بغیر اسے باہر سے چکیک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ عمران نے جیپ روک کر اس کا انحنی آف کیا اور پھر اچھل کر نیچے اتر آیا۔ "دونوں ہلاک تو نہیں ہو گئے۔"..... عمران نے واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچتے ہوئے کہا۔

"ڈرائیور تو ہلاک ہو چکا ہے۔ البتہ دوسرا صرف بے ہوش ہے۔ اس کی ثانگوں پر فائر کیا گیا تھا۔"..... صدر نے کہا۔ "ٹھیک ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔"..... عمران نے کہا تو صدر نے جھک کر اس ادمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار منودار ہونے شروع ہو گئے تو صدر نے ہاتھ ہٹانے اور سیدھا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس ادمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو عمران نے پیر اس کی گروں پر رکھ کر اسے موڑا اور اس کے ساتھ ہی اس ادمی کا پھرہ تیزی سے مخ ہوتا چلا گیا۔ عمران نے پیر یہ بھی ہٹا لیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔"..... عمران نے غراتے ہوئے لجھ میں کہا۔

"تم کہاں ہو اس وقت - اور"..... مادام ریکھانے کہا۔  
"مادام - میں پرتاب پور جانے والی سڑک پر موجود ہوں -  
اور"..... عمران نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں - اور"..... دوسری طرف  
سے کہا گیا۔

"وہ دو جیپوں میں سوار ہو کر پرتاب پور جا رہے ہیں مادام - جو  
کا بخی جنگلات کے آغاز میں بڑا قصبہ ہے اور میں ان کا تعاقب کر رہا  
ہوں - اور"..... عمران نے کہا۔

"انہیں تم پر شک تو نہیں پڑا - اور"..... مادام ریکھانے کہا۔  
"نہیں مادام - اس سڑک پر خاصی ٹریک ہے اور میں بے حد  
محاط بھی ہوں اور ویسے بھی ان کے ذہن میں یہ بات نہیں ہو گی کہ  
ان کا تعاقب بھی کیا جاسکتا ہے - اور"..... عمران نے کہا۔

"ہونہہ - سنو - فاریست سیکشن کا چیف مہارڈیو اپنے سیکشن  
سمیت کا بخی جنگلات میں پہنچ چکا ہے - اس کی کال آئی تھی - اس نے  
دہاں اپنی سینٹگ کر لی ہے - اب تم نے اسے رابطہ کر کے اسے  
عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات مہیا کرنی ہیں  
میں تمہیں اس کی مخصوص فریکونسی بتا دیتی ہوں - اور"..... مادام  
ریکھانے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتا دی۔

"لیں مادام - میرے لئے کیا حکم ہے - اور"..... عمران نے  
کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہیں - میں نے انہیں اطلاع دی  
تھی کہ تم کا بخی کے جنگلات میں جانے کے لئے جیپیں حاصل کر رہے  
ہو - اس کے بعد ان سے رابطہ نہیں ہوا"..... مادھو نے کہا اور پھر  
اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کچھ فاصلے پر کھدوی اس کی جیپ  
سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا جبکہ صدر بھاگ کر  
اس جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے پیر کو مخصوص انداز میں جھٹکا  
دیا تو مادھو کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس  
کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں - عمران نے پیر ہٹالیا - اسی لمحے  
صدر جیپ سے ایک مخصوص ساخت کا ٹرا نسیمیراٹھا نے واپس آگیا۔  
اس میں سے سیٹی کی آواز تکل رہی تھی - عمران نے اس کے ہاتھ سے  
ٹرانسیمیراٹیا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو - ہیلو - ریکھا کانٹاگ - اور"..... دوسری طرف سے مادام  
ریکھا کی آواز سنائی دی۔  
"لیں مادام - میں مادھو بول رہا ہوں - اور"..... عمران نے  
مادھو کی آواز اور لمحے میں کہا۔

"تم نے کال رسیو کرنے میں اتنی دیر کیوں لگائی ہے -  
اور"..... دوسری طرف سے غصیلے لمحے میں کہا گیا۔

"میں جیپ چلا رہا تھا اس لئے مجھے رفتار کم کرنے اور مناسب جگہ  
پر سائیڈ میں لے جا کر روکنے میں کچھ دیر لگ گئی ہے مادام -  
اور"..... عمران نے جواب دیا۔

کہ وہ یہ دونوں جیسیں پرتاب پور میں چھوڑ دیں گے۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ وہ پرتاب پور سے آگے پیدل جنگلات میں داخل ہوں گے۔ اور۔۔۔ مہادیو نے کہا۔

”ہاں۔ آپ کہاں موجود ہیں۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میں جہاں بھی موجود ہوں تم اسے سمجھ نہیں سکتے۔ تم ایسا کرو کہ پرتاب پور پہنچنے کے بعد وہ لوگ پیدل جس طرف سے جنگل میں داخل ہوں تم نے مجھے کال کر کے بتانا ہے۔ اور۔۔۔ مہادیو نے کہا۔

”ٹھیک ہے جتاب۔ اور۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”تم نے ان کے حلیئے نہیں بتائے۔ اور۔۔۔ مہادیو نے کہا۔

”جتاب۔ ہر قصہ میں انہوں نے میک اپ تبدیل کئے تھے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ جس میک اپ میں اس وقت ہیں پرتاب پور میں اسے تبدیل کر لیں۔ اور۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے اطلاع دینا۔ اور اینڈ آل۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رائمسیر آف کر دیا۔

”کیا ضرورت تھی انہیں ورسٹ تعداد بتانے کی۔ اب اگر انہوں نے پرتاب پور میں پلٹنگ کر لی تو۔۔۔ جو لیا نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”تم پرتاب پور میں رک جانا۔ ضرورت پڑنے پر تم سے رابطہ کر لیا جائے گا۔ اور اینڈ آل۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹ آف کیا اور پھر اس پر اس نے مادام ریکھا کی بتائی، ہوئی فریکونسی ایڈ جسٹ کی اور ٹرانسمیٹ آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ مادھو کالنگ ٹو سیکشن چیف مہادیو۔ اور۔۔۔ عمران نے مادھو کی آواز اور لمحے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یہ۔۔۔ مہادیو اینڈنگ یو۔۔۔ تم نے میری فریکونسی پر کیسے کال کی ہے۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”مجھے ابھی مادام ریکھا نے کال کر کے کہا ہے کہ میں آپ کو رپورٹ دوں اور فریکونسی بھی انہوں نے بتائی ہے۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوکے۔ کیا پورٹ ہے۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں اس وقت اور نگ آباد سے پرتاب پور جانے والی سڑک پر موجود ہوں۔ پاکلیشاپی اسجنٹ کا بخی جنگلات کی طرف جا رہے ہیں۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔

”کیا تفصیل ہے۔۔۔ کتنے افراد ہیں اور ان کے حلیئے کیا ہیں اور وہ کس پر سوار ہیں۔ اور۔۔۔ مہادیو نے کہا۔

”وہ دو جیسوں پر سوار ہیں۔ ان کی تعداد چھ ہے۔ دو عورتیں اور چار مرد اور جہاں سے انہوں نے جیسیں حاصل کی ہیں انہیں کہا ہے

سکتے تھے۔..... عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں ہم کیسے پہنچیں گے۔ لامحالہ اب انہوں نے اس سارے علاقوں میں پکٹنگ کر لی ہو گی جہاں سے پرتاب پور اور آگے سا گور پہنچا جاسکتا ہے۔..... صدر نے کہا۔

"اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم جیپس پرتاب پور میں چھوڑنے کی بجائے آگے بڑھ جائیں اور تقریباً سو کلو میٹر دور جنگلات کی سائیڈ میں موجود بڑے قصبے آشی میں جیپس چھوڑ کر وہاں سے سا گور کی طرف بڑھ جائیں۔ یہ جگہ سا گور سے کافی پہچھے ہے اور یقیناً وہ اس طرف پکٹنگ نہیں کئے ہونے گے جبکہ میں اسے کال کر کے یہ بتا دوں گا کہ ہم پرتاب پور میں ڈریپ ہو گئے ہیں۔..... عمران نے کہا تو سب نے اشبات میں سر ہلا دیئے۔

"کال ساتھ ساتھ مادام ریکھا بھی سن رہی تھی اور یقیناً اس مادھو نے ہماری تعداد پہلے ہی مادام ریکھا کو بتا دی ہو گی۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کیپشن شکیل کی طرف مڑا۔

"تمہارے پاس کافی جنگلات کا تفصیلی نقشہ موجود ہے۔ وہ مجھے دو۔ اب مجھے اس مہادیو کی پوزیشن چیک کرنا پڑے گی۔..... عمران نے کہا تو کیپشن شکیل نے کوٹ کی اندر ورنی جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکالا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے کاغذ کھول کر جیپ کے بوٹ پر رکھا اور پھر اس پر جھک گیا۔ اس نے جیب سے بال پوانت نکالا اور کاغذ کی ایک خالی سائیڈ پر اس نے نقشے کو دیکھ دیکھ کر ہندے سے لکھنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ یہ کام کرتا رہا پھر اس نے نقشے پر بال پوانت سے لکھیں لگانا شروع کر دیں جو ایک دوسرے کو کاٹ رہی تھیں اور چند لمحوں بعد اس نے ایک جگہ پر دائرہ ڈالا اور پھر نقشے کو اس طرح چیک کیا جیسے اس جگہ کو غور سے دیکھ رہا ہو۔

"سا گور۔ تو یہ مہادیو سا گور قبیلے میں موجود ہے۔..... عمران نے کہا۔

"اگر یہ یہاں ہے تو پھر لیبارٹری بھی میں ہو گی۔..... جو لیا نے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ واقعی بہت بڑا گاؤں ہے۔ سائیڈ پر جنگلات بے حد وسیع ایریے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ہم اس لیبارٹری کو تلاش ہی نہ کر

نژاد ہی تھی - البتہ اس کے والدین کافرستان سے ایکریمیا مستقل طور پر سیئل ہو گئے تھے اور وہاں بلڈنگ میں آگ لگنے کے ایک حادثے میں اس کے والدین ہلاک ہو گئے تو اوشا وہاں بالکل اکیلی رہ گئی اس لئے اب بھی وہ وہاں اکیلی رہ رہی تھی اس لئے وہ فوراً رضا مند ہو گئی اور پھر مادام ریکھا اسے اپنے ساتھ کافرستان لے آئی ۔

کاشی چونکہ اس دوران مستقل طور پر گریٹ لینڈ شفت ہو چکی تھی اس لئے اب اوشا ہی اس کی نمبر ٹو تھی سہماں بھی کمی کیسز میں اوشا کی ذہانت اور مستعدی نے پاور ۶ جنسی کو کامیابی سے ہمکنار کرایا تھا اس لئے مادام ریکھا اس سے بے حد متأثر تھی ۔

”آؤ اوشا - میں تمہاری ہی منتظر تھی“ ..... مادام ریکھا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”لیکن تم اپنے کھڑی کیوں ہو گئی ہو ۔ کیا کہیں جانا ہے ۔“

اوشا نے حریت بھرے لجے میں کہا ۔ وہ دونوں آپس میں بے حد بے تکف تھیں ۔

”ہاں ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ایک مشن پر ہم نے کام کرنا ہے اور اس سلسے میں کانجی کے جنگلات جانا ہے ۔ چلو باقی باتیں ہیلی کاپڑ میں ہو گی“ ..... مادام ریکھا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کرے سے باہر آگئی ۔ اوشا بھی اس کے ساتھ ہی تھی اور پھر وہ آفس کی سائیڈ میں بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر موجود خصوصی ہیلی کاپڑ میں بیٹھ گئیں ۔ یہ ہیلی کاپڑ پاور ۶ جنسی کا ہی تھا اور مادام ریکھا ہی اسے

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود مادام ریکھا نے سراٹھا کر دیکھا تو کمرے میں ایک نوجوان لڑکی داخل ہو رہی تھی جس نے جیز کی پیٹھ اور شرت کے اوپر براؤن لیدر کی جیکٹ چھپنی ہوئی تھی ۔ اس کے بال گہرے سیاہ رنگ کے تھے اور اس کے شانوں پر پڑے ہوئے تھے ۔ بڑی بڑی آنکھوں میں ذہانت کی تیز چمک تھی ۔ یہ اوشا تھی مادام ریکھا کی نمبر ٹو ۔ اوشا طویل عرصہ تک ایکریمیا میں رہ چکی تھی اور وہاں اس نے باقاعدہ ٹریننگ حاصل کی تھی اور وہاں کی ایک نیم سرکاری ۶ جنسی میں کام کر رہی تھی ۔ وہ بے حد فیض، ہوشیار اور تیز لڑکی تھی ۔ مادام ریکھا ایک مشن کے دوران ایکریمیا میں تھی تو اوشا سے اس کی ملاقات ہو گئی اور اوشا نے اس مشن میں اس کی بے حد مدد کی تھی اور اس کی ذہانت، مستعدی اور کام کرنے کے انداز کو دیکھ کر مادام ریکھا بے حد متأثر ہوئی ۔ اس نے اسے مستقل طور پر کافرستان سیٹ ہونے اور اپنی نمبر ٹوبننے کی آفر کر دی ۔ اوشا کافرستانی

"کیا مطلب - کیا کہنا چاہتی ہو تم"..... مادام ریکھانے اس بار  
قدرتے سخت لججے میں کہا۔

"ظاہر ہے اس نے پہلے ان جنگلات کا نقشہ حاصل کیا ہو گا۔ اس  
پر غور کیا ہو گا اور وہاں کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی۔  
پھر اس نے یہ معلوم کیا ہو گا کہ لیبارٹری کہاں ہو سکتی ہے۔ اس  
کے بعد وہ اس انداز میں وہاں داخل ہو گا کہ اسے کوئی چیک نہ کر  
سکے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں سے جنگلات میں داخل ہو  
گا۔"..... اوشا نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی میں نے اس پوائنٹ پر غور نہیں کیا۔ لیکن  
ٹھہرو۔ ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کہاں سے داخل ہو گا۔" مادام  
ریکھانے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک  
خصوصی ساخت کا ٹراںسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے  
اس نے اسے آن کیا اور اس پر کال کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ریکھا کالنگ۔ اور"..... مادام ریکھانے تیز لججے  
میں کہا۔

"مہادیو بول رہا ہوں مادام۔ اور"..... دوسری طرف سے ایک  
مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا پورٹ ہے مہادیو۔ اور"..... مادام ریکھانے کہا۔

"مادام۔ ہم نے یہاں مکمل کنٹرول کر لیا ہے۔ تمام ایریئے میں آر  
ایس لائز نصب کر دیئے گئے ہیں اور ساگور قبیلے کے قریب ایک

استعمال کرتی تھی۔ ان دونوں کے بینہتے ہی پائلٹ نے ہیلی کا پڑکو  
سٹارٹ کر کے اسے فضائی بلند کیا اور پھر کافی بلندی پر جا کر اس  
نے اسے موڑ دیا اور پھر ہیلی کا پڑتیزی سے آگے بڑھا چلا گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ کیا مسئلہ ہے۔ کیا کوئی کیس شروع ہو گیا  
ہے۔"..... اوشا نے کہا تو مادام ریکھانے اسے ساری تفصیل بتا دی۔  
"لیکن کانجی کے جنگلات تو بے حد و سبع و عریض ہیں۔ وہ لوگ  
وہاں لیبارٹری کو کیسے ٹریس کریں گے۔"..... اوشا نے کہا۔

"وہ عمران دنیا کا شاطر ترین آدمی ہے۔ وہ لامحالہ کوئی نہ کوئی  
راستہ تلاش کر لے گا۔"..... مادام ریکھانے کہا۔

"میں نے بھی اس کی بے حد تعریفیں سنی ہیں لیکن مہادیو نے  
وہاں کیا سینگ کر رکھی ہے۔"..... اوشا نے کہا۔

"اس نے ساگور کے قریب ہیڈ کوارٹر بنایا ہے اور اونچے درختوں  
پر اس نے مخصوص آلات نصب کرائے ہیں جبکہ مختلف پوائنٹس پر  
اس کے سیکشن کے آدمی موجود ہیں۔ جیسے ہی کسی طرف سے یہ  
لوگ داخل ہوں گے چیک کر لئے جائیں گے اور پھر ان کا باقاعدہ  
شکار کھیلا جائے گا۔"..... مادام ریکھانے کہا۔

"اوہر تم کہہ رہی ہو کہ عمران بے حد شاطر آدمی ہے اور ساتھ ہی  
تم ایسی باتیں کر رہی ہو جیسے وہ بچہ ہے کہ منہ اٹھانے جنگل میں  
داخل ہو جائے گا۔"..... اوشا نے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار چونکہ  
پڑی۔

"ہمارے لئے تم نے کیا بندوبست کیا ہے - اور"..... مادام ریکھانے کہا۔

"آپ کے لئے ساگر قبیلے کی حدود کے اندر ایک بڑی جھونپڑی خالی کرالی گئی ہے اور وہاں ہم نے پورے جنگل کو مانیز کرنے والی کنٹرولنگ مشین کے ساتھ ساتھ واٹر لسیں فون سسٹم بھی نصب کرا دیا گیا ہے - آپ وہاں بیٹھ کر نہ صرف پورے جنگل کو مانیز کر سکیں گی بلکہ ساتھ ساتھ ہمیں بھی احکامات دے سکیں گی - اور" - مہادیو نے کہا۔

"گڑ - تم نے واقعی فول پروف انتظامات کئے ہیں مہادیو - لیکن کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ لوگ کس طرف سے پہنچ رہے ہیں - اور"..... مادام ریکھانے کہا۔

"نہیں مادام - ابھی تو معلوم نہیں ہے - بہر حال ہم نے ہر طرف کی ناکہ بندی کر لی ہے - اور"..... مہادیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا ایجنسٹ ناگ پورے ان کی نگرانی کر رہا ہے - میں اس سے رابطہ کر کے تفصیل معلوم کرتی ہوں اور میں اسے تمہاری مخصوص فریکونسی دے کر کہہ دوں گی کہ وہ تم سے براہ راست رابطہ کرے تاکہ اگر تم اس سے کچھ معلوم کرنا چاہو تو کر سکو - اور"..... مادام ریکھانے کہا۔

"یہ مادام - اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

چھوٹی سی پہاڑی کے اندر ایک وسیع غار میں ہیڈ کوارٹر بنایا گیا ہے جہاں سے ہم اس پورے علاقے اور اس کے ارد گرد علاقوں کو چوبیس گھنٹے مانیزرنگ کرتے رہیں گے - اور"..... دوسری طرف سے جواب دیتے ہوئے کہا گیا۔

"اور تمہارے سیکشن کے آدمی کہاں ہیں - اور"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام - اس معبد جس کے نیچے لیبارٹری ہے کے تین اطراف میں اتنا خوفناک دلدلیں ہیں جو ہر لحاظ سے ناقابل عبور ہیں - ایک طرف سٹگ ساراستہ ہے - وہاں درختوں پر ہم نے پلٹنگ کر لی ہے - میرے سیکشن کے دس کے دس آدمی اس راستے کے گرد موجود دیوار کے متعدد پواستش پر موجود ہیں - اور"..... مہادیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر یہ لوگ ہیلی کا پڑپر آئے تو پھر - اور"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"اس کا بھی بندوبست کر لیا گیا ہے - جنگل کے ایک حصے میں اتنا گھنے درختوں کے اوپر خصوصی مچان بنائے اینٹی ایر کرافٹ گٹس نصب کر دی گئی ہیں اور وہاں ایر مانیزرنگ مشین بھی پہنچا دی گئی ہے - وہاں سیکشن کے دو آدمی مستقل ڈیوٹی دیں گے اور کوئی بھی مشکوک ہیلی کا پڑنظر آنے پر اسے ایک لمحے میں فضا میں ہی اڑا دیا جائے گا - اور"..... مہادیو نے جواب دیا۔

مکالمات کے آغاز میں آنے والے قصہ پر تاب پور جا رہے ہیں اور میں ان کا تعاقب کر رہا ہوں اور پھر اس نے ان کی تعداد بھی بتا دی جس پر ریکھانے اسے مہادیو کے بارے میں بتا کر اسے مہادیو کی مخصوص لیکنی بتا دی تاکہ وہ اس سے ٹرانسمیٹر پر بات کر سکے۔ اس کے ساتھ ہی مادام ریکھانے ایک بٹن پریس کر دیا تو چند لمحوں بعد اس کے ٹرانسمیٹر سے مادھو کی آواز ابھری اور پھر مادھو اور مہادیو کے درمیان ٹرانسمیٹر کا شروع ہو گئی اور مادام ریکھا خاموش بیٹھی ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتی رہی۔ جب کال ختم ہو گئی تو اس نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب تو میرے خیال میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے نجٹ کا کوئی سکوپ نہیں رہا۔ اب تو انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا پڑے گا"..... اوشا نے کہا۔

"کاش ایسا ہو جائے لیکن آج تک ایسا ہوا نہیں۔ یہ آدمی نجانے کس قسم کا ذہن رکھتا ہے کہ ناممکن کو بھی ممکن بنایتا ہے۔ اب بھی مجھے شک ہے کہ مہادیو کے اس قدر کامیاب محاصرے کو یہ شخص کسی نہ کسی انداز میں ڈاچ دے جائے گا اس لئے تو میں خود وہاں جا رہی ہوں ورنہ تو مہادیو اور اس کے سیکشن کے ساتھ میرا جانا ضروری نہیں تھا"..... مادام ریکھانے کہا تو اوشا نے اشبات میں سر ہلا دیا۔

"میں اور میری نمبر ٹو اوشا ہم دونوں ٹجنسی کے ہیلی کاپڑ پر تمہارے پاس پہنچ رہی ہیں۔ تمہارے آدمی میرے ہیلی کاپڑ کو پہچانتے ہیں۔ اس کے باوجود میں کافی جنگلات کے قریب پہنچ کر تم سے رابطہ کروں گی۔ اور"..... مادام ریکھانے کہا۔

"لیں مادام۔ اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ "اور اینڈ آل"..... مادام ریکھانے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر نئی فریکنوسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ریکھا کالنگ۔ اور"..... مادام ریکھانے بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے کچھ دیر تک کال اینڈ نہ کی گئی تو ریکھا کے چہرے پر حریت کے تاثرات ابھر آئے لیکن پھر اچانک کال اینڈ کر لی گئی۔

"لیں مادام۔ میں مادھو بول رہا ہوں۔ اور"..... دوسری طرف سے مادھو کی آواز سنائی دی۔

"تم نے کال رسیو کرنے میں اتنی دیر کیوں لگائی ہے۔ اور"۔ مادام ریکھانے غصیلے لمحے میں کہا۔

"میں جیپ چلا رہا تھا اس لئے اس کی رفتار کم کرنے اور مناسب جگہ پر سائیڈ میں لے جا کر روکنے میں کچھ دیر لگ گئی۔ اور"۔ مادھو نے جواب دیا تو مادام ریکھا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور پھر اس نے مادھو سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی پوزیشن پوچھی تو مادھو نے اسے بتایا کہ یہ لوگ اور نگ آباد سے کافی

فاصلہ پڑتا ہے لیکن تمہاری بات درست ہے اور یہ بات اب میرے ذہن میں واضح ہو رہی ہے کہ ہمیں اس طرح احتمانہ انداز میں جنگل میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ یہ مہادیو اور اس کا سیکشن اگر جنگلات میں کام کرنے کے لئے خصوصی تربیت یافتہ ہے تو پھر ان لوگوں نے صرف چند آلات نصب کر کے اور چند افراد جهازیوں میں میں بٹھانے پر ہی اکتفا نہیں کیا ہو گا۔ انہوں نے وہاں ہر طرح کے ٹریپ لگانے ہوں گے۔..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو واقعی ہم احتمالوں کی طرح ان کے ٹریپ میں پھنس جائیں گے۔..... جو لیانے کہا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں بجائے سید حا ساگور پہنچنے کے پہلے کسی اور قبیلے کا رخ کرنا چاہئے۔ پھر ان کے میک اپ اور لباسوں میں ہم ساگور پہنچیں۔ اس طرح ہم کم از کم اپنے ڈیفنس کے لئے تیار تو رہیں گے۔..... کیپشن شکیل نے کہا تو عمران نے جیپ کی سائیڈ پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر انٹھایا اور اسے جو لیا کی طرف بڑھا دیا۔

”اس پر تنور کی فریکونسی ایڈجسٹ کرو اور پھر اس سے پوچھو کہ اس کا کیا خیال ہے۔..... عمران نے کہا۔

”کیا ضرورت ہے۔ وہ تو یہی کہے گا کہ سب مشین گنیں انٹھائیں اور جنگل میں گھس جائیں۔..... جو لیانے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم اسے اس قدر سادہ لوح سمجھتی ہو۔ حریت ہے۔ وہ ہم سب

”عمران صاحب۔ مہادیو اور اس کے سیکشن نے لا محالہ ساگور کے ارد گرد تمام جاں پھیلائے ہوئے ہوں گے اور ہم نے بھی بہر حال وہاں پہنچا ہے اس لئے ہم چاہے کسی بھی راستے سے جائیں پہنچتا تو بہر حال ساگور ہی ہے۔..... صدر نے کہا۔ اس وقت بھی دونوں جیپس سڑک پر دوڑتی ہوئی پرتاب پور کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”پھر آگے جا کر کسی اور پواتٹ سے اندر داخل ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمیں اس جگہ سے اندر داخل ہونا چاہئے جہاں سے ہم جلد از جلد ساگور پہنچ سکیں کیونکہ جنگل میں ہم جیپس استعمال نہ کر سکیں گے۔..... صدر نے کہا۔

”ساگور کی پوزیشن ایسی ہے کہ ہر طرف سے تقریباً ایک سا ہی

121  
ہرے پر حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ عمران کے بیوں پر ہلکی سی مسکراہست تھی۔

”پھر تمہاری کیا تجویز ہے۔ اور“..... جو لیا نے کہا۔

”تم نے بہر حال ساگور پہنچنا ہے اور ساگور پہنچنے کے لئے ہمیں طویل جنگل پار کرنا پڑے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم کسی قربی فوجی چھاؤنی سے کوئی گن شپ ہیلی کا پڑا اڑائیں اور اس ہیلی کا پڑ پر ساگور کے علاقے میں جا کر براہ راست اتر جائیں۔ پھر وہاں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اور“..... تنور نے جواب دیا۔

”بات تو تم نے وہی ڈائرنیکٹ ایکشن والی ہی کی ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ صالحہ سے ہو کہ اس کے ذہن میں کوئی تجویز ہے تو وہ بتا دے۔ اور“..... جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مس جو لیا۔ میرا خیال ہے کہ ہم دونوں ایکلی جنگل میں داخل ہوں۔ لازماً وہ لوگ ہمیں عورتوں کی وجہ سے گولی مارنے کی بجائے پکڑ کر اپنے ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے۔ پھر آگے مزید کارروائی کی جا سکتی ہے کیونکہ اس طرح ان کا نیٹ ورک بہر حال سامنے آجائے گا۔ اور“..... صالحہ کی آواز سنائی دی۔

”ٹھیک ہے۔ تم نے اچھی تجویز پیش کی ہے۔ اور اینڈ آل۔“  
جو لیا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے سائیڈ پر رکھ دیا۔

”اب بتاؤ کہ تم نے کیا فیصلہ کیا ہے۔“..... جو لیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

122  
سے زیادہ ہوشیار ذہن کا مالک ہے۔ تم اسے کال کر کے پوچھو۔ پھر تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو لیا نے فریکونسی ایڈ جسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ جو لیا کالنگ۔ اور“..... جو لیا نے کہا۔

”یہ۔ تنور اینڈ نگ یو۔ اور“..... چند لمحوں بعد تنور کی آواز سنائی دی۔

”تنور۔ ہم ساگور میں لیبارٹری پر حملہ کرنے کے بارے میں ڈسکس کر رہے ہیں۔“..... جو لیا نے کہا اور پھر اور ہبھنے سے پہلے اس نے صدر اور کیپشن شکلی کی تجویز بھی بتا دیں۔

”مجھے کیوں کال کیا ہے تم نے۔ سارے فلاسفہ تو ایک ہی جیپ میں اکٹھے ہیں۔ اور“..... تنور نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا جبکہ صدر اور کیپشن شکلی دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران کا خیال ہے کہ تم بے حد ہوشیار ذہن کے مالک، ہو اس لئے تم سے پوچھ لینا چاہئے جبکہ میرا خیال ہے کہ تم ڈائرنیکٹ ایکشن کی بات کرو گے۔ اور“..... جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اب اس گفتگو سے لطف انداز ہونے لگ گئی تھی۔

”ان حالات میں کیسے ڈائرنیکٹ ایکشن ہو سکتا ہے۔ وہاں ویسی جنگل ہے اور ہر طرف ان لوگوں نے ٹریپ لگائے ہوئے ہوں گے۔ ہم ڈائرنیکٹ ایکشن کرتے ہوئے ان کے کتنے آدمی مار لیں گے۔ اور“..... دوسری طرف سے تنور کی آواز سنائی دی تو جو لیا کے

"ہیلو۔ ہیلو۔ مادھو کالنگ۔ اور۔"..... عمران نے مادھو کی آواز اور لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیں۔ مہادیو اشنڈنگ یو۔ اور۔"..... تھوڑی در بعد دوسری طرف سے مہادیو کی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیانی لمجتہد پرتاب پور کے قریب پہنچنے والے ہیں۔ مادام پہنچ گئی ہیں آپ کے پاس یا نہیں۔ اور۔"..... عمران نے مادھو کی آواز اور لجھے میں کہا۔

"مادام بھنسی کے ہیلی کا پڑیں آ رہی ہیں۔ ان کی نائب اوشا بھی ان کے ساتھ ہے۔ وہ دو گھنٹوں بعد پہنچ جائیں گی۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اور۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے مادام کو رپورٹ دینی ہے۔ میں نے سوچا کہ شاید مادام کا بھی پہنچ چکی ہوں۔ اور۔"..... عمران نے قدرے طنزیہ لجھے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ مجھے بتاؤ۔ میں یہاں کا انچارج ہوں۔ اور۔"..... دوسری طرف سے مہادیو نے قدرے غصیلے لجھے میں کہا تو عمران کے بیوی پر بے اختیار مسکراہست ابھر آئی۔ شاید اس کا مقصد بھی یہی تھا۔

"آپ انچارج ضرور ہیں جتنا لیکن مادام کو یہ رپورٹ دینی اس لئے ضروری ہے کہ پاکیشیانی بھنٹوں کی جو باتیں میں نے تھری ایکس پر سنی ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے جنگل میں موجود آپ کا ہتام سیٹ اپ بریک کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔ اور۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ ابھی میرا فیصلہ کرنا باقی ہے۔ حریت ہے میں نے بڑے عرصے سے فیصلہ کر رکھا ہے لیکن صدر ہی آگے نہیں بڑھ رہا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب آہستہ سے ہنس پڑے۔

"بکواس مت کرو۔ یہ اہتاںی اہم معاملہ ہے۔ یہ مشن کا مسئلہ ہے۔"..... جویا نے غصیلے لجھے میں کہا لیکن اس کے لجھے سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کا غصہ مصنوعی ہے۔

"لیکن ہمیں ابھی تک یہ معلوم نہیں ہے کہ ان لوگوں نے یہاں کیا ٹریپ پہنچا رکھے ہوں گے اس لئے ہماری کوئی بھی کوشش احتمالہ ہی ہو سکتی ہے۔"..... عمران نے اس بار سمجھیدہ لجھے میں کہا۔ "یہ تو جب تک ہم یہاں پہنچ نہ جائیں اس وقت تک کیسے معلوم ہو سکے گا۔"..... جویا نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے جیپ کی رفتار آہستہ کر کے اسے سائیڈ پر لے جانا شروع کر دیا۔ پھر اس نے جیپ روک دی۔

"صدر۔ تم جیپ چلاو۔ میں ٹرانسیسیٹر کال کر لوں۔"..... عمران نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر گیا۔ ان کے عقب میں آئی ہوئی جیپ بھی اب آہستہ ہو گئی تھی لیکن اس کے رکنے سے پہلے صدر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے جیپ آگے بڑھا دی۔ عمران اب صدر کی سیٹ پر بیٹھا تھا اور پھر اس نے ٹرانسیسیٹر پر فریکنگ نسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ٹھیک ہے کہ لوپات - اور اینڈ آل" ..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسیور اف کیا ہی تھا کہ ٹرانسیور سے کال آنا شروع ہو گئی اور عمران کے پھرے پر ایک بار پھر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی - اس نے ٹرانسیور کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو - ہیلو - ریکھا کالنگ - اور" ..... مادام ریکھا کی تیز آواز سنائی دی۔

"مادھوبول رہا ہوں مادام - اور" ..... عمران نے کہا۔

"تم نے ابھی مہادیو سے جو باتیں کی ہیں وہ میں نے سن لی ہیں - سیٹام بم تو میں نے بھی نہیں سننے ہوئے - یہ کس قسم کے بم ہو سکتے ہیں - اور" ..... مادام ریکھا نے تشویش بھرے لجھے میں کہا۔

"مادام - جو باتیں میں نے سنی ہیں ان سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ عمران کو کسی بھی ذریعے سے سیٹ اپ کے بارے میں بخوبی علم ہو چکا ہے - اس نے کہا تھا کہ درختوں پر نصب آلات بے کار ہو جائیں گے اور مختلف مقامات پر چھپے ہوئے لوگوں کو آگ گھیر لے گی - اور" ..... عمران نے کہا۔

"ہونہہ - اس کا مطلب ہے کہ مہادیو کے سیکشن میں بھی کوئی ندار موجود ہے - کہاں ہیں یہ اسجنت اس وقت - اور" ..... مادام ریکھا نے تیز لجھے میں کہا۔

"پرتاپ پور کے قریب پہنچنے والے ہیں مادام - اور" ..... عمران نے جواب دیا۔

عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
"کیا کہہ رہے ہو - انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں نے کیا سیٹ اپ کیا ہے - اور" ..... مہادیو نے اور زیادہ غصیلے لجھے میں کہا۔

"جتاب - انہوں نے آپس میں باتیں کرتے ہوئے اس بات کا اکشاف کیا ہے کہ انہوں نے وہاں سیٹام بم استعمال کرنے ہیں جن سے تمام سیٹ اپ خود بخود ختم ہو جائے گا - اب مجھے تو نہیں معلوم کہ یہ سیٹام بم کیا ہوتے ہیں - اور" ..... عمران نے کہا۔

"سیٹام بم - یہ کون سے بم ہوتے ہیں - بہر حال تم بے فکر رہ ایک بار انہیں جنگل میں داخل ہونے دو سماں انہیں ہر درخت کے پیچھے موت ملے گی" ..... مہادیو نے کہا۔

"ٹھیک ہے جتاب - آپ نے سیٹ اپ کیا ہے - آپ جانیں - دیے میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کو جنگل میں داخل ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے - اسی لئے میں مادام سے بات کرنا چاہتا ہوں - اور" ..... عمران نے کہا۔

"کون انہیں ختم کرے گا - کیا تم - بولو - اور" ..... مہادیو نے بھروسہ کر کہا۔

"نہیں جتاب - میں تو اکیلا ہوں - میں صرف نگرانی تک ہی محدود ہوں - مادام خود ہی کوئی انظام کریں گی - اور" ..... عمران نے کہا۔

کہتے ہیں اور اس کی بات بھی ملتے ہیں اور اس کا احترام بھی کرتے ہیں۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن وہ اکیلا آدمی کیا کرے گا۔..... جو یا نے کہا۔

”اس سے ہمیں کسی دوسرے قبیلے کے بارے میں ٹپ مل جائے گی۔ کچھ نہ کچھ تو ہو جائے گا۔..... عمران نے کہا تو سب نے اشیات میں سر ہلا دیتے۔

”ٹھیک ہے۔ تم نگرانی کرتے رہو۔ میں اب خود مہادیو سے بات کرتی ہوں۔ اور اینڈ آل۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسیسیٹ آف کر دیا۔ کیا معلوم ہوا ہے عمران صاحب۔..... ساتھ بیٹھے ہوئے کیپشن شکیل نے کہا۔

”صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہاں ساگور کے گرد مہادیو نے درختوں پر مانیزرنگ آلات نصب کر رکھے ہیں ورنہ ریکھایہ نہ کہتی کہ وہاں کوئی غدار ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے واقعی ہر لحاظ سے ساگور کے گرد سائنسی اور انسانی گھیرا ڈال رکھا ہے اور اب یہ ضروری ہے کہ ہم کسی اور قبیلے میں پہنچیں اور پھر ان کے میک اپ میں آگے بڑھیں اس لئے اب ہم پرتاب پور میں رک جائیں گے۔ میں نے اور نگ آباد سے وہاں کے لئے ایک ٹپ حاصل کی ہوئی ہے۔..... عمران نے کہا۔

”کیسی ٹپ۔..... جو یا نے کہا۔

”پرتاب پور میں ایک معبد ہے جسے راگری معبد کہا جاتا ہے۔ قدیم راگری قبیلے کے افراد نے اسے تیار کیا تھا جب وہ پرتاب پور والے علاقے میں رہتے تھے۔ اب یہ قبیلہ ختم ہو چکا ہے یا وہ شہر میں منتقل ہو چکا ہے۔ البتہ اس معبد کا بڑا پچاری جس کا نام روناٹا ہے اس کی مذہبی حیثیت پورے کاجنی جنگل میں قائم ہے اور کاجنی جنگلات میں رہنے والے تمام قبیلے اور ان کے پچاری اسے بڑا پچاری

”مہادیو۔ تم نے بہترین انتظامات کئے ہیں۔ ویسے میں نے مادھو کی کال ملنے کے بعد ٹرانسیسیٹ کے ذریعے دارالحکومت کے ایک سائنسدان سے بات کی تھی۔ میں سیٹام بم کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ بم آگ لگانے والے نیپام بھوں کی طرز پر بنائے گئے ہیں لیکن ان بھوں کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بم صرف سائنسی آلات کو آگ لگاتے ہیں۔ ان سے مخصوص ریز نکلتی ہیں جو وسیع علاقے میں پھیل جاتی ہیں اور اس ریخ میں جہاں جہاں کوئی سائنسی مشیزی اور اس کا سیٹ اپ موجود ہوتا ہے اسے آگ لگ جاتی ہے۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ یہ بم ابھی حال ہی میں ایکریمیا میں لجاؤ کئے گئے ہیں اور ابھی یہ ایکریمیں فوج کو بھی نہیں دیئے گئے اس لئے انہیں فی الحال کسی صورت بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔..... ریکھانے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”پھر اس عمران کو اس کا علم کیسے ہو گیا۔..... اوشا نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”وہ عمران خود سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری رکھتا ہے اور سائنس کے جدید ترین رہنمائیات کے بارے میں بھی مطالعہ کرتا رہتا ہے۔ یقیناً اس نے اس بارے میں کہیں پڑھا ہو گا۔..... ریکھانے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ مادھو غلط بیانی سے کام لے رہا ہے۔۔۔ اوشا نے کہا تو ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

مادام ریکھا اپنی نائب اوشا کے ہمراہ ساگور قبیلے کی جھونپڑیوں کے قریب ایک بڑے سے جھونپڑی نما مکان کے اندر موجود تھی۔ مہادیو بھی ان کے ہمراہ تھا۔ مہادیو لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان تھا۔ اس نے جیز کی پینٹ اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے سر کے بال اس کے شانوں پر پڑے ہوئے تھے سچھرہ چوڑا اور اس کی آنکھوں میں فہانت کی چمک نمایاں تھی۔ وہ تینوں اس وقت کر سیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ فولڈنگ کر سیاں تھیں جو خصوصی طور پر یہاں لائی گئی تھیں۔ اس بڑے سے کمرے میں دو فولڈنگ بیٹھ بھی موجود تھے اور ایک بڑی سی مشین۔ ایک طرف آفس ٹیبل کے انداز کی فولڈنگ ٹیبل تھی جس کے پیچے ایک کرسی رکھی ہوئی تھی۔ اس ٹیبل پر سرخ رنگ کا ایک واٹر لیس فون بھی موجود تھا۔ یہ تمام انتظامات مہادیو نے کئے تھے۔

آواز اور لمحے کی کامیاب نقل کر سکتا ہے۔ میں نے تو بہر حال پہلی بار ما دھو کی آواز سنی تھی لیکن آپ کو بھی اگر شک نہیں، ہو سکا تو پھر اس طرح کی کامیاب نقل عمران ہی کر سکتا ہے۔ میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا ہے کہ میں کرنل فریدی کی بلیک سروس میں کام کرتا رہا ہوں اس لئے مجھے اس بارے میں اچھی طرح معلوم ہے۔..... مہادیو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے چیک کرنا پڑے گا ورنہ ہم واقعی مار کھا جائیں گے۔“ مادام ریکھانے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک ٹرانسمیٹر کالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کو آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ریکھا کالنگ۔ اوور۔“..... مادام ریکھانے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یہ۔ ما دھو بول رہا ہوں مادام۔ اوور۔“..... دوسری طرف سے ما دھو کی آواز سنائی دی۔

”کہاں ہو تم اس وقت۔ اوور۔“..... مادام ریکھانے کہا۔

”پرتاب پور میں مادام۔ اوور۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پا کیشیاٹی ایجنت کہاں ہیں۔ اوور۔“..... مادام ریکھانے کہا۔

”وہ بھی پرتاب پور کی ایک سرائے میں موجود ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اچھا۔ تمہاری بیوی کا پیغام ہیڈ کوارٹر میں آیا تھا جسے مجھ تک

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔“..... ریکھانے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔ مہادیو جو خاموش بیٹھا ہوا تھا وہ بھی حیرت بھری نظروں سے اوشا کو دیکھنے لگا۔

”اگر عمران یہ ہم حاصل نہیں کر سکتا تو پھر اسے ان بھوں کے بارے میں اپنے ساتھیوں سے بات کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ ہم سے تو بات نہیں کر رہا تھا کہ یہ سوچا جائے کہ وہ ہمیں خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ تو اپنے ساتھیوں سے بات کر رہا تھا اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یقیناً ما دھونے یہ بات خود کی ہے لیکن اسے کیسے ان جدید ترین بھوں کے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے اور اس نے کیوں یہ بات آپ سے کی ہے۔“..... اوشا نے بات کرتے کرتے خود ہی اپنی بات کا تجزیہ بھی شروع کر دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ریسلی ویری بیڈ۔“ میں سمجھ گئی ہوں کہ کیا ہوا ہے۔ ما دھو عمران کی نگرانی کر رہا تھا۔ ہم سمجھتے رہے کہ ما دھو ابھی تک اس کی نگرانی کر رہا ہے جبکہ تمہاری بات سے اب یہ معاملہ واضح ہو گیا ہے کہ ہم سے بات کرنے والا ما دھو نہیں بلکہ عمران تھا۔ ما دھو اس کے ہاتھ لگ گیا اور پھر عمران ما دھو بن کر ہم سے بات کرتا رہا اور اس نے جان بوجھ کر سیٹام بھوں کی بات کی تاکہ ہم ان کے بارے میں معلوم کر کے خوفزدہ ہو جائیں اور اپنا ساتھی سیٹ اپ ختم کر دیں۔“..... مادام ریکھانے کہا۔

”ہاں مادام۔ عمران میں یہ صلاحیت موجود ہے۔ وہ دوسروں کی

ہاتھوں لکھی جا چکی ہے۔ شاگل جذباتی اور احمق تومی ہے اس لئے اس بارا سے سامنے نہیں لا یا گیا۔ اور اینڈ آں۔۔۔۔۔ مادام ریکھانے کہا اور ٹرائیمیٹر اف کر دیا۔

”آپ نے بڑے طریقے سے اسے کور کیا ہے مادام اور وہ اصلیت ظاہر کرنے پر مجبور ہو گیا ہے لیکن اب یہ بات تو طے ہو گئی ہے کہ سیٹام بھوں والی بات عمران کی تھی۔۔۔۔۔ اوشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔۔۔ تمہاری ذہانت کی وجہ سے اصل بات سامنے آگئی ہے ورنہ یہ شخص لا محالہ مادھو بن کر کوئی نہ کوئی چکر چلانے میں کامیاب ہو جاتا اور اب مجھے اس بات پر بھی شک ہے کہ یہ لوگ پرتاب پور میں موجود بھی ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔ مادام ریکھانے کہا۔

”مادام۔۔۔ وہ کہیں بھی ہوں انہوں نے پہنچنا تو بہر حال یہیں ہے اور اس بار میں نے جو سیٹ اپ کیا ہے اس سے یہ کسی صورت بھی نج کر نہیں جاسکتے۔ آپ بے فکر رہیں۔۔۔ اس مشین کے ذریعے آپ نے تمام سیٹ اپ چیک کر لیا ہے۔۔۔۔۔ مہادیو نے کہا۔

”مادام۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ ساگور قبیلے کے افراد کے میک اپ میں خاموشی سے اس گاؤں میں پہنچ جائیں۔۔۔ ہم میں سے کسی کو بھی اس قبیلے کے تمام افراد یا ان کے آنے جانے کے بارے میں علم نہیں ہے۔۔۔۔۔ اوشا نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں مادام۔۔۔ یہ پورا گاؤں خالی کرا لیا گیا ہے۔۔۔

پہنچا دیا گیا ہے۔۔۔ تمہاری بیوی اچانک شدید بیمار ہو گئی ہے اور اس کا کہنا ہے کہ وہ ناگ پور سے دارالحکومت کے ہسپیت میں جانا چاہتی ہے۔۔۔ میں نے پیغام ملتے ہی ہیڈ کوارٹر کو کہہ دیا ہے کہ وہ ایسا کرے جہیں صرف بتا رہی ہوں۔۔۔۔۔ مادام ریکھانے کہا۔۔۔۔۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ آپ کا شکریہ مادام۔۔۔۔۔ اوور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم مادھو کی بجائے عمران بول رہے ہو کیونکہ مادھو کی بیوی تو ایک سال پہلے ٹرین ایکسیڈنسٹ میں ہلاک ہو گئی تھی۔۔۔ میں نے صرف چیک کرنے کے لئے یہ بات کی تھی۔۔۔۔۔ اوور۔۔۔۔۔ مادام ریکھانے غصیلے لمحے میں کہا۔

”میں مادھو ہی بول رہا ہوں مادام۔۔۔ میں نے دوسری شادی دو ہفتے پہلے کی تھی۔۔۔۔۔ اوور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اب تو یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ تم عمران ہو کیونکہ مادھو نے دوسری شادی نہیں کی اور مجھے اس بارے میں علم ہے۔۔۔ یہ سن لو کہ تم اور تمہارے ساتھی اب کسی صورت بھی زندہ واپس نہیں جا سکتے۔۔۔۔۔ مادام ریکھانے اس بارا تہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

”کیا اس بار تم اکیلی ہو۔۔۔ وہ چیف شاگل سامنے نہیں آ رہا۔۔۔۔۔ اوور۔۔۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بدلتی ہوئی آواز اور لمحے میں کہا گیا تو اوشا بے اختیار اچھل پڑی۔۔۔۔۔

”تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت میری ہجنی کے

"مادام - کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم باہر نکل کر باقاعدہ کام کریں"..... اوشانے کہا۔

"نہیں - اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ جب تک وہ لوگ مانیٹر نہ ہو جائیں تب تک ہم صرف پرائیوٹ چینگنگ ہی کریں گے اور باہر رہ کر بھی کیا کیا جاسکتا ہے"..... مادام ریکھانے کہا تو اوشانے اس طرح منہ بنالیا جسیے اسے مایوسی ہوتی ہو اور اس کے اس انداز میں منہ بنانے پر مادام ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"منہ بنانے کی ضرورت نہیں اوشا - عمران اور اس کے ساتھیوں سے ہمارا بھرپور نکراو ہو گا اس لئے تمہاری بے چینی جلد ہی دور ہو جائے گی"..... مادام ریکھانے کہا تو اوشا چونک پڑی۔

"نہیں مادام - جو سیٹ اپ یہاں کیا گیا ہے اس سے بہتر نہیں ممکن ہی نہیں ہے - عمران اور اس کے ساتھی تو ایک طرف کوئی پرندہ بھی اب سا گور معبد تک زندہ سلامت نہیں پہنچ سکتا اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہمیں صرف ان کی لاشیں ہی دیکھنے کو ملیں گی" - اوشانے کہا۔

"اگر ایسا ہو جاتا ہے تو پھر بھی اچا ہے لیکن اس سے پہلے کئی بار اس سے بھی زیادہ بہترین پلاتنگ کو اس عمران نے اپنے شیطانی ذہن کی مدد سے بکھیر کر رکھ دیا تھا اس لئے ہمیں باہر جا کر فضول وقت فسائج کرنے کی بجائے یہ سوچتا چاہئے کہ اگر ہم عمران کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے"..... مادام ریکھانے اس بار سنجیدہ لمحے میں کہا۔

یہاں جھونپڑیاں موجود ہیں لیکن قبیلے کے افراد موجود نہیں ہیں - میں نے ان کے بڑے سردار اور پجاری کو بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ ایک ماہ تک پورے قبیلے کو کسی اور جگہ لے کر چلے جائیں - چنانچہ بھاری رقم کے عوض انہوں نے میری پیشکش قبول کر لی ہے - ویے بھی قبیلے سال میں ایک بار دوسرے قبیلوں کی حدود میں جاتے رہتے ہیں اس لئے وہ کسی دور دراز قبیلے کی طرف روانہ ہو گئے ہیں - البتہ میں نے اس قبیلے کے ان رہائشی جھونپڑیوں کے گرد بھی خصوصی کیرے نصب کرایا ہیں تاکہ اگر کسی بھی طرف سے کوئی آدمی بھی ادھر آئے تو اسے چکیک کیا جاسکے" - مہادیو نے کہا۔

"اوہ - ویری گڈا - تم نے واقعی بہترین کام کیا ہے - گڈا - اب مجھے پوری تسلی ہو گئی ہے - اب یہ لوگ نج کر نہیں جاسکتے" - مادام ریکھا۔ سرت بھرے لمحے میں کہا۔

"اب مجھے اجازت دیں"..... مہادیو نے اٹھتے ہوئے کہا تو مادام ریکھانے اثبات میں سرہلا دیا اور مہادیو اسے سلام کر کے جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔

"مادام - کیا ہم یہاں صرف بیٹھ کر انتظار کرتی رہیں گی" - اوشا نے کہا۔

"تو اور کیا کر سکتی ہیں"..... مادام ریکھانے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر ایک ہی حل ہے کہ ہمیں ایسی قدرت حاصل ہو جائے کہ یہ انسانوں اور کیروں کی نظروں سے نج کر ساگور معبد پہنچ جائیں"..... اوشا نے کہا تو مادام ریکھا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"چلو ٹھیک ہے۔ دیکھو کیا ہوتا ہے"..... مادام ریکھا نے کہا تو اوشا نے اس انداز میں سر ہلا دیا جسیے کہہ رہی ہو کہ دیسے ہی ہو گا جسیے اس نے کہا ہے۔

ڈاکٹر بھاشا کر ایک کمرے میں ایک کرسی پر بینھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ ساتھ ہی ایک پیدا رکھا ہوا تھا جس پر وہ فائل پڑھنے کے ساتھ ضروری نوٹس بھی لکھ رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے سیاہ رنگ کے وائرلیس فون کی گھنٹی نج اٹھی تو ڈاکٹر بھاشا کر اس طرح چونکا جسیے فون کی گھنٹی کی بجائے کمرے میں اچانک کوئی بھی پھٹ پڑا ہو کیونکہ اس فون کا رابطہ صرف کافرستان کے صدر سے تھا اور صرف صدر کوئی معلوم تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہے۔ اس نے گھنٹی بجھنے کا مطلب تھا کہ کال صدر کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یہ۔ ڈاکٹر بھاشا کر بول رہا ہوں"..... ڈاکٹر بھاشا کرنے کہا۔

"پر یہ یہ نہ صاحب سے بات کیجئے"..... دوسری طرف سے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی مخصوص آواز سنائی دی۔

ہو چکا ہے بلکہ اسے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ آپ کانجی کے جنگلات میں اس پر مزید کام کر رہے ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کانجی کے جنگلات میں آپ تک پہنچنے کے لئے کافرستان میں داخل ہو چکی ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”انہیں کیسے معلوم ہو گیا سر۔ یہ تو ناپ سیکرٹ ہے۔ آپ کے اور میرے علاوہ کسی کو بھی علم نہیں ہے۔“ ڈاکٹر بھاشاکر نے حریت بھرے لجے میں کہا۔

” یہ لوگ ایسے ہیں جس کو جس قدر ناپ سیکرٹ قرار دیا جائے انہیں کسی نہ کسی طرح معلوم ہو جاتا ہے۔ بہر حال یہ بات چھوڑیں۔ آپ نے اپنا کام کرنا ہے۔ آپ کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے اس لئے میں نے پاور ۶ جنسی کو پہ ناسک بدے دیا ہے اور ابھی میری بات پاور ۶ جنسی کی چیف مادام ریکھا سے ہوئی ہے۔ اس نے ساگور معبد کے گرد جس طرح کا جال پھایا ہے اس سے میں مکمل طور پر مطمئن ہو گیا ہوں کہ یہ لوگ چاہے کچھ بھی کر لیں آپ تک نہیں چل سکتے۔ ویسے مجھے معلوم ہے کہ ساگور معبد کے نیچے موجود لیبارٹری کو خصوصی طور پر اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ وہ طاقتوں سے طاقتوں بہم سے بھی تباہ نہیں ہو سکتی۔ میں نے یہ بات آپ کو صرف اس لئے بتائی ہے کہ آپ نے اب لیبارٹری کا راستہ اندر سے کسی صورت بھی نہیں کھولنا۔ باہر کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے۔“ صدر نے کہا۔

”یہ۔۔۔ کرتیں بات۔۔۔ ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔  
” ہیلو۔۔۔ چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

” ڈاکٹر بھاشاکر بول رہا ہوں سر۔۔۔ ڈاکٹر بھاشاکر نے موذبانہ لجے میں کہا۔  
” ڈاکٹر بھاشاکر۔ کام کی رفتار کیا ہے اور یہ کب تک مکمل ہو سکے گا۔۔۔ صدر نے پوچھا۔

” جناب۔۔۔ رفتار خاصی تیز ہے۔ ہم تقریباً کامیابی کے قریب چلے ہیں اور ابھی مزید ایک ہفتہ تو لگ ہی جائے گا۔۔۔ ڈاکٹر بھاشاکر نے جواب دیا۔

” کیا ایک ہفتے بعد یہ آہ اس قدر وسیع ریخ میں آجائے گا کہ کافرستان جیسے وسیع ملک کا مکمل تحفظ کر سکے۔۔۔ صدر نے کہا۔  
” یہ سر۔۔۔ میں نے کافرستان کی وسعت کو مد نظر رکھ کر ہی اس کی ریخ پر کام شروع کیا تھا۔۔۔ ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

” اوکے۔۔۔ پھر تو آپ کو یہاں سے شفت کرنا مناسب نہیں ہے۔ ایک ہفتہ تو بہر حال گزر ہی جائے گا۔۔۔ دوسری طرف سے صدر نے کہا تو ڈاکٹر بھاشاکر بے اختیار چونک پڑا۔

” جناب۔۔۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھ سکا۔۔۔ ڈاکٹر بھاشاکر نے حریت بھرے لجے میں کہا۔  
” پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس آئے کے بارے میں نہ صرف علم

دوں کہ وہ مجھے ساتھ ساتھ معاملات سے آگاہ رکھیں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر بھاشاکرنے کہا۔

"نہیں ڈاکٹر بھاشاکر۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ آپ بس کام کریں اور لیبارٹری کاوے کسی صورت نہ کھولیں اور ہر قسم کی فکر سے بے نیاز ہو جائیں۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"اوکے سر۔۔۔۔۔ ڈاکٹر بھاشاکرنے کہا تو دوسری طرف سے گذ بانی کے الفاظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو ڈاکٹر بھاشاکرنے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس نے بھی پاکیشیانی ایجنت علی عمران کے بارے میں کافی سن رکھا تھا کہ یہ آدمی لیبارٹریوں کو تباہ کرنے میں خصوصی مہارت رکھتا ہے اس لئے وہ مطمئن نہ تھا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے رسیور انھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے کیونکہ اس فون کا تعلق سیستھن سے تھا اس لئے وہ اس کی مدد سے پوری دنیا میں بات کر سکتا تھا۔

"گوپا تھی بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مرد ادا آواز سناتی دی۔

"ڈاکٹر بھاشاکر بول رہا ہوں گوپا تھی۔۔۔۔۔ ڈاکٹر بھاشاکرنے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیے۔ کیسے کال کی ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر اور حریت بھرے لجھے میں کہا گیا۔

"یہ سر۔ لیکن سر۔ اگر آپ نے حکم دیا تو پھر تو کھوننا پڑے گا۔۔۔۔۔ ڈاکٹر بھاشاکرنے کہا۔

"یہی بات میں آپ کو بتانا چاہتا تھا ڈاکٹر بھاشاکر کہ پاکیشیانی ایجنت عمران ہر آدمی کی آواز اور بھجہ اختیار کرنے پر قدرت رکھتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارا ناپ سیکرٹ نمبر معلوم کر لے اور پھر میری آواز میں آپ کو حکم دے دے سچتا نچہ یہ میرا فائل حکم ہے کہ جب تک آپ رسیور مکمل نہ کر لیں کسی صورت بھی چاہے میں یہی کیوں نہ حکم دوں آپ نے لیبارٹری کا راستہ نہیں کھوننا۔ جب یہ مکمل ہو جائے تو آپ نے مجھے کال کر کے بتانا ہے۔ آپ نے اپنا نام ڈاکٹر بھاشاکر کی بجائے ڈاکٹر لارسن بتانا ہے۔ یہ کوڈ ہو گاتا کہ میں سمجھ جاؤں کہ کال آپ کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد میں مناسب احکامات دوں گا اور آپ لپنے والد کا نام بھی مجھے بتا دیں۔ میں آپ سے آپ کے والد کا نام پوچھوں گا کیونکہ آپ کی شاخت بے حد ضروری ہے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"میرے والد کا نام ٹھاکر ہے جتاب۔۔۔۔۔ ڈاکٹر بھاشاکر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب آپ مطمئن ہو کر کام کرتے رہیں۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جباب۔ اس انداز میں مجھ سے کام نہ ہو سکے گا اس لئے اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے مادام ریکھا کا نمبر دے دیں تاکہ میں انہیں با۔

"معلوم ہوا ہے نمبر"..... ڈاکٹر بھاشاکرنے کہا۔

"یس سر ج مادام ریکھا پنے ایک مخصوص سیکشن کے ساتھ اس وقت کا بخی کے جنگلات میں موجود ہے اور ان کے پاس بھی سیٹلائٹ فون نمبر ہے۔ میں نے ان کے ہیڈ کوارٹر سے یہ نمبر معلوم کر لیا ہے اور کنفرمیشن کے لئے فون پر بات بھی کر لی ہے لیکن میں نے انہیں ان کے پوچھنے پر صرف اتنا کہا ہے کہ کوئی سائنس دان ان سے بات کرنا چاہتا ہے۔ آپ کا نام میں نے نہیں لیا کہ شاید آپ انہیں نہ بتانا چاہتے ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا نمبر ہے"..... ڈاکٹر بھاشاکرنے کہا تو گوپا تھی نے نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ شکریہ"..... ڈاکٹر بھاشاکرنے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے گوپا تھی کا بتایا ہوا نمبر پر میں کر دیا۔

"یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ڈاکٹر بھاشاکر بول رہا ہوں۔ کیا آپ مادام ریکھا ہیں"۔ ڈاکٹر بھاشاکرنے کہا۔

"ہاں۔ مگر آپ کو میرے نمبر کا کیسے علم ہوا"..... دوسری طرف سے حریت بھرے لجے میں کہا گیا۔

"میں نے گوپا تھی سے کہا تھا کہ وہ تمہارا نمبر معلوم کر کے مجھے بتائے"..... ڈاکٹر بھاشاکرنے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو جس سائنس دان کی وہ بات کر رہا تھا وہ آپ ہیں۔

"پاور ہجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تم کچھ جانتے ہو"۔ ڈاکٹر بھاشاکرنے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں"..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں پاور ہجنسی کی چیف سے فون پر ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس وقت کا بخی کے جنگلات میں موجود ایک خفیہ لیبارٹری میں موجود ہوں۔ میرے پاس سیٹلائٹ فون نمبر موجود ہے تم مجھے پاور ہجنسی کی چیف کا نمبر معلوم کر کے بتا دو"۔ ڈاکٹر بھاشاکرنے کہا۔

"کیا نمبر ہے آپ کا"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر بھاشاکرنے اپنا نمبر بتا دیا۔

"اوکے جتاب۔ میں معلوم کر کے آپ کو کال کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر بھاشاکرنے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب وہ مطمئن تھا کہ گوپا تھی نمبر معلوم کر لے گا اور پھر وہ مادام ریکھا سے بات کر کے تسلی کر دیا کرے گا۔ گوپا تھی کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ اس کا تعلق وزارت سائنس کے ایسے شعبے سے ہے جو خفیہ ہجنسیوں کے ساتھ رابطہ میں رہتا ہے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو ڈاکٹر بھاشاکرنے رسیور اٹھا دیا۔

"یس۔ ڈاکٹر بھاشاکر بول رہا ہوں"..... ڈاکٹر بھاشاکرنے کہا۔

"گوپا تھی بول رہا ہوں جتاب"..... دوسری طرف سے گوپا تھی کی آواز سنائی دی۔

بھاشاکر نے کہا تو دوسری طرف سے مادام ریکھا نے پورے حفاظتی سیٹ اپ کی تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ ویری گڑ۔ یہ واقعی بہترین سیٹ اپ ہے۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ اب میں اطمینان سے کام کر سکوں گا۔“..... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

”آپ واقعی بے فکر ہو کر کام کریں ڈاکٹر بھاشاکر۔ یہ لوگ کسی صورت ناسک تک نہ پہنچ سکیں گے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر بھاشاکر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات تھے اور وہ دوبارہ اپنی فانل پر جھک گیا لیکن ابھی اسے کام کرتے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر نجاتی ہی۔

”اب کس نے کال کیا ہے۔“..... ڈاکٹر بھاشاکر نے حریت بھرے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”یہ۔“..... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

”ڈاکٹر راؤ بول رہا ہوں۔“..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو ڈاکٹر بھاشاکر چونک پڑا کیونکہ ڈاکٹر راؤ اس کی شیم میں تھا اور اس رسیرچ پر ہی کام کر رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ دوسرے فون سیٹ سے بات کی جا رہی ہے۔

”ہاں۔ کیا ہوا ڈاکٹر راؤ۔ کوئی خاص بات۔“..... ڈاکٹر بھاشاکر

فرمائیے۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات۔“..... مادام ریکھا نے کہا۔

”صدر صاحب نے مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ پاکیشیانی انجمنٹ کانگری کے جنگلات میں پہنچ چکے ہیں اور آپ نے ان کے خلاف کوئی خاص سیٹ اپ کیا ہے۔ میں اس سیٹ اپ کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔“..... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

”آپ کا فون نمبر کیا ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر بھاشاکر نے اپنا نمبر بتا دیا۔

”آپ فون بند کریں۔ میں خود آپ کو فون کرتی ہوں تاکہ یہ بات کنفرم ہو جائے کہ آپ واقعی ڈاکٹر بھاشاکر ہیں۔“..... مادام ریکھا نے کہا۔

”ہاں۔ کر لیں۔“..... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد گھنٹی نجاتی ہی تو ڈاکٹر بھاشاکر نے رسیور اٹھایا۔

”یہ۔ ڈاکٹر بھاشاکر بول رہا ہوں۔“..... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

”مادام ریکھا بول رہی ہوں۔ چیف آف پاور ہیجنی۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہاں مادام ریکھا۔ اب بتا دیں کہ آپ نے کیا سیٹ اپ کر رکھا ہے۔“..... ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا۔

”آپ کیوں پوچھتا چلہتے ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اس لئے کہ میں اپنا کام تسلی اور اطمینان سے کر سکوں۔“..... ڈاکٹر

کافرستان نے ابھی مجھے فون پر حکم دیا ہے کہ جب تک کام ختم نہ ہو  
ہم نے لیبارٹری کار اسٹوڈیو کے سیلڈ ہے کسی صورت بھی نہیں کھونا  
اس لئے ان حالات میں نہ راستہ کھولا جا سکتا ہے اور نہ یہ نئی مشین  
باہر سے لائی جا سکتی ہے۔ ..... ڈاکٹر بھاشاکر نے تفصیل بتاتے  
ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے جتاب۔ ہم اس پر کام کرتے  
ہیں۔ ..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر بھاشاکر نے رسیور رکھ  
دیا۔

نے کہا۔

"جتاب۔ ایک اہم مسکنے سامنے آیا ہے۔ تحری ایسی فور و ن  
سائیفل مشین میں خرابی پیدا ہو گئی ہے جو کسی صورت ٹھیک  
نہیں ہو رہی۔ ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ دوڑی بیڈ۔ چھر۔ ..... ڈاکٹر بھاشاکر نے چونک کر کہا  
کیونکہ ڈاکٹر راؤ ہی مشینزی کا انچارج تھا۔

"اس کی جگہ نئی مشین منگوانا پڑے گی۔ تب ہی کام آگے بڑھے  
گا۔ ..... ڈاکٹر راؤ نے کہا۔

"نہیں ڈاکٹر راؤ۔ آپ کو ہر صورت میں اسی مشین کو درست  
کرنا ہو گا۔ اب لیبارٹری اس وقت تک نہیں کھل سکتی جب تک  
کام مکمل نہ ہو جائے۔ ..... ڈاکٹر بھاشاکر نے حتیٰ لمحے میں کہا۔

"چھر جتاب۔ اس کی مرمت میں دو روز لگ جائیں گے اور تب  
تک کام آگے نہیں بڑھ سکے گا جبکہ دارالحکومت سے نئی مشین چند  
گھنٹوں میں آ سکتی ہے۔ ..... ڈاکٹر راؤ نے حریت بھرے لمحے میں کہا  
شاید اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ ڈاکٹر بھاشاکر کیوں اس مشین کو صحیح  
کرنے کی خصوصی رہا ہے۔

"ڈاکٹر راؤ۔ تمہیں بیرونی صورت حال کا علم نہیں ہے۔ پاکیشیا  
سیکرٹ سروس ہم سے یہ آله اور فارمولہ حاصل کرنے کے لئے یہاں  
پہنچ چکی ہے جبکہ کافرستان کی پاور چجنی نے ہماری لیبارٹری کے باہر  
اہتمامی سخت حفاظتی نظام قائم کر رکھا ہے۔ ان حالات میں صدر

” عمران کے بارے میں سوچ سمجھ کر بات کیا کرو صالحہ - عمران جیسا شخص اور اس معمولی سے سیٹ اپ سے خوفزدہ ہو جائے - ایسی بات سوچتا بھی دنیا کی سب سے بڑی حماقت ہے - اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ مشن بھی مکمل ہو جائے اور ہمارے پورے گروپ کو بھی خراش تک نہ آئے ورنہ عمران اگر چاہتا تو اب تک اس لیبارٹری کے اندر پہنچ بھی چکا ہوتا ” ..... جویا نے غصیلے لمحے میں کہا - ” آئی ایم سوری جویا - میرا مقصد عمران صاحب کی توہین کرنا نہیں تھا ” ..... صالحہ نے کہا - وہ چونکہ عمران کے بارے میں جویا کے جذبات کو اچھی طرح سمجھتی تھی اس لئے اس نے فوراً ہی محذرت کر لی تھی -

” کوئی بھی مقصد ہو - سوچ سمجھ کر بات کیا کرو ” ..... جویا نے اسی طرح غصیلے لمحے میں جواب دیا - پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا -

” السلام علیکم و رحمۃ و برکاتہ یا ممبران پاکیشیا سیکرٹ سروس ” - عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بڑے خشوع و خضوع سے مکمل سلام کرتے ہوئے کہا -

” عمران صاحب - آپ نے تو سلام اس انداز میں کیا ہے جیسے سلام کے بعد یا اہل القبور کہا جاتا ہے ” ..... صدر نے شرارت بھرے لمحے میں کہا -

” ایک کمرے کو قبور تو نہیں کہا جاسکتا - البتہ اجتماعی قبر قرار دیا

پرتاب پوری سرائے کے ایک بڑے کمرے میں عمران کے ساتھی موجود تھے جبکہ عمران انہیں وہاں چھوڑ کر راگری معبد کے بڑے پنجاری سے ملنے گیا ہوا تھا اور وہ سب مہاں بیٹھے اس کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے لیکن عمران کو گئے ہوئے کافی وقت گزر گیا تھا لیکن ابھی تک اس کی واپسی نہ ہوئی تھی -

” اس بار عمران صاحب براہ راست سامنے آنے سے گریز کر رہے ہیں - نجانے اس کی کیا وجہ ہے ” ..... صدر نے کہا -

” وجہ کیا ہوئی ہے - وہی احمدقوں جیسی احتیاط ” ..... تنور نے منہ بناتے ہوئے کہا -

” میرا خیال ہے کہ عمران صاحب اس ساتھی سیٹ اپ سے خوفزدہ ہیں ” ..... صالحہ نے کہا تو جویا کے چہرے پر یقین غصے کے تاثرات ابھر آئے -

رہی کہ پورا سا گور قبیلہ کسی دور دراز قبیلے کی طرف عارضی طور پر شفت ہو گیا ہے اور اب سا گور قبیلے کی تمام جھونپڑیاں خالی پڑی ہیں اور یقیناً یہ سارا انتظام اس مہادیو نے کیا ہو گاتا کہ ہم سا گور قبیلے کے آدمیوں کے روپ میں وہاں نہ پہنچ جائیں اس لئے میرا یہ آئیڈیا کہ ہم کسی دوسرے قبیلے کے افراد کے میک اپ میں سا گور قبیلے میں جا کر کام کریں ختم ہو گیا ہے اور اب آخری بات یہی رہ گئی ہے کہ ہم براہ راست ان سے نکلا جائیں۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب - ان لوگوں نے بہر حال سا گور کے گرد جو مانیزرنگ سسٹم قائم کیا ہوا گا اس کی ریخ پورے کا بخی جنگل تک تو نہیں پھیلی ہوئی ہو گی - محدود ہی ہو گی"..... صدر نے کہا۔

"میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں صدر - میرے ذہن میں اب یہ آئیڈیا ہے کہ اس ریخ کے قریب سے مہادیو کے کسی آدمی کو اغوا کیا جائے اور پھر اسی سے اس حفاظتی نظام کی تفصیلات معلوم کر کے آگے بڑھا جائے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ کسی بھی اجنبی کو دیکھ کر الٹ ہو جائیں گے اور نتیجہ یہ کہ اسے گھیر لیا جائے گا اس لئے اگر کوئی سا گور وہاں پہنچ جائے تو وہ اسے فوری گولی نہیں ماریں گے اس لئے میں نے یہاں سرانے کے مالک سے اس پوائنٹ کو ذہن میں رکھتے ہوئے ڈسکشن کی ہے اور بھاری معاوضے کے بدلتے میں وہ ایک آدمی کو وہاں ہمارے ساتھ بھیجنے پر رضا مند ہو گیا ہے - اس آدمی کا

جا سکتا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا بد شکونی کی باتیں شروع کر دی ہیں تم نے"..... جویا نے غصیلے لمحے میں کہا۔

"اوہ سوری"..... عمران نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب - میرا خیال ہے کہ راگری معبد کے بڑے پجاري سے آپ کی ملاقات کامیاب نہیں ہو سکی"..... کیپشن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

"تمہیں کیسے یہ خیال آیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اس لئے کہ آپ کے سلام کرنے کا انداز بتا رہا ہے کہ آپ یہ آئیڈیا ڈرپ کر جکے ہیں"..... کیپشن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا ذہن واقعی اب تیز رفتاری سے کام کرنے لگا ہے - واقعی مکمل سلام کرنے سے میرا مقصد یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحمتیں اور برکتیں نازل کرے کیونکہ جو مشن اب سامنے نظر آ رہا ہے اس کے لئے اسی دعا کی ضرورت ہے"..... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا ہے - کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"..... جویا نے کہا۔

"ہاں - بڑے پجاري صاحب سے ملاقات اس لئے کامیاب نہیں

لے لوگ بڑے بڑے ساتھ دانوں کو ہلاک کر دیں گے جبکہ ملک دشمنوں نے اس پورے علاقے پر قبضہ کر کے وہاں اپنے آدمی بھٹا دیتے ہیں تاکہ حکومت کا کوئی آدمی وہاں تک پہنچ نہ سکے۔ ہم نے حکومت کی طرف سے اس لیبارٹری میں موجود ساتھ دانوں کو بھی عادتاً ہے اور ان ملک دشمنوں پر بھی قابو پانا ہے۔ ساگور قبیلے کو ان لوگوں نے معاوضہ دے کر یا ڈراؤنگ کر کر کھین اور بھجوایا ہے اس لئے اب پورا ساگور علاقہ ان پکے قبضے میں ہے۔ اگر ہم وہاں گئے تو وہ ہمیں اجنبی سمجھ کر ہم پر دور سے فائر کھول دیں گے جبکہ ہم ساگور کے قریب پہنچ کر رُک جائیں گے جبکہ تم آگے بڑھ جاؤ گے اور تمہاری کوشش ہو گی کہ تم وہاں پھیلے ہوئے دشمنوں کے کسی ایک آدمی کو اغوا کر کے ہمارے پاس لے آؤ تاکہ ہم اس سے اس سارے نظام کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔ تمہاری اس کامیابی پر ہم ہمیں معاوضہ دیں گے۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں تیار ہوں صاحب۔ البتہ میری ایک گزارش ہے۔ ترپاٹھی نے کہا۔

"وہ کیا۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں آپ کو اس چھپے ہوئے آدمی کی نشاندہی تو کر دوں گا لیکن اسے اغوا کرنا آپ کا کام ہو گا کیونکہ میرے لئے ایسا ممکن نہیں ہے۔ میں اس ناٹپ کا آدمی ہی نہیں ہوں۔ ساگور قبیلہ امن پسند قبیلہ ہے۔

نام ترپاٹھی ہے اور یہ ساگور قبیلے کا ہی فرد ہے۔ وہاں اس سے ساگور قبیلے کے کسی رواج کے خلاف کام ہو گیا جس کے نتیجہ میں اسے موت کی سزا دی گئی لیکن وہ فرار ہو کر پرتاب پورا آگیا اور تباہ سے مہیں رہ رہا ہے۔ اگر وہ کام کر دے تو ہم آسانی سے اس سسٹم کے بارے میں تفصیلات محلوم کر لیں گے۔..... عمران نے کہا۔  
"یہ تجویز واقعی بہتر ہے۔۔۔ اس بار صالح نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ فقرہ ختم ہوتا دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران نے انٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک لمبے قدر اور بھاری جسم کا آدمی کھڑا تھا۔

"میرا نام ترپاٹھی ہے۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آجاو اندر۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا ترپاٹھی اندر داخل ہوا تو عمران نے دروازہ بند کر دیا۔  
"بیٹھو۔ میرا نام راف ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔۔۔ عمران نے ایک خالی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ترپاٹھی ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ترپاٹھی۔۔۔ ہمارا تعلق حکومت کافرستان سے ہے۔ ساگور قبیلے کے علاقے میں قدیم معبد کے نیچے حکومت کافرستان نے ایک ساتھی لیبارٹری خفیہ طور پر بنائی ہوئی ہے جس پر ملک دشمنوں نے قبضہ کر لیا ہے اور وہاں کے بڑے بڑے ساتھ دانوں کو یہ غمال بنایا ہے۔ حکومت وہاں فوج کے ذریعے حملہ اس لئے نہیں کر سکتی کہ

"یہ رامنی ہے"..... عمران نے کہا۔

"تو بس جتاب سیہی راستہ ہے"..... پرتاب پور سے رامنی اور رامنی سے ساگور"..... ترپاٹھی نے کہا۔

"یہ کس قسم کا راستہ ہے - میرا مطلب ہے کہ اس راستے پر جیسیں چل سکتی ہیں یا نہیں"..... عمران نے کہا۔

"یہ باقاعدہ راستہ نہیں ہے لیکن کافی جنگلات میں رہنے والے اکثر اس راستے کو ہی استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہ سب سے مختصر راستہ ہے - میں خود اسی راستے سے پرتاب پور پہنچا تھا اور دوسری بات یہ کہ اس راستے پر جنگلی درندے بھی نہیں ہیں اور رامنی کے علاوہ اور کوئی گاؤں بھی نہیں آتا۔ اس راستے پر جیسیں اس انداز میں چل سکتی ہیں کہ ان کی رفتار آہستہ رکھی جائے"..... ترپاٹھی نے جواب دیا۔

"یہ رامنی ساگور علاقے سے کتنے فاصلے پر ہے"..... عمران نے کہا۔

"جتاب - مقامی چیمانے کے طور پر تو یہ فاصلہ دس کوس کا ہو"..... ترپاٹھی نے جواب دیا۔

"ساگور کی حدود کہاں سے شروع ہوتی ہے - رامنی سے اس کا فاصلہ اور کوئی خاص نشانی"..... عمران نے کہا۔

"جتاب - رامنی اور ساگور کے درمیان دس کوس کا فاصلہ ہے الجھے ساگور علاقہ رامنی سے آٹھ کوس کے بعد شروع ہو جاتا ہے - اس

اور وہاں کا کوئی آدمی لڑنے بھرنے کا کام نہیں کرتا"..... ترپاٹھی نے کہا۔

"ٹھیک ہے - کیا تم نقشہ دیکھ کر اس راستے کے بارے میں بتا سکتے ہو جس راستے پر تم ہمیں لے جاؤ گے"..... عمران نے کہا۔

"جی ہاں - مجھے پرتاب پور میں رہتے ہوئے کئی سال گزر گئے ہیں اور میں نے وہاں بہت کچھ سیکھ لیا ہے"..... ترپاٹھی نے کہا تو عمران نے جیب سے ایک نقشہ نکالا اور اسے کھول کر میز پر پھیلا دیا۔

"یہ دیکھو - یہ ہے پرتاب پور جہاں ہم موجود ہیں"..... عمران نے نقشے میں ایک جگہ بال پواتٹ سے دائرہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جتاب"..... ترپاٹھی نے جواب دیا۔  
"اور یہ ہے ساگور علاقہ"..... عمران نے ایک اور جگہ پر بال پواتٹ سے دائرہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جتاب - میں دیکھتا ہوں"..... ترپاٹھی نے کہا اور نقشے پر جھک گیا۔ وہ کافی دیر تک نقشے کو بغور دیکھتا رہا۔

"میں ان پڑھ ہوں جتاب اس لئے نقشے میں موجود گاؤں کے نام نہیں پڑھ سکتا۔ جس راستے سے میں آپ کو لے جانا چاہتا ہوں اس راستے پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے رامنی - آپ خود دیکھ کر مجھے بتائیں کہ رامنی گاؤں کہاں ہے"..... ترپاٹھی نے کہا تو عمران نے نقشے کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے ایک جگہ پر چھوٹا سا دائرة لگا دیا۔

ہوانہ لگے ورنہ تم جانتے ہو کہ حکومت تمہارے خلاف کیا نہیں کر سکتی۔ سرانے کے مالک کو بے شک یہ بتا دینا کہ ہم نے ارادہ بدلتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”جی۔ جی۔ بہت بہتر۔ مہربانی جتاب۔ آپ بے فکر میں جیسے آپ کہہ رہے ہیں ویسے ہی ہو گا جتاب۔..... ترپاٹھی نے کانپتے ہوئے لجھے میں کہا اور پھر گذی کو جیب میں ڈال کر اس نے موذبانہ انداز میں سلام کیا اور اٹھ کر واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کیا ضرورت تھی اتنی بھاری رقم دینے کی۔..... جو بیانے کہا۔

”ہم نے جنگل میں جانا ہے اور جنگل میں ریستوران نہیں ہیں جہاں یہ رقم خرچ ہوتی۔ یہ غریب آدمی ہے۔ چار دن اٹھیناں سے گزار لے گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ آپ کا پروگرام جیپوں پر جانے کا ہے۔ صدر نے کہا۔

”ہاں۔ ورنہ تو اتنا طویل سفر پیدل کرتے کرتے ہم بوڑھے ہو جائیں گے اور وہاں نجانے کتنے دن کا کام رہ گیا ہے اور جب تک ہم وہاں پہنچیں وہ کام کر کے واپس بھی جا چکے ہوں گے۔..... عمران نے کہا تو سب نے اشیات میں سر بلادیئے۔

”عمران صاحب۔ اس مادھو کے بارے میں کیا سوچا ہے آپ نے اس کا ٹرانسیسیٹر تو آپ کے پاس ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ مادھو بن کر وہاں چلے جائیں۔..... کیپشن شکیل نے کہا۔

کی خاص نشانی سارڈر درختوں کا ایک جنگل ہے۔ اس جنگل سے ساگور قبیلے کی حدود شروع ہو جاتی ہے۔..... ترپاٹھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سارڈر درخت وہی ہوتے ہیں جن پر سارا سال سرخ رنگ کے پیالے نباچھوں کھلے رہتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔..... ترپاٹھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ راستہ ساگور میں کہاں جا کر ختم ہوتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”جتاب ساگور گاؤں تک۔ جہاں ساگور کی رہائشی جھونپسیاں ہیں۔..... ترپاٹھی نے جواب دیا اور پھر عمران نے اس سے مختلف سوالات کر کے ساگور کے اس قدیم معبد، اس کے گرد ولدلوں والا معبد کو جانے والے راستے کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لیں۔

”ٹھیک ہے۔ ہمارے لئے یہ معلومات ہی کافی ہیں۔ اب تمہارے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ تمہیں معاوضہ پورا ملے گا۔ عمران نے کہا اور جیب سے اس نے بڑے نوٹوں کی ایک گذی نکال کر ترپاٹھی کی طرف بڑھا دی۔

”یہ۔ یہ اتنی رقم۔..... ترپاٹھی نے اہتمائی حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”یہ حکومتی رقم ہے اس لئے اٹھیناں سے خرچ کرو البتہ یہ بات ذہن میں رکھنا کہ اس ملاقات یا اس میں ہونے والی باتوں کی کسی ا

"ماڈھو کا کردار ختم ہو گیا ہے اور جب میں واپس ارہتا تھا تو  
ٹرانسیسیپر مادام ریکھا کی کال آئی تھی اور اس نے ماڈھو کے باپ کا  
نام معلوم کیا اور پھر اس نے خود ہی کہہ دیا کہ میں عمران بول رہا  
ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں ماڈھو کی موت کے بارے میں  
اطلاع کسی اور ذریعے سے مل چکی ہے اس لئے اب ماڈھو بننا زیادہ  
خطرناک ہو گا۔..... عمران نے کہا تو سب نے ہونٹ بچھن لئے۔

"عمران صاحب۔ اس بار آپ جوزف کو ساتھ نہیں لائے حالانکہ  
جنتگل میں واقعی اس کی صلاحیتیں عروج پر ہوتی ہیں۔..... صفر نے  
کہا۔

مہادیو غار میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک  
مستطیل شکل کی مشین موجود تھی جس کی سکرین پر جنتگل کا ایک  
متظر نظر آرہا تھا۔ ابھی تک کہیں سے بھی کوئی اطلاع پا کیشیا سیکرٹ  
سروس کے بارے میں نہیں ملی تھی اور وہ بیٹھا ہی سوچ رہا تھا کہ یہ  
لوگ کیا کر رہے ہوں گے۔ اس نے اپنا ایک آدمی پر تاب پور میں  
رکھا ہوا تھا اور جب ماڈھو کے بارے میں مادام ریکھا کی کال کے بعد  
یہ بات طے ہو گئی کہ ماڈھو ہلاک ہو گیا ہے تو اس نے واپس آکر  
ٹرانسیسیپر پر تاب پور میں اپنے آدمی کو کہہ دیا تھا کہ وہ وہاں پا کیشیا  
سیکرٹ سروس کو چیک کرنے کی کوشش کرے لیکن وہاں سے بھی  
کوئی اطلاع نہیں آئی تھی اس لئے اب وہ حقیقتاً بور ہونے لگ گیا تھا  
کیونکہ سب کچھ کر لینے کے بعد اب وہ چاہتا تھا کہ جلد از جلد معاملات  
انجام کو پہنچ جائیں لیکن کوئی بات سامنے ہی نہ آ رہی تھی کہ اچانک

"جوزف میری پہچان بن چکا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ خفیہ طور  
پر کام ہو جائے اس لئے میں اسے ساتھ نہیں لے آیا۔ اس کے باوجود  
میں چیک کر لوں گا۔ بہر حال جوزف کی جگہ صالحہ موجود ہے۔  
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا جنتگل سے کیا واسطہ۔..... صالحہ نے چونک کر کہا۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ صالحین لپنے فیرے جنتگوں میں لگاتے ہیں  
تاکہ ان کی عبادت میں کوئی خلل نہ ڈال سکے۔..... عمران نے  
جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

اس کمرے میں رہا اور جب وہ واپس آیا تو اس کے پھرے پر بے حد مسرت کے تاثرات تھے۔ میں سمجھ گیا کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے اس لئے میں نے ان کا تعاقب کیا اور پھر میں نے ایک علیحدہ جگہ پر جا کر اسے چھاپ لیا۔ وہ خاصاً طاقتور آدمی تھا لیکن میرا مقابلہ نہ کر سکا اور میں نے اس پر قابو پالیا۔ پھر اس نے زبان کھول دی کہ اس کا نام ترپانٹھی ہے اور وہ اصل میں ساگور ہے لیکن طویل عرصے سے یہاں رہ رہا ہے۔ وہ ان لوگوں سے ملا تو انہوں نے اسے کہا کہ وہ انہیں اپنے ساتھ کسی ایسے راستے سے ساگور لے جائے کہ ساگور پہنچنے تک ان کی چیکنگ نہ ہو سکے تو اس ترپانٹھی نے انہیں ایک راستہ بتا دیا۔ اس کے مطابق اس راستے کے درمیان رامنی گاؤں آتا ہے اور اس کے مطابق وہ لوگ جیسوں پر ہاں جائیں گے۔ اسے انعام میں ان لوگوں نے بھاری رقم دی تھی جس کی وجہ سے وہ خوش ہو رہا تھا۔ میں نے اسے ہلاک کر دیا تاکہ وہ میرے بارے میں کسی کو نہ بتا سکے اور پھر میں واپس سرانے میں آیا تو وہ لوگ ایک جیپ میں سامان لوڈ کر رہے تھے اور پھر وہ سب ایک ہی جیپ میں سوار ہو کر جنگل میں داخل ہو گئے اس لئے اب میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اور..... دوسری طرف سے پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا گیا۔

”ویری گڈ کرشن۔ تم نے ٹرانسیسیٹر والی بات بناؤ کریے بات کنفرم کر دی ہے کہ یہ آدمی دشمن امتحنت عمران تھا اور جس راستے سے وہ آ

مشین کے نچلے حصے میں سے ٹوں ٹوں کی آواز آنا شروع ہو گئی اور مہادیو بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے مشین کے ڈائل کو دیکھا تو وہ پہلے سے زیادہ چونک پڑا کیونکہ ڈائل بتا رہا تھا کہ ٹرانسیسیٹر کاں اس آدمی کی طرف کی جا رہی ہے جو پرتاپ پور میں موجود ہے۔ اس نے جلدی سے مشین کا ایک بٹن پر لیس کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ کرشن کانگ۔ اور..... بٹن دبتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”یس۔ مہادیو اشنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور..... مہادیو نے کہا۔

”باس۔ دو ہور توں اور چار مقامی مردوں کا ایک مقامی قافلہ جیسوں میں یہاں پہنچا ہے اور انہوں نے یہاں کی سب سے بڑی سرائے رتناگر میں کمرے لئے ہیں۔ مجھے ان پر شک پڑا تو میں نے ان کی نگرانی شروع کر دی۔ ان میں سے ایک آدمی اپنے باقی ساتھیوں کو سرائے میں چھوڑ کر خود یہاں کے ایک قدیم معبد کے بڑے پجاري سے ملا اور کافی دیر تک یہ ملاقات جاری رہی۔ پھر وہ واپس سرائے میں آیا اور سرائے کے مالک سے بھی اس نے کافی دیر تک باتیں کیں معبد سے سرائے تک راستے میں اسے ایک ٹرانسیسیٹر کاں بھی آئی جو اس نے اشنڈکی۔ اس کے بعد وہ اس کمرے میں چلا گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ پھر ایک مقامی آدمی کو سرائے کا مالک خود ان کے کمرے تک چھوڑنے گیا تو میں چونک پڑا۔ یہ آدمی کافی دیر تک

اور پھر وہ اچانک ان پر فائر کھول دیں۔..... مہادیو نے کہا۔  
”لیکن ایسا نہ ہو کہ تمہارے یہ سارے انتظامات کرنے سے جہلے  
وہ لوگ وہاں بینج جائیں۔ عمران اہتمائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا  
عادی ہے۔..... مادام ریکھانے کہا۔

”ایسی بات نہیں ہے مادام۔ پرتاب پور سے رامنی تک کافاصلہ  
کافی ہے اور اس طرف جنگل بھی خاصاً دشوار گزار ہے اس لئے ان کی  
جیسوں کی رفتار بے حد سست رہے گی اور ہم بہت جلد یہ تمام کام کر  
لیں گے۔..... مہادیو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جس قدر تیزی سے یہ کام ہو سکے کرو اور اس کا  
رابطہ میری مشین کے ساتھ بھی ضرور جوڑ دینا تاکہ میں بھی یہاں  
بیٹھی تمام صورت حال کو مانیڈ کر سکوں۔..... مادام ریکھانے کہا۔  
”یہ مادام۔..... مہادیو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے  
فون کار سیور رکھا اور ایڈ کر تیزی سے غار سے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

رہے ہیں اس کا بھی عالم ہو گیا۔ اب میں ان کا آسانی سے شکار کھیل  
اوں گا اور سنو۔ تم نے جور قم اس ترپاٹھی سے حاصل کی ہے وہ تمہارا  
انعام ہے۔ تم اب واپس ہمیڈ کوارٹر چلے جاؤ۔ اب تمہارا یہاں کام  
ختم ہو گیا ہے۔ اور۔..... مہادیو نے کہا۔

”شکر یہ بس۔ اور۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مہادیو نے  
اوور اینڈ آل ہمہ کر بٹن آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ  
پڑے ہوئے واٹر لیس فون کار سیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع  
کر دیئے۔

”یہ۔..... دوسری طرف سے مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔  
”مہادیو بول رہا ہوں مادام۔..... مہادیو نے کہا۔

”یہ۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔..... مادام ریکھانے کہا  
تو مہادیو نے کرشن سے ملنے والی تمام تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ ویری گڑ۔ یہ تم نے واقعی اہتمائی عقل مندی سے کام لیا  
ہے کہ پرتاب پور میں بھی اپنا آدمی بھجوادیا تھا۔ اب اس راستے پر ہم  
نے خصوصی پلٹنگ کرنی ہے۔..... مادام ریکھانے کہا۔

”مادام۔ یہ عمران اہتمائی شاطر ذہن کا آدمی ہے اس لئے ہو سکتا  
ہے کہ وہ رامنی گاؤں سے راستہ بدل جائے اور ہم وہاں اس کا انتظار  
کرتے رہ جائیں اس لئے میں نے سوچا ہے کہ ساگور سرحد سے آگے  
بھی سپر ٹیلی ڈکٹا فون اس انداز میں نصب کر دوں کہ ہم یہاں بیٹھنے  
بینچے انہیں مانیڈ کرتے رہیں جبکہ ہمارے آدمی وہاں موجود ہوں گے

..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہاں سے ہمیں پیدل آگے بڑھنا ہو گا"..... جویا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہم نے سب سے پہلے وہاں کسی آدمی کو کور کرنا ہے  
ولیے اس وقت مجھے واقعی جوزف یاد آ رہا ہے۔ وہ دور سے ہی انسانی  
بو سونگھ لیتا ہے جبکہ ہم ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے  
بے خبر رہتے ہیں"..... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ ساتھ ساتھ بیٹھنے سے کیا مطلب ہوا تمہاری بات  
کا"..... جویا نے چونک کراور حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"عمران صاحب کا مطلب ہے کہ آپ ان کے قریب بیٹھ کر بھی  
ان سے غافل ہیں"..... ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ نے فوراً ہی جواب دیا  
تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مبارک ہو صدر۔ کم از کم تمہیں تو مطلب بتانے کی فکر سے  
آزادی مل گئی"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ باتیں ہی ایسی کرتے ہیں کہ مس جویا کو  
مطلوب سمجھنا پڑتا ہے"..... صدر نے ہستے ہوئے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ جویا جان بوجھ کر مطلب پوچھتی رہتی  
ہے"..... عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ سمجھے۔ فضول باتیں کرنا تو تمہاری عادت  
بن گئی ہے"..... جویا نے یکخت احتیائی عصیلے لجھے میں کہا۔

"جو بات صالحہ کی سمجھ میں آگئی ہے وہ تمہاری سمجھ میں کیوں

جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر  
صالحہ اور جویا اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں اور عقبی سیٹ پر صدر، گیپشن  
شکیل اور تنور موجود تھے۔ جیپ کے بالکل عقب میں چار بڑے  
بڑے سیاہ رنگ کے تھیلے رکھے ہوئے تھے۔ عمران نے جیپ کا  
ٹینک فیول سے مکمل طور پر بھروالیا تھا اور اس نے ایک جیپ میں  
ہی اکٹھے جانے کا پروگرام بنایا تھا کہ اس طرح وہ زیادہ تیزی سے سفر  
کر سکتے تھے اور راستے میں ہونے والے کسی بھی معاملے کو مل کر  
فسیں کر سکتے تھے۔ جیپ اب رامنی گاؤں کے قریب سے گزر کر  
ساگور علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"کیا تم اس سرخ پھولوں والے درختوں کے قریب جا کر جیپ  
روکو گے"..... جویا نے کہا۔

"نهیں۔ اس سے کافی پہلے۔ ورنہ تو جیپ کو وہ چکیک کر لیں

اور ..... مہادیو نے بڑے پر جوش لجے میں کہا۔

"کم از کم دو میل کے فاصلے پر جتاب۔ اور ..... موتی رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جنگل میں اتنے فاصلے سے یہ تمہیں کیسے نظر آگئی۔ اور ..... مہادیو کے لجے میں حریت تھی۔

"باس۔ میں اس جگہ پر موجود ہوں جہاں سے جیپ کا ہیولہ وقٹاً فوقتاً نظر آ رہا ہے۔ اور ..... موتی رام نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس زوم میرائل گن تو موجود ہے۔ اور ..... مہادیو نے کہا۔

"میں بس۔ اور ..... موتی رام نے جواب دیا۔

"کیا تم اس سے جیپ کا نشانہ لے سکتے ہو۔ اور ..... مہادیو نے کہا۔

"میں بس۔ لیکن زوم میرائل گن کی رینچ تو کافی محدود ہے۔ اور ..... موتی رام نے جواب دیا۔

"یہ لوگ لازماً جیپ پر ہی ساگور سرحد کے قریب چھپنیں گے اس لئے تم ہوشیار ہو اور جیسے ہی یہ جیپ زوم میرائل گن کی رینچ میں آئے تم اس پر میرائل فائز کر دینا اور سنو۔ تمہارا نشانہ غلط نہیں ہونا چاہئے ورنہ تم خود ان کے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔ اور ..... مہادیو نے کہا۔

"آپ بے فکر ہیں بس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میرا نشانہ کس

نہیں آسکی۔ ..... عمران نے کہا۔

"اس لئے عمران صاحب کہ تنور بھی یہاں موجود ہے۔ - صدر نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس کی باتیں واقعی اس قدر بخوبی ہوتی اور مجہنم ہوتی ہیں کہ جب تک یہ خود وضاحت نہ کرے سمجھ میں ہی نہیں آتیں۔ ..... تنور نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہے اچانک عمران کی جیپ سے ٹوں ٹوں کی آوازیں لٹکنے لگیں تو عمران نے بھلی کی سی تیزی سے جیپ سے ایک چھوٹا سا ٹراں سیسیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ ویسے عمران سمیت سب کے چہروں پر حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کون کاں کر سکتا ہے۔ ..... عمران نے بڑبراتے ہوئے کہا جبکہ مادھو والا ٹراں سیسیٹر عمران پر تاب پور میں ہی چھوڑ آیا تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ موتی رام کا نگ۔ اور ..... بٹن آن ہوتے ہی ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔

"میں۔ مہادیو امنڈنگ یو۔ اور ..... دوسری طرف سے فوراً ہی مہادیو کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ ایک جیپ رامنی گاؤں کی طرف سے ساگور کی طرف آ رہی ہے۔ میں نے اسے خصوصی طور پر دور بین سے چیک کیا ہے۔

اور ..... موتی رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جہاں تم موجود ہوں وہاں سے کتنے فاصلے پر ہے یہ جیپ۔

ہے اس لئے یہ ذہنی معاملات کے بارے میں فارغ ہے۔..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم میرا نام نہ لیا کرو۔ سمجھے۔ ورنہ"..... تنور نے غانتے اٹے لجے میں کہا۔

"اب اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے کہ تمہارے والدین لے تمہارا نسوانی نام رکھ دیا ہے۔"..... عمران نے جواب دیا تو جیپ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"عمران صاحب۔ ہم چیک کرنے کے ہیں اس لئے معاملات بخوبی ہو چکے ہیں۔"..... صالحہ نے کہا۔

"اچھا۔ پھر تو صدر کو باجماعت مبارک باد دینی چاہئے۔"..... عمران اٹا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا اور ایک بار پھر وہ سب ہنس پڑے۔

"تم سے بات کرنا ہی عذاب ہے۔"..... جولیا نے منہ بناتے اٹے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی معاملات دل ناپختہ ہیں ورنہ جب یہ بنتے ہو جائیں تو پھر بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔"..... عمران میں تھے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ زوم میرائل گن کی ریخ تو کافی ہوتی ہے۔"..... پھر اس موتی رام نے کیوں کہا کہ اس کی ریخ محدود ہے۔..... خاموش ہٹے ہوئے کیپشن شکیل نے کہا۔

قدر بے خطاب ہے۔ اور"..... موتی رام نے کہا۔

"جیسے ہی جیپ ہٹ ہو تم نے خیال رکھنا ہے کہ کوئی اس کے باوجود نجج جائے تو اس پر مشین گن کے فائز کھول دینا۔ ان میں سے کوئی زندہ نہیں بچنا چاہئے اور یہ بات بھی سن لو کہ اگر کسی وجہ سے تم میرائل گن فائز نہ کر سکو تو پھر تم نے کوئی حرکت نہیں کرنی صرف روپرٹ دینی ہے۔"..... مہادیو نے کہا۔

"لیں بس۔"..... موتی رام نے کہا تو دوسری طرف سے اور اینڈآل کے الفاظ کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے چند لمح رک کر ٹرانسیور آف کر دیا۔

"یہ کال سہاں کیسے رسیور ہو گئی۔"..... جولیا نے حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

"یہ ٹرانسیور نہیں بلکہ ٹرانسیور کال چیکر ہے۔ میرے ذہن میں پہلے سے موجود تھا کہ جنگل میں بکھرے ہوئے آدمیوں کے درمیان رابطہ لازماً ٹرانسیور سے ہی ہو سکتا ہے اس لئے میں اسے ساتھ لے آیا تھا۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"ان معاملات میں تو تمہارا ذہن بے حد تیز چلتا ہے جبکہ باقی معاملات میں تم ڈفر ہو۔ اس کی وجہ۔"..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باقی معاملات سے اگر تمہارا مطلب معاملات دل سے ہے تو جب دل ہی نہ ہو تو پھر کیسے معاملات۔ جس طرح تنور کا ذہن نہیں

”موتی رام ہاں سے ایک کلو میٹر کے فاصلے پر مشرق کی سمت میں موجود ہے۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”کیسے معلوم کیا ہے تم نے۔۔۔۔ جویا نے کہا۔

”کال کچھ پر کال موصول ہونے اور کال کئے جانے کے بارے میں ضروری معلومات ہندسوں کی صورت میں فیڈ ہے تاکہ کال کا فاصلہ اور مأخذ معلوم کیا جاسکے۔ ان ہندسوں کو میں نے نتیجہ کنفرم کرنے لئے چھیک کیا اور ان ہندسوں کی مدد سے میں نے نقشے پر کام کیا تو نتیجہ سامنے آگیا۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تو پھر اب کیا کرنا ہے۔۔۔۔ جویا نے کہا۔

”جیپ کو آگے کھلی جگہ پر لے جا کر چھوڑ دو اور پھر ہاں سے باہر نکل کر تم نے ایسی اوکاری کرنی ہے جیسے جیپ خراب ہو گئی ہو جبکہ میں ہاں سے شمال کی طرف اور تنور مغرب کی طرف تقریباً دو سو گز جا کر پھر مشرق کی طرف مڑ جائیں گے اور درختوں اور اونچی جھاڑیوں کی آڑیتی ہوئے آگے بڑھیں گے۔ موتی رام کی تمام تر توجہ جیپ کی طرف ہی رہے گی جبکہ ہم اسے چھاپ لیں گے۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اس تجویز پر رضا مندی کااظہار کیا۔

”تنویر۔ تم سائینس لگا مشین پسٹل بھی ساتھ لے لو اور گیس فائر کرنے والا پسٹل بھی۔ اگر یہ تمہیں نظر آجائے تو تم نے اسے بے ہوش کرنا ہے۔۔۔۔ مشین پسٹل صرف اشد ضرورت کے تحت ہی استعمال ہو گا۔۔۔۔ عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا

”یہ کافرستان کی زوم گلبہر لیز گن ہے اس لئے اس کی ریخ محدود ہو گی۔۔۔۔ عمران نے جوابہ دیتے ہوئے کہا۔

”پھر بھی مرا خیال ہے کہ اس کی ریخ ایک کلو میٹر تک تو ضرور ہوتی ہے۔۔۔۔ کیپشن شنکر بیل نے کہا۔

”ہاں۔۔۔۔ اتنی تو ہے۔۔۔۔ بہر حال اب ہمیں ان موتی رام کو گھیرنا ہے۔۔۔۔ اگر یہ موتی رام ہمارے رے ہاتھ لگ جائے تو ہمارا خاصا بڑا مستکہ حل ہو سکتا ہے۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو درختوں کے ایک سب جھنڈ کے پیچے روک دیا۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔ جویا سر نے چونک کر کہا۔

”اس سے آگے ہم زوم میلانگن کی رہائیں کسی بھی وقت آسکتے ہیں اور حملہ اگر ہو گیا تو پھر واقعی اجتماعی بروں والی بات سامنے آجائے گی۔۔۔۔ عمران سر نے جیپ سے نیچے اتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آسیں۔۔۔ عمران نے جیپ سے نقشہ نکالا اور پھر اسے کھول کر عنور سے دیکھ لیا۔۔۔۔

”صفدر۔۔۔۔ تم اس نقشہ کو کھول کر کھوئی نہو۔۔۔۔ اس حساب کتاب کر لوں۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صدر نے آئی بڑھ کر عمران کے ہاتھ سے نقشہ لیا جبکہ عمران سر نے جیپ سے بال انس نکالا اور پھر ایک چھوٹا سا پیڈ نکال کر اس۔۔۔۔ نے نقشے کو دیکھ دیا کہ اس پیڈ پر ہندے ڈالنے شروع کر دیئے۔۔۔۔ کالج کافی دیر تک وہ اسی اڑیں کام کرتا رہا پھر اس نے بال پوانت دو بالیہ بارہ جیپ میں ڈال لے

بیٹھا رہا اور چند لمحوں بعد وہ آدمی انٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"حریت ہے۔ وہ آدمی کہاں غائب ہو گیا۔"..... اس آدمی نے بڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کی آواز سن کر عمران پہچان گیا کہ یہ موقت رام نہیں ہے بلکہ کوئی اور آدمی ہے۔ عمران نے جیب سے گیس پسل نکالا اور پھر دوسرے لمحے عمران نے اس کا رخ اس آدمی کی طرف کر کے ٹریکر دبادیا۔ سٹک کی آواز کے ساتھ ہی ایک کیپوں پسل سے نکل کر اس آدمی کے قریب موجود درخت کے تنے سے نکرا یا اور دوسرے لمحے وہ آدمی جو مژکر دیکھ رہا تھا لڑکھا کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران کچھ دیر تک اوپر ہی بیٹھا رہا اور جب اس کے خیال کے مطابق گیس کے اثرات ختم ہو گئے تو وہ نیچے اتر آیا۔ اس نے پہلے تو اس آدمی کی تلاشی لی پھر اس کی پشت پر موجود بیگ کو کھول کر چیک کیا تو اس بیگ میں دور بین اور اسلخ تھا جبکہ اس کی تلاشی سے ایک زیروفائیو ٹرانسمیٹر بھی اسے مل گیا۔ عمران نے یہ سب چیزیں جیب میں ڈالیں اور پھر اس نے جھٹک کر پہنچنے والے ایک انگلی کو جھٹکا دے کر اس کا بلیڈ نکالا اور اس آدمی کو انٹھا کر اس نے اس کی گردن کے عقبی حصے پر بلیڈ کی مدد سے خاصا گہرا کٹ لگا دیا۔ پھر جیسے ہی اس کٹ سے خون نکلنے لگا اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار بخودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے اسے سیدھا کر دیا اور خود سیدھا ہو کر اس نے اس کی گردن پر پیر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کر لہتے ہوئے انٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران

اور پھر عمران نے صدر سے یہ دونوں پسلز لئے اور انہیں جیب میں ڈال کر وہ شمال کی طرف آگے بڑھتا چلا گیا جبکہ تقویر بھی دونوں پسلز لے کر اس کی مخالف سمت کو بڑھ گیا۔ عمران تقریباً دواڑھائی سو گز آگے بڑھ کر مڑا اور پھر وہ بڑے محتاط انداز میں جھاڑیوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ تقریباً ادھے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ اچانک ایک جگہ رک گیا کیونکہ اسے دور کسی حرکت کا احساس ہوا تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی آدمی ایک درخت سے اتر کر جھاڑیوں میں گھس گیا ہو۔ عمران تیزی سے ایک گھنٹے درخت پر چڑھا اور چند لمحوں بعد وہ درخت کی گھنی شاخوں میں اس انداز میں چھپ کر بیٹھ گیا کہ سوائے اسے غور سے دیکھے بغیر چیک نہ کیا جاسکتا تھا۔ اس کی نظر سے اسی طرف جمی ہوئی تھیں جہاں اس نے حرکت چیک کی تھی اور پھر تھوڑی رر بعد ہی ایک جھاڑی کو مخصوص انداز میں حرکت کرتے دیکھ کر اس کے بیوں پر مسکراہٹ رکھنے لگی کیونکہ جھاڑی کی اس مخصوص حرکت سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ کوئی آدمی جھاڑیوں کی اوٹ لے کر اس کی طرف بڑھ رہا ہے اور پھر چند لمحوں بعد ایک آدمی ساتھ آیا۔ وہ لمبے قد اور چوڑے جسم کا آدمی تھا اور شاید اپنے لمبے قد کی وجہ سے وہ درخت سے اتر کر جھاڑی میں چھپتے ہوئے اس کی نظر میں آگلا تھا۔ وہ اب وہاں پہنچ کر ایک جھاڑی کی اوٹ لے کر حریت سے ادم اوھر دیکھ رہا تھا۔ اس کی مشین گن اس کے کانندھے سے لٹکی ہوئی تھی جبکہ ایک سیاہ رنگ کا بیگ اس کی پشت پر تھا۔ عمران خاموش

کیوں اس طرح جیپ سیست آرہے ہیں کہ اچانک جیپ کچھ فاصلے پر پہنچ کر رک گئی۔

”عمران صاحب آجائیں آپ بھی۔۔۔۔۔ صدر کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار ایک طویل سانس لیتا ہوا جھاڑی کی اوٹ سے اٹھ کھدا ہوا اور پھر تیزی سے جیپ کی طرف بڑھنے لگا۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیست پر تغیر موجود تھا جبکہ جولیا اور صالحہ سائینڈ سیست پر صدر اور کیپشن شکیل عقی سیست پر تھے۔

”کیا ہوا ہے۔ تم لوگ یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔۔۔ عمران نے جیپ کے قریب پہنچ کر کہا۔

”تغیر نے اس موقعی رام کو نہ صرف گھیر لیا بلکہ اس سے تمام معلومات بھی حاصل کر لی ہیں اور ان معلومات کے مطابق تمام سائنسی تنصیبات سرخ پھولوں والے حصے تک محدود ہیں اس لئے ہم نے سوچا کہ ہم یہاں تک جیپ میں چلے جائیں۔ آپ کو ہم نے دور سے ہی دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔ صدر نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

”نیچے اتراؤ۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم ابھی تک میزائل گنوں سے بچے ہوئے ہو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار نیچے اترائے۔

”کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ ان سرخ پھولوں والے درختوں تک کوئی خطرہ نہیں ہے تو پھر۔۔۔ یہاں تو

نے پیر کو موڑ دیا تو اس آدمی کا جسم ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ یکخت بگڑ سا گیا تھا اور منہ سے خر خراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا اور دباؤ بھی قدرے کم کر دیا۔ ”کیا نام ہے تمہارا۔۔۔۔۔ عمران نے سرد اور سخت لمحے میں کہا۔ ”مم۔۔۔۔۔ میرا نام شیام ہے۔۔۔۔۔ اس آدمی نے رک رک کر کہا اور پھر عمران نے اس سے سوالات کر کے اپنے مطلب کی معلومات حاصل کیں اور پھر اس نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑ دیا اور شیام کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں تو عمران نے تیزی سے اپنا رخ موڑا اور اس طرف کر دیا جدھروہ موقعی رام موجود تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب تک تغیر اس تک پہنچ چکا ہوا گا لیکن ظاہر ہے اب وہ یہ سوچ کر واپس تونہ جا سکتا تھا لیکن آگے بڑھنے کے بعد وہ جب اس جگہ پہنچا جہاں اس کے خیال کے مطابق موقعی رام موجود تھا تو اس نے ایک جھاڑی کی آڑ لے کر محاط انداز میں ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا لیکن وہاں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ابھی عمران یہاں سوچ ہی رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے کہ اچانک اسے اپنے عقب میں دور سے جیپ کے انجن کی ہلکی سی آواز سنائی دینے لگی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے اپنا رخ موڑا اور پھر اسے دور سے جیپ آتی دکھائی دی۔۔۔۔۔ یہ وہی جیپ تھی جس پر وہ سوار ہو کر یہاں پہنچے تھے۔ عمران حیرت بھری نظر و نظر سے جیپ کو دیکھ رہا تھا۔ اس کو واقعی سمجھنا آرہی تھی کہ یہ لوگ

"کیوں۔ اس معبد میں کیا ہے۔"..... جولیانے حیرت بھرے لجے میں کہا۔

"قدیم معبد کے بڑے پچاری سے میری جو باتیں پرتاپ پور میں ہوئی تھیں ان کے مطابق جنگل کے اندر جو معبد ہیں ان میں ایسی سرنگیں بنائی گئی ہیں جو ایک معبد سے دوسرے معبد تک جاتی ہیں اور یہ سرنگیں اب ختم ہو چکی ہیں کیونکہ معبد بھی ویران ہو چکے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ ان پہاڑی والے معبد میں بھی کوئی نہ کوئی سرنگ ہو گی جبے اگر کھول لیا جائے تو ساگور کے قدیم معبد تک بے شک نہ پہنچ سکیں لیکن کم از کم سرحدی چینکنگ سے نج کر اندر داخل ہو جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ جنگل کے اندر ایک چھوٹی سی پہاڑی کے قریب پہنچ گئے جس پر ایک چھوٹا سا معبد موجود تھا۔ عمران نے جیپ روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے عمران پہاڑی پر چڑھ گیا اور پھر اس ٹوٹے پھوٹے معبد میں داخل ہو گیا۔ معبد کی حالت اہمی خستہ تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ صدیوں سے ویران پڑا ہو۔ عمران کی نظریں معبد کا اندر وہی جائزہ لے رہی تھیں کہ اچانک وہ چونک کر آگے بڑھا اور اس نے ایک جگہ پر زور سے پیر مارا تو ایسی آواز سنائی دی جیسے زمین کی بجائے لکڑی پر پیر مار رہا ہو۔

"یہاں ہے راستے اس سرنگ کا۔ اسے کھولنا پڑے گا۔"۔ عمران

صرف موتوی رام ہی موجود تھا۔"..... جولیانے کہا۔  
"موتوی رام نے غلط بیانی کی ہے۔ میں نے بھی ایک آدمی کو گھیر لیا تھا۔ اس سے میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق سرخ پھولوں والے درختوں سے دو سو گز چھٹے بھی سپر شیلی ڈکٹا فون نصب ہیں اس لئے اگر تم یہاں سے کچھ اور آگے چلے جاتے تو لامحالہ چیک ہو جاتے۔"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ کیا پیدل جائیں۔"..... جولیانے کہا۔

"تنویر۔ تم پیچھے بیٹھ جاؤ۔ اب ہمیں ایک اور چکر چلانا پڑے گا۔"..... عمران نے کہا اور خود وہ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جب باقی ساتھی بھی سوار ہو گئے تو عمران نے جیپ کو بیک کر کے واپس آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ کافی فاصلے پر جا کر عمران نے اس کا رخ موز دیا اور اب وہ شمال کی طرف سیدھے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"اب یہاں جا رہے ہو تم۔"..... جولیانے حیرت بھرے لجے میں کہا۔

"میں نے اس آدمی شیام سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق یہاں سے تقریباً ایک کوس کے فاصلے پر ایک چھوٹی سی پہاڑی موجود ہے جس پر ایک قدیم معبد بننا ہوا ہے۔ ہم اس معبد میں جا رہے ہیں۔"..... عمران نے کہا۔

بھلے تو گہرائی میں اترنی چلی گئی پھر وہ سیدھی ہو کر آگے بڑھتی چلی گئی۔  
”یہاں سے وہ ساگور معبد کا فاصلہ کتنا ہو گا۔“..... صدر نے  
کہا۔

”تقریباً چار پانچ کلو میٹر تو ہو گا۔“..... عمران نے جواب دیا۔  
”اتنی طویل سرنگ یہاں کے وحشی تو نہیں بناسکتے۔“..... اس  
بار جو لیا نے کہا۔

”اگر وہ معبد تعمیر کر سکتے ہیں تو سرنگ بھی بناسکتے ہیں۔ یہ بھی  
ہو سکتا ہے کہ اس کام کے لئے کوئی مخصوص قبیلہ ہو جسے خصوصی  
طور پر بلا کر یہ کام کرایا جاتا ہو گا۔ بہر حال اگر اتنی طویل سرنگ ہو  
گی بھی ہی تب بھی وہ اب کی نہیں ہو گی۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں  
کہ ہم اس سرحدی چینگ میں سے نج کر اندر داخل ہو جائیں۔“..... عمران  
نے کہا تو سب نے اشیات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ادھے گھنٹے بعد  
اچانک سرنگ بند ہو گئی۔ وہ مہندم ہو چکی تھی۔ اس کی چھت گر کر  
زمیں سے مل چکی تھی۔

”اب ہمیں اوپر جانا ہے۔ اس مہندم جگہ کو کھود کر راستہ بنانا ہو  
گا۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن ہمارے پاس تو سامان بھی نہیں ہے۔“..... صدر نے  
کہا۔

”بمبارکر چھت اڑا دو۔“..... تنور نے کہا۔  
”ارے ہاں۔ واقعی یہ کام ہو سکتا ہے۔ صدر اسے اڑا دو۔“

نے کہا۔ اب ظاہر ہے ان کے پاس بیچے وغیرہ تو موجود ہی نہ تھے اس  
لئے انہوں نے خجنگوں کی مدد سے اس جگہ کو کھودنا شروع کر دیا اور  
پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ ایک لکڑی کے تختے کو اوپر اٹھانے  
میں کامیاب ہو گئے۔ نیچے ایک سرنگ کا دہانہ تھا لیکن یہ سرنگ  
انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے  
تختہ پیچھے کر کے الٹ دیا۔

”یہ نجانے کب سے بند ہے اس لئے کچھ دیر رک جاؤ۔ ہاں۔“  
جیپ سے اپنا سامان وغیرہ اٹھالو۔ شاید اس راستے سے دوبارہ واپسی  
نہ ہو سکے۔“..... عمران نے کہا تو سوائے جو لیا اور صالح کے اس کے  
باتی ساتھی باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو سامان ان  
کے پاس تھا۔ عمران نے صدر کے بیگ سے تیز روشنی کرنے والی  
ٹارچ لی اور اسے روشن کر کے وہ اس سرنگ میں اتر گیا۔ سرنگ  
زیادہ چوڑی نہیں تھی۔ البتہ ایک آدمی آسانی سے گزر سکتا تھا۔  
سرنگ میں بہر حال ایسی فضا موجود تھی جس میں سانس لینا کافی  
دشوار ہو رہا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ نجانے کب سے بند اس  
سرنگ کی ہوا کو صاف ہونے کے لئے کمی روز چاہتیں اس لئے اس  
نے آگے بڑھنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل  
رہے تھے۔

”سانس کم لو۔“..... عمران نے کہا اور پھر خود بھی وہ اس طرح  
سانس لے رہا تھا جیسے اہتمامی ضرورت سے سانس لے رہا ہو۔ سرنگ

عمران نے کہا۔

”لیکن دھماکے کی آواز ان تک نہ پہنچ جائے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

”نہیں۔۔۔ ہم نے کافی فاصلہ طے کر لیا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابھی ہم نے ساگر قبیلے کی سرحد بھی پار نہ کی ہو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صدر نے اپنے تھیلے سے ایک چھوٹا سا بم نکالا اور پھر وہ سب پیچھے ہٹ گئے۔ صدر نے بازو گھما کر پوری قوت سے اسے اس جگہ پر مار دیا جہاں سے چھت مہنم ہوئی تھی۔ ایک دھماکہ ہوا اور ہر طرف گرد و غبار کا بادل سا پھیلتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب گرد کا بادل چھٹا تو وہ آگے بڑھا۔ اب وہاں اتنا سوراخ ہو گیا تھا جس سے نکل کر وہ باہر جاسکتے تھے اور مہنم ہونے والے حصے کی وجہ سے اوپر چڑھنا آسان ہو گیا تھا اس لئے ایک ایک کر کے وہ سب باہر آگئے۔

یہ بھی جنگل ہی تھا۔ ہر طرف درخت اور جھاڑیاں موجود تھیں۔ عمران چند لمحے غور سے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ آگے بڑھا تو اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی آگے بڑھتے چلے گئے۔ ابھی انہوں نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک ایک درخت سے سنک کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے اوپر کسی نے سیاہ چادر ڈال دی ہو۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے ہوا پھر ان کے ذہن گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

مہادیو کے چہرے پر احتیاطی بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ موتوی رام بھی کال اشٹذ نہ کر رہا تھا اور کسی اور طرف سے بھی پاکیشیانی ہجنشوں کی آمد کے بارے میں کوئی اطلاع نہ مل رہی تھی اس لئے مہادیو بے حد پریشان ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے ایک آدمی کو موتوی رام کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ معلوم کر کے بتائے کہ موتوی رام کو کیا ہوا ہے کہ اچانک اس سے رابطہ ختم ہو گیا۔ ویسے اسے یقین تھا کہ کوئی اور بات ہو گی ورنہ ایسا تو ممکن ہی نہ تھا کہ پاکیشیانی ہجنشوں نے اسے کور کر لیا ہو کیونکہ اگر وہ جیپ کو اتنے فاصلے سے چھیک کر سکتا ہے تو وہ ان ہجنشوں کو بھی چھیک کر سکتا ہے۔ البتہ اسے یہ خیال آرہا تھا کہ جنگل کی وجہ سے کسی زہر میلے سانپ نے اسے نہ ڈس لیا ہو اس لئے وہ کال اشٹذ نہیں کر رہا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد مشین سے کال آنا شروع ہو گئی تو مہادیو نے بھلی کی سی

"یہ مادام - مہادیو بول رہا ہوں - اور"..... مہادیو نے کہا۔

"کیا ہوا مہادیو - تم تو کہہ رہے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیپ اڑائی جا رہی ہے - پھر تم نے کال ہی نہیں کی - اور"..... مادام ریکھا نے تیز لمحے میں کہا۔

"مادام - پاکیشیانی ہجھٹوں نے موتی رام کو چھیک کر لیا اور اب اس کی لاش سلمنے آئی ہے - اس پر ہوناک تشدد کیا گیا ہے - ابھی مجھے روپورٹ ملی ہے کہ آپ کی کال آگئی ہے - اور"..... مہادیو نے کہا۔

"اوہ - ویری بیڈ - اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے موتی رام سے سہاں کے بارے میں ہتمام تفصیلات معلوم کر لی ہوں گی - اور"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"موتی رام کو کچھ نہیں معلوم مادام - اسی لئے تو ان کو اس پر ہوناک تشدد کرنا پڑا - بہر حال ابھی تک انہوں نے سرحد کر اس نہیں کی اور نہ ہماری میزاں لگنوں کی ریخ میں آئے ہیں - جیسے ہی وہ ہماری ریخ میں آئے وہ لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے - اور" - مہادیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ - اس کا مطلب ہے کہ ہم سہاں بیٹھے انتظار ہی کرتے رہیں اور وہ لوگ ہمارے سروں پر پہنچ گئے - میں اور اوشا تمہارے پاس آ رہی ہیں - اب ہمیں خود باہر نکلا، ہو گا - اس طرح کام نہیں چل سکتا - اور اینڈ آل"..... دوسری طرف سے مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔

تیزی سے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو - ہیلو - ہمیشہ کالنگ - اور"..... بٹن آن ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی ہے یہ ہمیشہ تھا جب مہادیو نے موتی رام کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

"یہ - مہادیو اینڈ نگ یو - کیا پوزیشن ہے - اور"..... مہادیو نے کہا۔

"جتاب سہاں موتی رام کی لاش جھاڑیوں میں پڑی ہوئی ہے - اس پر اہتاںی ہوناک تشدد کیا گیا ہے - اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ - ویری بیڈ - اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیانی ہجھٹوں نے تک پہنچ گئے - لیکن یہ کیے ہوا ہو گا - کیا وہاں کوئی جیپ موجود ہے اور"..... مہادیو نے کہا۔

"نہیں جتاب سہاں کوئی جیپ موجود نہیں ہے اور نہ ہی نظر آ رہی ہے - اور"..... ہمیشہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ - ٹھیک ہے - تم موتی رام کا سامان وغیرہ لے کر واپس آ جاؤ - اور اینڈ آل"..... مہادیو نے کہا اور بٹن آف کر دیا لیکن اسی لمحے مشین کے نچلے حصے سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو اس نے چونک کرہا تھا بڑھایا اور بٹن پر لیس کر دیا۔

"ہیلو - ہیلو - ریکھا کالنگ - اور"..... دوسری طرف سے مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔

"عجیب چکر میں پھنس کر گئے ہیں، ہم نہ آگے کے رہے اور نہ بچے کے..... مادام ریکھا نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک مشین کا ایک بلب تیزی سے جلنے بھجنے لگا تو مہادیو ہونک پڑا۔ اس نے تیزی سے مشین کے چند بٹن پر میں کر دیئے۔

ال کے ساتھ ہی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور پھر اس پر ایک منظر ابھر آیا تو سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ منظر میں ایک جیپ تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔ اس کا رخ ایک چھوٹی سی ہبھاڑی کی طرف تھا جس پر ایک قدیم معبد تھا اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے جیپ اس ہبھاڑی کے قریب پہنچ کر رک گئی اور اس میں سے دو عورتیں اور چار مرد نیچے اترے اور معبد کی طرف بڑھ گئے۔

"یہ کیوں اس پرانے اور ٹوٹے ہوئے معبد میں جا رہے ہیں۔" مادام ریکھا نے اہتمائی حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"معلوم نہیں مادام"..... مہادیو نے کہا۔

"بیٹھ جاؤ۔ اب یہ چیک ہونے لگ گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا سیٹ اپ اب کام کرنے لگ گیا ہے۔"..... مادام ریکھا نے اورے مطمئن لمحے میں کہا اور وہ تینوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر بعد تین مرد اس معبد سے باہر آئے اور انہوں نے جیپ سے سامان لانا شروع کر دیا۔ پھر سامان اٹھا کروہ ایک بار پھر معبد میں چلے گئے اور پھر جب کافی دیر تک باہر نہ آئے تو مادام ریکھا کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔

اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مہادیو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بٹن آف کر دیا۔ تھوڑی دریں بعد مادام ریکھا اور اس کے پیچے اوشا گار میں داخل ہوئیں تو مہادیو انہ کر کھدا ہو گیا۔

"مہادیو۔ صورت حال ٹھیک نہیں ہے۔ یہ لوگ حد درجہ شاطر ہیں۔"..... مادام ریکھا نے غصیلے لمحے میں کہا۔

"مادام۔ چاہے وہ کچھ بھی کیوں نہ کر لیں۔ بہر حال انہوں نے آنا تو یہاں ساگور میں ہی ہے اور ہم نے ساگور کے چاروں طرف خصوصی کیمرے نصب کر کر کے ہیں۔ وہ جہاں سے بھی سرحد کر اس کریں گے چیک ہو جائیں گے اور جیسے ہی وہ چیک ہوئے ہماری طرف سے ایک بٹن دبانے پر خود کار فائز نگ نظام آن ہو جائے گا اور ان کے جسموں کے چیتھرے اڑ جائیں گے۔"..... مہادیو نے کہا۔

"اور اگر اس عمران نے تمہارے اس نظام کا کوئی توڑ نکال لیا تب۔ وہ ساتھ دان ہے اور موئی رام سے بھی اس نے اس نظام کے بارے میں معلوم کر لیا ہو گا۔"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"اب آپ بتائیں کہ کیا کیا جائے۔"..... مہادیو نے کہا۔

"مادام۔ میرا خیال ہے کہ مہادیو ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ویسے بھی انہوں نے بہر حال آنا تو یہاں معبد میں ہی ہے۔ وہاں باہر سے تو وہ نہ لیبارٹری کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں اور نہ ہی فارمولایا آله و اپس لے سکتے ہیں اس لئے انتظار کیا جائے۔"..... اوشانے کہا۔

کے ساتھ ہی نہ صرف مہادیو بلکہ مادام ریکھا اور اوشا سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ سکرین پر ایک آدمی زمین سے اس طرح باہر آ رہا تھا جیسے وہ کسی کنوں سے نکل رہا ہو اور پھر ایک ایک کر کے دو ہور تیس اور چار مرد باہر آ گئے۔

"اوہ۔ یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ یہ کہاں موجود ہیں۔"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"یہ سرحد سے تھوڑا اندر آ گئے ہیں اس لئے اب ان پر خود کار فائرنگ تو نہیں ہو سکتی۔ البتہ انہیں بے ہوش کیا جا سکتا ہے۔" مہادیو نے کہا۔

"کیوں۔ ان پر فائرنگ کیوں نہیں ہو سکتی۔"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام۔ فائرنگ کا نظام صرف سرحدی پٹی پر کام دے سکتا ہے درہ اپنے آدمیوں پر بھی فائر کھل سکتا ہے۔"..... مہادیو نے جواب دیا۔

"کیسے ہے ہوش کرو گے انہیں۔"..... مادام ریکھا نے کہا۔ "اندر مختلف درختوں پر ریز فائرنگ آلات نصب ہیں تاکہ کسی کو بے ہوش کیا جاسکے۔ جیسے ہی یہ لوگ ایسے کسی درخت کے قریب سے گزریں گے ان پر ریز فائرنگ کی جا سکتی ہے۔"..... مہادیو نے کہا تو مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اب ہیل چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ معبد میں کیوں اب تک رکے ہوئے ہیں۔"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام۔ کہیں یہ اس معبد میں کوئی سرنگ تو نہیں کھود رہے سرحد پار کرنے کے لئے۔"..... اوشا نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ سرنگ ہاتھوں سے نہیں کھودی جا سکتی۔"..... اوہ۔ ہو سکتا ہے کہ ان پرانے معبدوں میں پہلے سے کوئی سرنگ نہ ہو اور انہیں اس بارے میں معلوم ہو گیا ہو۔"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام۔ اگر یہ سرحد پار بھی کر لیں گے تب بھی ہمارے پاس پہنچنے تک انہیں سینکڑوں جگہوں پر ختم کیا جا سکتا ہے۔"..... مہادیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر یہ سرنگ ہمہاں ہمارے سروں پر پہنچ گئی تب۔"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"اوہ نہیں مادام۔ اتنی طویل سرنگ تو موجودہ دور میں بھی نہیں کھودی جا سکتی جبکہ یہ وحشی قبائل کہاں سے اتنی طویل سرنگ کھود سکتے تھے۔"..... مہادیو نے کہا اور پھر وہ خاموش بیٹھے رہے۔ سکرین پر معبد اور باہر کھڑی ہوئی جیپ نظر آ رہی تھی لیکن وہ لوگ غائب تھے پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اچانک سکرین ایک جھماکے سے آف ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی ٹوں ٹوں کی آواز نکلی اور ایک بلب تیزی سے جلنے بھئن لگا تو مہادیو نے بھلی کی سی تیزی سے مختلف بنن پریس کر دیئے۔ پھر بعد سکرین پر جھماکا ہوا اور وہ روشن ہو گئی اور اس

"یہ سر۔ اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھہرو۔ اسے کہو کہ وہ انہیں ہلاک نہ کرے۔"..... اچانک خاموش کھڑی مادام ریکھا نے چونک کر کہا تو مہادیو کے ساتھ ساتھ اوشا بھی چونک پڑی۔

"وہ کیوں مادام"..... مہادیو نے کہا۔

"اس لئے کہ پہلے یہ تسلی ہوئی چاہئے کہ کیا یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں کیونکہ جتنی آسانی سے یہ بے ہوش ہوئے ہیں اس سے مجھے یقین نہیں آ رہا۔ عمران بے حد شاطر دماغ کا آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے کوئی اور گروپ بھیجا ہو اور ہم انہیں ہلاک کر کے تمام حفاظتی سائنسی انتظامات ختم کر دیں اور وہ اچانک حملہ کر دیں۔"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"لیکن مادام۔ اگر یہ اصل ثابت ہوئے تو پھر یہ اہتمامی خطرناک بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ انہیں ایک لمحے کی مہلت دینا بھی غلط ہے۔"..... مہادیو نے کہا۔

"شٹ اپ۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ کیا مجھے نہیں معلوم کر یہ لوگ اہتمامی خطرناک ہیں لیکن جب تک میں انہیں شاخت نہ کر بوس ان کو ہلاک کر کے مطمئن نہیں ہو سکتی۔"..... مادام ریکھا نے غصیلے لمحے میں کہا۔

"مادام۔ ان کی لاشوں کے بھی تو میک اپ چک کئے جا سکتے ہیں۔"..... اوشا نے کہا۔

"مادام۔ ابھی یہ بے ہوش ہو جائیں گے۔"..... مہادیو نے اچانک مسرت بھرے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے ایک بٹن پر انگلی رکھ دی۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر اس نے اچانک بٹن پر میں کر دیا۔ دوسرے لمحے انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو لڑکھڑا کر نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔

"وکڑی۔ ویری گڈ مہادیو۔ تم نے کارنامہ سرانجام دیا ہے۔"..... ویری گڈ۔"..... مادام ریکھا نے اہتمامی مسرت بھرے لمحے میں کہا۔

"اب انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔"..... مہادیو نے مسرت بھرے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے مشین کے کئی بٹن کیے بعد دیگرے پر میں کر دیئے۔ دوسرے لمحے مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مہادیو کالنگ رام بودے۔ اور"..... مہادیو نے کہا۔

"یہ بس۔ رام بودے ایڈنگ یو۔ اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سرحد کے بالکل اندر شمال کی طرف جہاں تحری ایس فائرنگ ریخ ہے وہاں دو عورتیں اور چار مرد ہے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔"..... تم اپنے ساتھیوں سمیت وہاں جاؤ اور انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر کے ان کی لاشیں اٹھا لاؤ۔ اور"..... مہادیو نے کہا۔

”تم اس عمران کو نہیں جانتی اوشا۔ یہ اہتمامی خطرناک ذہنی صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اس نے یقیناً ایسا میک اپ کر رکھا ہو گا کہ ان کا میک واش ہو جائے گا اور ان کی اصل شکلیں سامنے آجائیں گی اور ہم مطمئن ہو جائیں گے لیکن یہ بھی میک اپ ہو گا اور ایسا میک جو واش نہ ہو سکے گا۔ عمران ایسے ہزاروں حرbe جانتا ہے اور بے شمار بار اس نے ایسے کام کئے ہیں۔“..... مادام ریکھانے کہا۔

”یہ مادام۔ آپ دریافت کہہ رہی ہیں۔“..... مہادیو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بٹن پر یہ کیونکہ رام بودے کے ساتھ اس کی کال ابھی جاری تھی۔

”ہیلو رام بودے۔ اوور۔“..... مہادیو نے کہا۔

”یہ بس۔ اوور۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تم نے انہیں ہلاک نہیں کرنا بلکہ اسی بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے اٹھا کر سا گور قبیلے کی کسی بڑی جھونپڑی میں ڈال دینا۔ البتہ ان کے ہاتھ پیر رسیوں سے باندھ دینا اور پھر مجھے روپورث دینا۔ میں مادام کے ساتھ وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اوور۔“..... مہادیو نے کہا۔

”یہ بس۔ اوور۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مہادیو نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن آف کر دیا۔

”تم نے اسے کہہ دینا تھا کہ وہ میک اپ واشر بھی وہاں پہنچا دے۔“..... مادام ریکھانے کہا۔

”وہ ہمارے پاس موجود ہے۔ اس کے پاس نہیں ہے مادام۔“

مہادیو نے کہا۔

”اوے۔ چلو پھر۔ ہمیں وہاں پہنچا ہے اور ہاں۔ دو بیسلخ آدمیوں کو بھی وہاں پہنچا دو۔“..... مادام ریکھانے کہا۔

”کیا آپ انہیں ہوش میں لے آئیں گی مادام۔“..... اوشا نے کہا۔

”ہاں مہادیو۔ اس کیس کا توڑ بھی ساتھ لے لینا جس سے انہیں بے ہوش کیا گیا ہے اور وہاں تین چار کر سیاں بھی بھجو دو۔“..... مادام ریکھانے کہا۔

”یہ مادام۔ آپ یہیں ٹھہریں۔ میں تمام انتظامات کر کے آپ کو ساتھ لے جاؤں گا۔“..... مہادیو نے کہا تو مادام ریکھا کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”مادام۔ یہاں راڑز والی کر سیاں تو نہیں ہوں گی اور اس قدر خوفناک ایجنت آسانی سے زبان نہیں کھول سکتے اس لئے میرا خیال ہے کہ انہیں بے حس کر دینے والے انجکشن لگا دیئے جائیں۔“..... اوشا نے کہا۔

”اوہ ہاں۔“..... تم نے درست بتایا ہے۔ مہادیو کو واپس آنے دو میں اسے کہہ دیتی ہوں۔ اس کے پاس لازماً یہ انجکشن موجود ہوں گے۔“..... مادام ریکھانے اشبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

تحصیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے رسیوں سے باندھ دیئے گئے تھے اور دونوں پیر بھی باندھ دیئے گئے تھے۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اپنی مخصوص ذہنی منقولوں کی وجہ سے از خود ہوش میں آگیا ہے لیکن اس کے بعد اس کے ساتھیوں کو یا تو بے حس کر دیا گیا ہے یا پھر سٹک کی آواز سے ان پر بے حس کر دینے والی ریز فائر کی گئی تھیں لیکن دوسرے لمجھے اس نے اپنا یہ خیال جھٹک دیا کیونکہ اگر بے حس کر دینے والی ریز فائر ہوتیں تو وہ صرف بے حس ہوتے ہے ہوش نہ ہوتے اس لئے لامحالہ پہلے انہیں بے ہوش کیا گیا تھا پھر ان کے جسموں میں بے حس کر دینے والے انجکشن لگائے گئے اور یہ سوچتے ہی عمران کے بوس پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بے ہوشی کے دوران اگر بے حس کر دینے والے انجکشن لگائے جائیں تو اس کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے اور پھر جلد ہی ان کے اثرات جسم سے غائب ہو جاتے ہیں لیکن اسے معلوم تھا کہ مادام ریکھا اور اسے اور اس کے ساتھیوں کو تو اس کے ہوش میں آنے کا علم نہ ہو گا اس لئے اس نے سوچا کہ وہ اپنے ذہن کو بلینک کر کے اپنے اعصاب کو حرکت دینے کی کوشش کرے تاکہ جلد از جلد اس کی بے حسی دور ہو جائے۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر اس کا ذہن بلینک ہوتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد جب اس کے ذہن میں دوبارہ روشنی پھیلی تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں اور

عمران کو ہوش آیا تو چھلے تو اس کی آنکھوں کے سامنے ہلکی ہلکی سی دھنڈ چھانی رہی لیکن پھر ایک جھٹکے سے یہ دھنڈ غائب ہو گئی تو اس نے بے اختیار چونک کر لاشوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمجھے اس کے ذہن کو ایک زور دار جھٹکا لگا کیونکہ اسے محسوس ہو گیا تھا کہ اس کا جسم مکمل طور پر بے حس ہے۔ البتہ اس کا سر اور گردن حرکت کر سکتی ہے۔ اس نے ادھر ادھر سر گھمایا تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک جھونپڑی بنا مکان کے بڑے سے کمرے میں موجود ہے سہماں اس کے سارے ساتھی بھی موجود تھے اور وہ سب دیوار سے پشت لگائے زمین پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام واقعات کسی فلمی سین میں کی طرح گھوم گئے تھے۔ کمرے میں سامنے چار فولڈنگ کر سیاں پڑی ہوئی

زندہ رکھا تھا اور ہوش دلایا ہے تاکہ تمہیں ہوش میں لا کر چیک کیا جاسکے اور پھر تمہیں ہلاک کیا جائے اور اب یہ چینگ ہو گئی اور مکمل طور پر ہو گئی ہے۔ اب تو تم نے میرا نام بھی لے دیا ہے۔ اب تو کسی قسم کا کوئی شک ہی باقی نہیں رہا۔..... مادام ریکھا نے تیز تیز لمحے میں کہا۔

"ارے۔ پھر وہی تیز رفتاری۔ میں نے کہا ہے کہ ہم مکمل طور پر بے حس ہیں۔ صرف یہ بتا دو کہ شاگل کہاں ہے۔..... عمران نے کہا۔

"یہ مشن اس بار پا اور آجنسی کو دیا گیا ہے۔ شاگل کو علیحدہ رکھا گیا ہے ورنہ وہ جذباتی اور احمق آدمی سارے معاملات بگاڑ دیتا ہے۔ اب دیکھو۔ میں نے تم پر قابو پالیا ہے۔ اگر وہ ہوتا تو شاید معاملات اس انداز میں ڈیل ہی نہ ہو سکتے۔..... مادام ریکھا نے کہا۔

"یہ تمہارے ساتھ جو خاتون ہے مجھے اس کا تعارف تو کرو۔۔۔ پہلے تو تمہارے ساتھ کاشی ہوا کرتی تھی۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا جسم اب پوری طرح حرکت میں آگیا تھا اور اس نے ہاتھوں میں بندھی ہوئی رسیاں کائیں کا عمل شروع کر رکھا تھا اس لئے وہ زیادہ وقت لینا چاہتا تھا۔

"کاشی گریٹ لینڈ شفت ہو گئی ہے۔ وہ وہاں کافرستان کی فارن ایجنت بن گئی ہے اور اس کا نام اوشا ہے۔ یہ گریٹ لینڈ میں فارن ایجنت تھی۔ اب یہ کاشی کی جگہ میرے ساتھ ہے۔..... مادام ریکھا

اس کے ساتھ ہی وہ یہ محسوس کر کے چونک پڑا کہ اس کے جسم میں معمولی سی حرکت ہو رہی ہے۔ البتہ سامنے کر سیوں پر اب مادام ریکھا اور اس کے ساتھ ایک نوجوان لڑکی اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ مادام ریکھا کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

"ارے۔ ارے۔ کمال ہے یا ایک نہیں ملتی تھی یا پھر دو دو۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام ریکھا اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی بے اختیار ہنس پڑیں۔

"تم عمران ہو۔ تم یقیناً عمران ہو۔ گو تمہارے میک اپ واش نہیں، ہو سکے لیکن تمہارا یہ فقرہ بتا رہا ہے کہ تم عمران ہو۔ ویری گذ اب یہ بات طے ہو گئی کہ تم اصل ہو اس لئے اب تمہیں ہلاک ہونا ہو گا بغیر کوئی وقت ضائع کئے۔..... مادام ریکھا نے تیز تیز لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پیش نکال دیا۔

"ارے۔ ارے۔ اس قدر تیز رفتاری۔ بریکوں پر پیر رکھو مادام ریکھا۔ ہمارے جسم تو بے حس ہیں اور اس کے باوجود ہم بندھے ہوئے بھی ہیں۔ اس حالت میں بہر حال اب ہمارے نجی جانے کا کوئی چانس نہیں ہے لیکن پھر بھی چند لمحے رک جاؤ۔..... عمران نے کہا۔ "اب میں مزید کوئی بات نہیں سننا چاہتی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اب مجھے کوئی نئی کہانی سناؤ گے۔ میں نے صرف اس لئے تمہیں

”کیا کہتا چلتے ہو۔ یو لو“ ..... مادام ریکھانے کہا۔  
”تمیں ہلاک کرنے سے پہلے اپنی لیبارٹری میں بات کر لو“ ..... صدر نے کہا۔  
”کیوں“ ..... مادام ریکھانے چونک کر کہا۔  
”ہو سکتا ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ ہم وہ نہیں ہیں جو تم پر  
ظاہر کئے جارہے ہیں“ ..... صدر نے کہا۔

”نہیں۔ یہ عمران ہے اور تم اس کے ساتھی ہو۔ عمران کے لجے اور انداز کو میں اچھی طرح پہچانتی ہوں۔“ ..... مادام ریکھا نے کہا۔  
”کیا یہ بات عمران نہیں سوچ سکتا کہ وہ ایسا آدمی تم تک پہنچا دے جو اس کے انداز میں بات کر سکے اور تم کنفرم ہو جاؤ۔“ - صدر  
نے کہا جبکہ اس دوران عمران اپنے ہاتھوں کی رسیاں کاشنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اب صرف اس کی ٹانگوں پر بندھی ہوئی رسی موجود تھی۔

"مجھے احمد بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب بہت ہو گیا۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"..... مادام ریکھانے عصیلے لمحے میں کہا

نے اس بار تعارف کرتے ہوئے کہا۔  
 ”اب یہ بتا دو کہ اس فارمولے پر کام کب تک مکمل ہو رہا ہے۔  
 میرا مطلب ہے لیبارٹری میں“..... عمران نے کہا۔  
 ”یہ وقت ف صالح کر رہا ہے مادام“..... اچانک ساتھ بیٹھے ہوئے  
 آدمی نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے مہادیو۔ لیکن یہ اس انتظار میں ہے کہ اس کے جسم میں بے حص کر دینے والے اثرات ختم ہو جائیں لیکن یہ اس کی حماقت ہے۔ میں نے اہتمامی طاقتور انجکشن لگوانے ہیں اور یہ دس گھنٹوں سے پہلے کسی صورت بھی حرکت میں نہیں آسکتے چاہے یہ کچھ بھی کیوں نہ کر لیں۔ ..... مادام ریکھانے کہا تو وہ آدمی جس کا نام مہادیو لیا گیا تھا، نے بے اختیار ہونٹ بھینخ لئے۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم نے اب درست انداز میں سوچتا شروع کر دیا ہے۔ ہم نے تو بہر حال مرتنا ہی ہے لیکن کم از کم مرنے سے پہلے ہمیں یہ تو معلوم ہو کہ ہم اس وقت یہاں پہنچے ہیں کہ ابھی کام مکمل نہیں ہو سکا ہو گا۔ باقی رہی موت اور زندگی تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں اس قدر مٹھمن ہو۔ تمہارا خیال ہے کہ کسی بھی وقت تم حرکت میں آسکتے ہو لیکن ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ بہر حال میں تمہیں بتا دیتی ہوں کہ لیبارٹری میں صرف ایک ہفتے کا کام باقی رہ گیا ہے۔ ..... مادام ریکھانے کیا اور اس کے

ہوا مشین پیش جھپٹ کر سیدھی ہوئی کرسی بھلی کی سی تیزی سے اڑتی ہوئی اس کے جسم سے نکرانی اور مادام ریکھا ایک بار پھر چیختنی ہوئی نیچے گری لیکن نیچے گرتے ہی اس نے ایک بار پھر جمپ لگا کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ سیدھی ہوتی عمران نے یینڈک کے انداز میں ایک لمبا جمپ لگایا اور دوسرے لمحے سیدھی ہو کر اٹھتی ہوئی مادام ریکھا کی گردن پر عمران کا ہاتھ پڑا اور مادام ریکھا چیختنی ہوئی کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی ایک دھماکے سے مہادیو اور اوشا کے قریب فرش پر جا گری اور ساکت ہو گئی مگر عمران نے بندھی ہوئی ٹانگوں سے جمپ لگایا اور ایک بار پھر وہ فرش پر ساکت پڑی ہوئی مادام ریکھا کے قریب پہنچ کر جھکا اور اس نے مادام ریکھا کے سر اور کاندھوں پر دونوں ہاتھ رکھے اور پھر مخصوص انداز میں انہیں گھما دیا اور مادام ریکھا کا مسخ ہوتا ہوا پھر دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ ہٹانے اور پھر پیروں میں بندھی ہوئی رسی کی گاٹھ کھول دی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سیدھا کھڑے ہو کر ایک طویل سانس لیا۔

”ویل ڈن عمران صاحب۔ آپ نے واقعی جدوجہد کی ہے۔“  
صفدر نے کہا۔

”تمہارے جسم ابھی حرکت میں نہیں آئے۔ کیوں۔“..... عمران نے کہا۔

”مجموعی حرکت تو ہے لیکن اتنی نہیں کہ ہم ابھی کھڑے ہو

اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر مشین پیش کا رخ عمران کی طرف کیا ہی تھا کہ اچانک عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور دوسرے لمحے وہ بندھی ہوئی ٹانگوں سمیت جیسے اڑتا ہوا مادام ریکھا پر جا گرا اور مادام ریکھا چیختنی ہوئی کرسی سمیت نیچے گری جبکہ اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی اوشا اور مہادیو بھی بے اختیار چیختے ہوئے سائیڈوں میں جا گرے۔ عمران نے نیچے گرتے ہی الٹی قلا بازی کھائی اور ایک لمحے کے لئے وہ ابھی کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ دوسرے لمحے وہ یقینت یینڈک کی طرح اچھلا اور اس کے ساتھ ہی وہ جھکا اور دوسرے لمحے الٹی قلا بازی کھا کر اٹھتی ہوئی مادام ریکھا کو اس نے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر بھلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہوئے مہادیو پر چھینڈک دیا جبکہ اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر یینڈک کی طرح اچھلا اور اس بار اٹھتی ہوئی اوشا اس کے ہاتھ کی ضرب کھا کر چیختنی ہوئی ایک سائیڈ پر جا گری اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی جبکہ مہادیو اور مادام ریکھا نیچے گرتے ہی بھلی کی سی تیزی سے اٹھے ہی تھے کہ عمران نے ایک کرسی اٹھائی اور دوسرے لمحے کر کسی پوری قوت سے قریب موجود مہادیو کے سر پر پڑی اور مہادیو چیختا ہوا نیچے گرا اور تڑپنے لگا جبکہ مادام ریکھا بھلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی ایک طرف پڑے ہوئے مشین پیش کی طرف بڑھی۔ مشین پیش عمران سے خاصے فاصلے پر تھا اور پھر عمران کی ٹانگیں بھی بندھی ہوئی تھیں اس لئے عمران نے جھپٹ کروہ کرسی اٹھائی جس پر مہادیو بیٹھا ہوا تھا اور پھر جیسے ہی مادام ریکھا زمین پر پڑا

جو لیا بھی ائھ کھڑی ہوئی۔

"ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں بھی لیڈیز فرست کا اصول حرکت میں ہے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیڈیز سے پہلے تو تم حرکت میں آئے ہو۔"..... جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو ڈین کو بلینک کر کے اعصاب کو حرکت میں لا کر یہ کام کیا ہے۔"..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فرش پر الٹی پڑی ہوئی کر سیوں کو اٹھا کر ایک قطار میں رکھ کر کھول دیا کیونکہ وہ فولڈنگ کر سیاں تھیں اور بند ہو چکی تھیں۔

"اب انہیں کیوں زندہ رکھا ہوا ہے تم نے۔ ختم کرو انہیں۔" جو لیا نے کہا۔

"یہاں ان کا مکمل سیٹ اپ ہے۔ ابھی تو شکر ہے کہ اندر ونی حصے کی وجہ سے یہاں مسلسل افراد تعینات نہیں کئے تھے ورنہ اس بار واقعی ہم مارے جاتے۔"..... عمران نے کہا اور پھر جو لیا اور صالحہ آہستہ آہستہ قدم بڑھا کر چلنے لگیں اور اس کے ساتھ ہی تنویر صدر اور کیپشن شکلیں بھی ائھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چلنے بھی لگ گئے تو عمران نے انہیں مخصوص ورزش کرنے کے لئے کہا تو انہوں نے باقاعدہ ورزش کرنا شروع کر دی اور پھر لمحوں بعد وہ فٹ ہو گئے۔

"اس مہادیو کو ہوش میں لے آؤ صدر تاکہ اس سے یہاں کا سارا

سکیں۔"..... صدر نے جواب دیا اور پھر باقی افراد نے بھی اس کی تائید کر دی تو عمران پہلے اس مکان میں جھونپڑی کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باہر دیکھا تو یہ جھونپڑی اور بے شمار جھونپڑیوں کے قریب تھی لیکن ان سے ذرا ہٹ کر بی ہوئی تھی۔ باہر کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا۔ عمران واپس پلٹا اور اس نے دروازہ اندر سے بند کر دیا اور پھر واپس اس کمرے میں آگیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران نے اس کے ہاتھوں کی رسیاں کھولیں اور پھر ان رسیوں کی مدد سے اس نے مادام ریکھا، مہادیو اور اوشا تینوں کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے باندھ دیئے اور انہیں اٹھا کر اس نے دیوار کے ساتھ اسی طرح بٹھا دیا جس طرح انہیں بٹھایا گیا تھا۔" یہ لوگ رسیاں آسانی سے کھول لیں گے کیونکہ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔"..... صدر نے کہا۔

"میں تم لوگوں کے حرکت میں آنے کا انتظار کر رہا ہوں۔" رسیاں تو میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر باندھی ہیں۔"..... عمران نے کہا اور پھر اس نے فرش پر ایک طرف پڑا ہوا مشین پسل اٹھایا جس کو اٹھانے کی کوشش میں مادام ریکھا بے ہوش ہوئی تھی اور پھر اس نے مہادیو کے لباس کی تلاشی لی تو ایک مشین پسل اس کی جیب سے بھی برآمد ہو گیا جبکہ تیسرا مشین پسل اسے اوشا کی جیکٹ سے مل گیا۔ اسی لمحے صالحہ ایک جھنکے سے ائھ کھڑی ہوئی۔ ایک لمحے کے لئے وہ لڑکھرانی لیکن پھر سنپھل گئی اور اس کے ساتھ ہی

جھٹکا لگا اور اس نے بے اختیار ثانگیں سمیت کر انھنے کی کوشش کی لیکن اس کی ثانگیں بھی ری سے بندھی ہوئی تھیں اور عقب میں دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ کامیاب نہ ہو سکا۔

”اٹھ کر کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ہے مہادیو۔ میرے ہاتھ میں مشین پسل ہے اور میں تمہاری مادام ریکھا کی طرح احمد نہیں ہوں کہ وقت فائع کروں جبکہ تمہارے دائیں بائیں میرے ساتھی موجود ہیں جن کے ہاتھوں میں بھی مشین پسل موجود ہیں۔“ عمران نے کہا تو مہادیو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تمہارے جسم تو بے حصہ حرکت تھے پھر تم کیے حرکت میں آگئے۔“..... مہادیو نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”اس طرح کے بے شمار شعبدے میں نے اپنے ہی طور پر سیکھ رکھے ہیں تاکہ جان بچا سکوں۔ بہر حال اسے چھوڑو۔ میں نے تمہیں ہلے اس لئے ہوش دلایا ہے کہ اگر تم ہم سے تعاون کرو تو تمہیں اندھے چھوڑ دیا جائے گا ورنہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔“..... عمران نے کہا۔

”کمیسا تعاون۔“..... مہادیو نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا۔

”تم ہمیں یہاں کئے گئے تمام حفاظتی ساتھی نظام کی تفصیل بتا دو اور یہ بھی بتا دو کہ کہاں تم نے مشیزی نصب کر رکھی ہے اور تمہارے کہاں کہاں اور کتنے آدمی موجود ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”سوری۔“ میں ملک سے غداری نہیں کر سکتا۔ تم مجھے ہلاک کرو

سیٹ اپ معلوم کیا جاسکے۔“..... عمران نے کہا تو صدر آگے بڑھ کر جھکا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے مہادیو کی ناک اور منہ بند کر دیا چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے اثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا جبکہ عمران اس دوران ایک کرسی پر بیٹھ چکا تھا اور دوسری دو کرسیوں پر جولیا اور صالح بیٹھ چکی تھیں۔ عمران نے تین مشین پسلوں میں سے ایک تو اپنی جیب میں ڈال لیا اور دوسرا اس نے صدر کی طرف بڑھا دیا۔

”ایک مشین پسل مجھے دے دو۔ ہماری جیبیں تو خالی ہیں۔“..... تنور نے کہا تو عمران نے تیسرا مشین پسل اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

”صدر اور تنور تم دونوں ان کی سائیڈوں میں اس طرح کھڑے ہو جاؤ کہ یہ حرکت نہ کر سکیں اور ہاں۔ اب جو تمہارے پیروں میں رسیاں کھلی ہیں ان سے اب تم ان تینوں کے پیر سیدھے کر کے باندھ دو۔“..... عمران نے کہا۔

”ٹھہر دو۔ یہ کام میں کرتی ہوں۔“..... جولیا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گئی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ جولیا نے مادام ریکھا اور اوشا کی دونوں ثانگیں سیدھی کر کے انہیں جوڑا اور پھر ری کی مدد سے انہیں باندھ دیا گیا جبکہ صدر نے یہ کارروائی مہادیو کے ساتھ کی۔ مہادیو اب اس طرح آنکھیں پیشنا رہا تھا جیسے اسے کچھ نظر نہ آرہا ہو۔ پھر چند لمحوں بعد اس کے جسم کو

جھنکے سے کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مہادیو کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑی اور ایک جھنکے سے اسے سائیڈ پر کر کے زمین پر ڈال دیا۔ دوسرے لمحے اس کا پیر اس کی گردن پر پہنچ چکا تھا اور پھر وہی مہادیو جو کچھ بتانے سے یکسر انکاری تھا خود ہی سب کچھ بتانے لگ گیا۔ عمران نے اس سے مختلف سوالات کر کے ساری باتیں پوچھ لی اور پھر اس نے پیر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو مہادیو کے جسم نے تیزی سے تیزی سے جھٹکا کھایا اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

”تم مہمیں رکو اور ان دونوں کا خیال رکھنا۔ میں صدر اور تنور کے ساتھ جا کر مہادیو کے اس سسٹم کو آف کر کے اس کے آدمیوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے ختم کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد ہم لیبارٹری کی طرف بڑھیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”انہیں زندہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔“..... جو لیا نے کہا۔  
”لیبارٹری آسانی سے اوپن نہیں ہو جائے گی اور وہاں لازماً اسے چیکر کمپیوٹر موجود ہو گا اس لئے اب یہ کام مادام ریکھا کرائے گی۔ اگر یہ ہلاک ہو گئی تو لیبارٹری کھلوانا مستند بن جائے گا اس لئے اسے زندہ رکھنا چاہئے۔“..... عمران نے سرو لمحے میں کہا۔

”اور یہ دوسری۔ اس کی کیا اہمیت ہے۔“..... جو لیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اوشا کی بات کر رہی ہو۔ اوشا کے جسم کا ایک ایک ریشہ جب

گے تو کر دو۔“..... مہادیو نے کہا۔  
”اوکے۔ تم بہادر بننے کی کوشش کر رہے ہو۔ بہر حال بتاؤ کہ تم پہلے کافرستان کی کسی اور تنظیم میں کام کرتے رہے ہو۔“..... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں کرنل فریدی کی بلیک سروس میں کام کرتا رہا ہوں۔“..... مہادیو نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اسی لئے مجھے تمہارا چہرہ شناسا سالگ رہا تھا۔ بہر حال اگر تم بلیک سروس میں کام کرتے رہے ہو تو پھر جھمیں یہ بھی معلوم ہے۔“  
گا کہ میرے پاس ایسے شعبدے بھی ہیں کہ جن کی مدد سے تمہاری زبان کھلواتی جا سکتی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ تم ہلاک ہو جاؤ کیونکہ تم چھوٹی چھلی ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”میں نے کہا ہے کہ میں کچھ نہیں بتاؤں گا جو تمہاری مرضی آئے کر لو۔ لیکن یہ سن لو کہ تم پر اس جھونپڑی سے باہر نکلتے ہی فائزگ شروع ہو جائے گی۔“..... مہادیو نے کہا۔

”تمہارا رابطہ تمہارے آدمیوں سے ٹرانسیسیٹر پر ہوتا ہے یا فون پر۔“..... عمران نے پوچھا۔

”ٹرانسیسیٹر۔ ویسے میرے آفس میں سینٹلائٹ وائر لیس فون بھی موجود ہے۔“..... مہادیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کتنے آدمی ہیں تمہارے یہاں۔“..... عمران نے کہا۔  
”سوری۔ میں نہیں بتا سکتا۔“..... مہادیو نے کہا تو عمران ایک

مادام ریکھا کے سامنے ادھیرا جائے گا تو لامحالہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ ہو جائے گی..... عمران نے کہا اور مژ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تو صدر اور تنور بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

شاگل اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یہ..... شاگل نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"آئند بول رہا ہوں بس"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ آئند پاور ہجنسی میں اس کا خبر ہے اور سوائے خاص معاملات کے وہ دیے فون نہیں کر سکتا۔

"باس - کیا آپ کو معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس مہماں کافستان میں کام کر رہی ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"کام کر رہی ہے - وہ کیسے - میرے آدمیوں نے کوئی اطلاع مجھے نہیں دی جبکہ میں نے انہیں کہا ہوا ہے کہ وہ ہر طرف انہیں تلاش کریں"..... شاگل نے حریت بھرے لجے میں کہا۔

خصوصی انعام طے گا۔۔۔ شاگل نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھوئی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسیمیٹر نکال کر اس نے اس پر مادام ریکھا کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اسے آن کر دیا۔

”ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس کا نگ۔۔۔ اور۔۔۔ شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔۔۔ ریکھا اینڈنگ یو۔۔۔ اور۔۔۔ چند لمحوں بعد مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔

”کیا تم کافی جنگلات میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کر رہی ہو۔۔۔ اور۔۔۔ شاگل نے تیز لمحے میں کہا۔

”ہاں۔۔۔ اور یہ مشن مجھے صدر صاحب نے دیا ہے۔۔۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔ اور۔۔۔ مادام ریکھانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ لوگ تمہارے بس کے نہیں ہیں ریکھا اس لئے مجھے صدر صاحب سے بات کرنا ہو گی ورنہ تم بھی ان کے ہاتھوں ماری جاؤ گی اور مشن بھی وہ مکمل کر لیں گے۔۔۔ اور۔۔۔ شاگل نے تیز لمحے میں کہا۔

”اگر آپ یہاں آئے تو ہم آپ کو بھی دشمنوں کی طرح ٹریک کریں گے۔۔۔ سن لیا آپ نے۔۔۔ اور اینڈ آل۔۔۔ دوسری طرف سے اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا گیا تو شاگل کے چہرے پر غصے کا الاؤ ساجلنے لگ گیا۔

”باس۔۔۔ یہ لوگ دارالحکومت میں نہیں آئے بلکہ سیدھے کافی جنگلات میں پہنچے ہیں۔۔۔ وہاں ساگور کے علاقے میں کوئی خفیہ لیبارٹری ہے جہاں کافرستانی سائنس دان پاکیشیا کی کسی عورت سائنس دان سے حاصل کردہ فارموں پر مزید ریسرچ کر رہے ہیں اور اس بار یہ مشن پاور ۶۰ جنسی کو دیا گیا ہے اور مادام ریکھا اپنی اسٹینٹ اوشا کے ساتھ اپنے فاریسٹ سیکشن کو لے گئی ہے جس کا انچارج مہادیو ہے اور ایک اطلاع کے مطابق وہاں مہادیو نے اہتمائی جدید سائنسی نظام قائم کر رکھا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس جنگل میں پہنچ چکی ہے۔۔۔ آئندے نے جواب دیا۔

”تمہیں کیسے یہ سب تفصیل معلوم ہوئی ہے۔۔۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”باس۔۔۔ میں چھٹی پر اپنے گاؤں گیا ہوا تھا۔۔۔ آج ہی ڈیوٹی پر واپس آیا ہوں تو یہ سب معلوم ہوا ہے۔۔۔ میں نے آپ کے آفس سے معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ آپ یہاں موجود ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اس بارے میں بتا دوں۔۔۔ آئندے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مادام ریکھا کب گئی ہے۔۔۔ شاگل نے کہا۔

”دو روز پہلے وہ اپنی نئی اسٹینٹ اوشا کے ساتھ ۶۰ جنسی کے ہیلی کا پڑپت یہاں سے روانہ ہوئی ہیں۔۔۔ آئندے نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔۔۔ تمہیں اس کا

ہے۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

”ہاں۔ آپ کو درست اطلاع ملی ہے اور کنفیوژن سے بچنے کے لئے اس بارہم نے یہ مشن صرف پاور ۶ جنسی کو سونپا ہے۔“ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ سر۔ لیکن سر۔ یہ پاکیشیانی امجنٹ پاور ۶ جنسی کے بس کا روگ نہیں ہیں اور ویسے بھی اگر انہوں نے وہاں پاور ۶ جنسی کے محدود افراد کو کسی بھی مقابلے میں ختم کر دیا تو ان کے مقابلے میں اور کوئی ۶ جنسی ہی نہ ہو گی اور وہ اطمینان سے اپنا مشن مکمل کر کے نکل جائیں گے اس لئے جتاب۔ دوسری دفاعی لائن کی وہاں موجودگی اہتمامی ضروری ہے۔“ شاگل نے گھما پھر اکر بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ آپ کی یہ بات واقعی درست ہے۔ لیکن دو ۶ جنسیوں کے بیک وقت کام کرنے سے چونکہ کنفیوژن پیدا ہو جاتی ہے جس کا فائدہ پاکیشیانی امجنٹ اٹھایتے ہیں اس لئے دوسری ۶ جنسی کو سامنے نہیں لایا گیا۔“..... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سر۔ آپ کی بات درست ہے۔ میں نے تو دوسری دفاعی لائن کی بات کی ہے تاکہ اگر ایک ۶ جنسی کامیاب نہیں ہو سکتی تو دوسری ۶ جنسی آگے بڑھ کر ان ۶ جنسیوں کو کافرستان کے مقادرات کو نقصان پہنچانے سے روک سکتی ہے۔“..... شاگل نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ آپ اس وقت تک وہاں مداخلت نہیں کریں گے جب تک کہ پاور ۶ جنسی

”ہونہے۔ اس کے بھی پرائل آئے ہیں۔ ناسن۔ نجانے کیا سمجھنے لگ گئی ہے لپنے آپ کو۔۔۔۔۔ شاگل نے ٹرانسیسیٹر کر کے اہتمامی غصیلے لججے میں بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر ٹرانسیسیٹر میز پر رکھ کر اس نے فون کار سیور انٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ملڑی سیکرٹری ٹو پرینڈیڈ نٹ۔۔۔۔ دوسری طرف سے صدر کافرستان کے ملڑی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا ہوں۔ اہتمامی اہم معاملے پر صدر صاحب سے بات کرنی ہے ورنہ بہت بڑا نقصان بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ شاگل نے تیز لججے میں کہا۔

”ہولڈ کریں۔ میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یہ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”میں شاگل بول رہا ہوں جتاب۔۔۔۔ شاگل نے اہتمامی مودباش لججے میں کہا۔

”کیا مستند ہے چیف شاگل۔۔۔۔ صدر نے قدرے سپاٹ لججے میں کہا۔

”جباب۔۔۔۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھی کے جنگلات میں کسی اہم مشن کے لئے آئی ہوئی ہے اور پاور ۶ جنسی ان کے مقابلے پر ہے جبکہ سیکرٹ سروس کو اس سے بے خبر رکھا گیا

"موتی لال کہاں ہے۔۔۔ شاگل نے تیز لمحے میں کہا۔

"وہ سینئڈ آفس میں ہے جاتب"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے فوراً امیرے پاس بھجو۔ فوراً۔ ابھی اور اسی وقت"۔ شاگل نے تیز اور تحکماں لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ دس منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور چھپرے بدن کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ موتی لال تھا جو سیکرٹ سروس کے لئے استعمال ہونے والی تمام مشیزی کا انچارج تھا۔ خود بھی وہ الیکٹرونکس میں اہتمامی اعلیٰ مہارت رکھتا تھا اور اسے ہر قسم کی مشیزی کا ماہر بھجا جاتا تھا۔

"یہ باس۔ حکم"۔ موتی لال نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بھجو"۔ شاگل نے کہا تو موتی لال میز کی دوسری طرف بیٹھ گیا۔

"کانجی کے جنگلات دیکھئے ہوئے ہیں تم نے"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"یہ سر"۔۔۔ موتی لال نے مختصر سا جواب دیا۔ وہ چونکہ کافی عرصے سے سیکرٹ سروس کے ساتھ ایٹھ تھا اس لئے اسے شاگل کے مزاج کا بخوبی علم تھا اس لئے وہ شاگل کے سامنے بہت کم بات کرنے کی کوشش کرتا تھا۔

"کیسے معلوم ہے"۔۔۔ شاگل نے قدرے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"میرے والد کانجی کے جنگلات میں فاریست سپروائزر تھے اس لئے ہم بھی اکثر ان کے ساتھ وہاں جاتے رہتے تھے۔ وہاں کا ایک ایک

مکمل طور پر پسپا نہیں ہو جاتی"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"سر۔ ہم سب کا مفاد مشترک ہے۔ ہم نے عظیم کافرستان کے مفادات کے لئے کام کرنا ہے۔ اگر پاور ہجنسی کا میاب ہو جاتی ہے تو اس میں ہم سب کا فائدہ ہے۔ ایسی صورت میں ہم کیوں وہاں مداخلت کریں گے سر"۔۔۔ شاگل نے اس بار قدرے مسرت بھرے لمحے میں کہا۔

"اوکے۔۔۔ ٹھیک ہے۔ آپ اپنی سروس سمیت ساگر کے گرد رہیں اور پاور ہجنسی کی کاڑ کر دیگی کو مانیٹر کرتے رہیں۔ اہتمامی ضرورت کے بغیر مداخلت کی اجازت نہیں ہوگی اور یہ بھی سن لیں کہ اگر مجھے شکایت ملی کہ آپ کی مداخلت کی وجہ سے نقصان ہوا ہے تو اس بار آپ کا ہر صورت میں کورٹ مارشل کر دیا جائے گا"۔ صدر

"یہ سر۔ آپ کے احکامات کی مکمل تعامل ہوگی جتنا بھا۔۔۔ شاگل نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"مجھے ایک بار وہاں پہنچنے جانے دو پھر دیکھتا ہوں کہ مادام ریکھا کسیے مجھے روکتی ہے"۔۔۔ شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹر کام کا رسیور انٹھایا اور یکے بعد دیگرے چند بیٹن پر لیں کر دیئے۔

"یہ سر"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

تھے اور لیبارٹری کو بھی میں نے اچھی طرح دیکھا کیونکہ میں لیبارٹری میں ہی رہائش پذیر تھا۔..... موتی لال نے اس بار تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میری گذ موتی لال۔ تم نے یہ سب کچھ بتا کر میرا تمام مسئلہ حل کر دیا ہے۔ اب سنو۔ اس لیبارٹری میں حکومت کافرستان کے معروف ساتھ دان کسی اہم فارمولے پر کام کر رہے ہیں جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کو حاصل کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت کا بخی کے جنگلات میں پہنچ چکی ہے۔ گو یقیناً لیبارٹری کو سیلڈ کر دیا گیا ہو گا لیکن تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کس قدر خوفناک ہیں۔ وہاں کی حفاظت کے لئے پاور ۶ جنسی کی مادام ریکھا کو وہاں بھجوایا گیا ہے۔ مجھے ابھی ایک منبر کی طرف سے اطلاع ملی تو میں نے صدر صاحب سے بات کی اور انہوں نے مجھے اجازت دے دی ہے کہ میں فی الحال صرف بیرونی نگرانی کروں اور اگر پاور ۶ جنسی کام نہ کر سکے تو پھر میں پاکیشیا ۶ جنسوں کے خلاف کام کروں جبکہ میری بھی درینہ خواہش ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمه کافرستان سیکرٹ سروس کے ہاتھوں ہی ہو۔ پاور ۶ جنسی کو اس کا کریڈٹ نہیں ملنا چاہئے اس لئے ہم ابھی کا بخی کے جنگلات روشنہ ہو رہے ہیں اور تم نے ایسی مشیزی ساتھ لے جانی ہے جس سے دور رہ کر بھی ہم اندر وہی صورت حال کی نگرانی کر سکیں اور ضرورت پڑنے پر پاور ۶ جنسی کے ہاتھوں سے شکار بھی چھین

چپہ میرا دیکھا بھالا ہے جتاب۔..... موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گذ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم وہاں ساگور کے علاقے کے بارے میں بھی جانتے ہو۔..... شاگل نے کہا۔

”یہ سر۔ ساگور قبیلے کا سردار میرے والد کا دوست تھا اس لئے ہم اکثر اس قبیلے میں کئی کئی روز ٹھہرتے تھے۔..... مولی لال نے جواب دیا۔

”اس ساگور میں حکومت نے کوئی خفیہ لیبارٹری بنارکھی ہے۔ شاگل نے کہا۔

”یہ سر۔ مجھے معلوم ہے کہ ساگور کے قدیم معبد کے نیچے اہتمائی جدید خفیہ لیبارٹری موجود ہے۔..... موتی لال نے کہا تو اس بار شاگل واقعی چونک پڑا۔

”اوہ۔ تمہیں کسیے معلوم ہوا ہے۔..... شاگل نے اہتمائی حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”جتاب۔ میرا ایک کلاس فلیلو گوپال ہے۔ اس نے الیکٹرونکس میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے۔ وہ اب وزارت ساتھ میں بطور ریسرچ کام کرتا ہے۔ آج سے دو سال قبل ڈاکٹر گوپال وہاں لیبارٹری میں کام کر رہا تھا کہ مجھے اس نے اپنے ساتھ وہاں جانے کی دعوت دی اور میں نے اس کی دعوت قبول کر لی اور چھٹی لے کر وہاں چلا گیا اور ایک ہفتہ وہاں رہا۔ ساگور قبیلے کے افراد تو ویسے ہی مجھ سے واقف

چاہئے اور کس طرح کرنا چاہئے تاکہ یہ مشن ہمارا بن جائے۔ ”شالگل نے کہا۔

”جتناب۔ ہم ساگور سے طلاق رپوچا ش علاقے میں اپنا اڈا لگانیں گے میں اپنے ساتھ مانیٹر نگ کرنے والی جدید ترین مشین لے جاؤں گا اور اس مشین کے ذریعے ساگور کے سارے علاقے کو سکرین پر چھیک کیا جاسکے گا اور اس کے ساتھ میں ایسی مشین بھی لے جاؤں گا کہ جب آپ چاہیں مہادیو کا تمام حفاظتی سسٹم بے کار کر دیا جائے گا باقی جو کام ہے وہ تو ظاہر ہے آپ اور آپ کے آدمیوں نے ہی کرنا ہے۔“ موتی لال نے کہا۔

”کیا اس مانیٹنگ مشین کے ذریعے ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ ساگور میں کیا ہو رہا ہے اور پاکیشیانی ایجنسٹ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔..... شاگل نے کہا۔

لیں سرے۔ یہ انتہائی جدید ترین مشین ہے جو ابھی حال ہی میں ایکریمیا سے منگوانی گئی ہے۔ اس کا شیلی آپریٹس وہاں کسی اونچے درخت کی چوٹی پر نصب کر دیا جائے گا۔ اس میں سے نظرہ آنے والی ایسی ریز نسلتی ہیں جو اپنی ریخ میں آنے والے تمام سپاؤس کو سکرین پر تصویر کی صورت میں لے آتی ہیں۔ ریخ فکس کرنا ہمارا کام ہے۔ اس کی ریخ ہم اتنی بڑھادیں گے کہ سا گور قبیلہ اور اس کے معبد کا علاقہ ریخ میں آجائے گا کیونکہ جو کچھ بھی ہو رہا ہو گا وہ اس علاقے میں ہو رہا ہو گا۔ ہم اس سے آواز بھی سن سکیں گے اور دیکھ بھی سکیں گے جبکہ

سکیں۔ تم اس مشن میں میرے نمبر ٹو رہو گے۔۔۔۔۔ شاگل نے  
مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"جتاب - پاور ۶ جنسی کافاریسٹ سیکشن وہاں کام کر رہا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس نے وہاں کس قسم کا ساتھی نظام قائم کر رکھا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو ہم اس نظام کو فیل بھی کر سکتے ہیں اور نگرانی بھی کر سکتے ہیں"..... موتی لال نے کہا۔

” تمہیں کسی معلوم ہے اور اگر معلوم ہے تو مجھے کیوں نہیں بتایا۔ ..... شاگل نے اس بارقدرے غصیلے لمحے میں کہا۔

” جناب - فاریٹ سیکشن پاور ۶ بجنی کا انچارج مہادیو میرا دوست ہے اور وہ مشینزی کے سلسلے میں مجھ سے مشورہ بھی کرتا رہتا ہے - اس نے پچھلے دنوں مجھ سے ملاقات کی تھی اور بتایا تھا کہ پاور ۶ بجنی کو کانجی جنگلات میں کسی مشن پر بھیجا جا رہے جہاں غیر ملکی سیکرٹ ۶ بجنٹوں کی طرف سے ایک اہم نارگٹ کو خطرہ ہے اس لئے اس نے مجھ سے وہاں ان ۶ بجنٹوں کو روکنے اور ہلاک کرنے کے لئے مدد چاہی تو میں نے اسے مشورے دیئے اور پھر وہ چلا گیا۔ نہ ہی مجھے مزید تفصیلات کا علم تھا اور نہ ہی میں نے اس سے تفصیلات پوچھیں کیونکہ بہر حال پاور ۶ بجنی کے اپنے مشن ہوتے ہیں - یہ تو اب آپ نے بتایا ہے تو مجھے معلوم ہوا ہے کہ اصل صورت حال کیا ہے ” - موقی لال نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اب تم کیا مشورہ دیتے ہو۔ ہمیں کیا کرنا

وہاں موجود لوگوں کو اس کا کسی صورت بھی علم نہ ہو سکے گا۔ موتی  
لال نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ فوری تیاری کرو لیکن ایک بات۔ ہمیں یہاں  
سے تو ہیلی کا پڑوں پر وہاں جانا پڑے گا لیکن جنگل میں تو ہمارے  
ہیلی کا پڑ مارک کرنے جائیں گے۔..... شاگل نے چونک کر کہا۔

”جتاب۔ ہم ہیلی کا پڑ جنگل کے شروع میں واقع پرتاپ پور قصہ  
میں اتار دیں گے اور آگے ہمیں جیسوں پر جانا ہو گا ورنہ تو واقعی ہیلی  
کا پڑ کی آواز جنگل میں دور دور تک سنائی دے جائے گی۔..... موتی  
لال نے کہا۔

”لیکن پرتاپ پور میں جیسوں کہاں سے ملیں گی۔..... شاگل نے  
کہا۔

”اوہ۔ ہاں جتاب۔ پھر ایسا ہے کہ ٹرانسپورٹ ہیلی کا پڑ پر دو  
جیسوں بھی ساتھ لے جانا ہوں گی۔..... موتی لال نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم مشینزی تیار کراؤ۔  
میں باقی انتظامات کر آتا ہوں۔ ہم نے ابھی اور فوری روائی ہونا  
ہے۔..... شاگل نے کہا۔

”یہ سر۔ میں صرف آدھے گھنٹے کے اندر تیار ہو جاؤں گا۔ موتی  
لال نے کہا تو شاگل نے اشبات میں سر ہلا دیا۔

عمران صالحہ اور جولیا سمیت اس جھونپڑی میں موجود تھا جس میں  
مادام ریکھا اور اوشا کی رہائش تھی۔ مہادیو کے ساتھ بارہ ساتھی تھے  
جن میں سے دو ہیلے ہلاک ہو چکے تھے جبکہ باقی دس کو عمران نے  
ٹرانسپورٹ پر مہادیو کی طرف سے کال کر کے ایک جگہ اکٹھا کر لیا تھا اور  
پھر ان سب کا خاتمه کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں موجود تمام  
ساتھی حفاظتی نظام بھی ختم کر دیا گیا تھا۔ ان سارے انتظامات کے  
بعد مادام ریکھا اور اوشا کو اس جھونپڑی سے اس جھونپڑی میں لا یا گیا  
اور پھر انہیں کرسیوں پر ڈال دیا گیا تھا۔ وہ اس دوران دوبار ہوش  
میں آئی تھیں لیکن انہیں ضربیں لگا کر دوبارہ بے ہوش کر دیا گیا تھا۔  
عمران کے باقی ساتھی اس جھونپڑی کے گرد موجود تھے تاکہ اگر  
لیبارٹری سے کوئی آدمی پاہر آئے تو اس کو چیک کیا جاسکے کیونکہ  
عمران نے اس معبد کی فصیلی چینگ کر لی تھی لیکن معبد سے کوئی

جنسوں پر تشدد کرنے کا بہانہ ڈھونڈتی رہتی ہیں۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم تو بے حس و حرکت تھے۔ تم کیسے حرکت میں آگئے۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔..... مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”خواتین کے سامنے حرکت کو ہمارے مشرقی معاشرے میں اچھا نہیں سمجھا جاتا اس لئے ہم بے حس و حرکت رہے لیکن جب خواتین خود حرکت میں آجائیں تو مجبوراً ہمیں بھی حرکت میں آنا پڑا۔ بہر حال یہ تمہارے سوچنے کا کام نہیں ہے اس لئے تمہیں سائنس کے ساتھ ساتھ طب اور نجانے کون کون سے علوم پڑھنے پڑیں گے اور خاص طور پر تمہاری ہم جنس تم دونوں کو زندہ رکھنے کی مخالف تھیں لیکن میں نے سوچا کہ تم بہر حال ایک ہجنسی کی چیز ہو اور یہ تمہاری نمبر ثوہر ہے اس لئے تمہیں بغیر کسی وجہ کے ہلاک نہ کیا جائے۔ یہ بھی بتا دوں کہ تمہارے مہادیو گو ہم نے پہلے ہوش دلایا اور اس سے ہم نے یہاں کے تمام نظام کی تفصیلات معلوم کیں اور پھر اسے ہلاک کر دیا۔ تمہارے ساتھ بارہ افراد تھے جن میں سے دو تو پہلے ہی ہلاک ہو چکے تھے جبکہ باقی دس کو میں نے مہادیو کی آواز میں ٹرالسیسٹر پر کال کر کے اکٹھا کیا اور پھر ان کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے بعد یہاں نصب تمام سائنسی نظام کو تباہ کر دیا گیا۔ اب یہاں ہم ہیں یا صرف تم دونوں اس لئے یہ نہ سمجھنا کہ تمہاری مدد کے لئے باہر سے کوئی آئے گا۔..... عمران نے ایک بار پھر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ وہ

راستہ نیچے لیبارٹری میں نہ جاتا تھا۔ گوتیور نے تجویز پیش کی تھی کہ اس معبد کو ہی میراثلوں اور بہوں سے ازادیا جائے تاکہ اس کے نیچے موجود لیبارٹری خود بخود سامنے آ جائے لیکن عمران جانتا تھا کہ لیبارٹری جبے اس قدر خفیہ جگہ پر تیار کیا گیا ہے عام لیبارٹری نہ ہو گی بلکہ اس میں ایسا میزیل استعمال کیا گیا ہو گا جس کی بناء پر اس پر بہم بھی اثر نہ کر سکیں اس لئے اس نے ایک اور ترکیب سوچی تھی اور اس ترکیب کے سلسلے میں ہی وہ یہاں موجود تھا۔

”ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ۔..... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جو لیا اور صالحہ نے آگے بڑھ کر مادام ریکھا اور اوشا کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے پند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ان کے جسموں میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو انہوں نے ہاتھ ہٹا لئے اور پہچھے ہٹ کر کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

”یہ دونوں تربیت یافتہ ہیں اس لئے یہ گاٹھیں کھول سکتی ہیں۔ تم ان کے عقب میں جا کر کھڑی ہو جاؤ۔..... عمران نے کہا تو جو لیا اور صالحہ دونوں سر ہلاقی ہوتی اٹھیں اور کرسیوں کے عقب میں جا کر کھڑی ہو گئیں۔ چند لمحوں بعد ان دونوں نے کرہتے ہوئے آنکھیں کھوئیں۔ ان دونوں کے جسم لاشعوری طور پر حرکت میں آنے لگے لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ حرکت نہ کر سکتی تھیں۔

”مادام ریکھا۔ تم دونوں کے پہچھے مس جو لیا اور مس صالحہ موجود ہیں اس لئے رسیاں کھولنے کا تکلف نہ کرنا ورنہ یہ دونوں اپنی ۳۰

"صالحہ تمہارے پاس خبر ہے"..... عمران نے کہا۔  
"ہاں"..... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خبر کی مدد سے اوشا کا پچھرہ اس قدر بگاڑ دو کہ آئندیہ دیکھ کر اس کے حلق سے خود بخود چیخ نکل جائے"..... عمران نے اہتمانی سنبھال دیجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے ابھی چڑیل بنادیتی ہوں"..... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی اندر ورنی جیب سے خبر نکلا اور پھر وہ کرسی کے عقب سے نکل کر سامنے آگئی۔

"سنو۔ پہلے میں تمہاری ایک آنکھ نکالوں گی، پھر تمہارا کان کاٹوں گی، پھر تمہاری ناک کی باری آئے گی۔ اس کے بعد تمہارے چہرے پر زخم ڈالے جائیں گے۔ ٹھیک ہے"..... صالحہ نے بڑے سردہ سردہ لمحے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ رک جاؤ"..... اوشا نے یکخت چھینتے ہوئے کہا۔

"اوشا کیا کہہ رہی ہو۔ خاموش رہو۔ ملک سے غداری کرنا چاہتی ہو"..... ساتھ یہی ہوتی مادام ریکھانے چھینتے ہوئے کہا۔

"صرف فون نمبر بتانا تو کوئی غداری نہیں ہے لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ میرا یہ حال کر دیا جائے"..... اوشا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ تم واقعی درست کہہ رہی ہو۔ فون نمبر بتانے سے کوئی

اس انداز میں بات کر رہا تھا جیسے باقاعدہ رپورٹ دے رہا ہوں۔  
شاید اسی لئے مادام ریکھا کے عقب میں کھڑی جولیا کا پچھرہ بگڑا، ہوا سا تھا۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔ تم کہ میں ہلاک کرو یا نہ کرو یہ تمہاری مرضی۔ لیکن تم اپنے مشن میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔" مادام ریکھانے کہا۔

"تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر کون ہے"..... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر بھاشاکر"..... مادام ریکھانے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر کیونکہ یہاں میں نے سیٹلائز وائر لسیں فون سیٹ دیکھے ہیں اس لئے لازماً ان کے پاس بھی ایسا ہی ہو گا۔" عمران نے کہا۔

"ہمارا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ ہمارا کام باہر سے لیبارٹری کی حفاظت کرنا ہے اور تمہارا خاتمہ کرنا تھا اور بس"..... مادام ریکھا نے کہا لیکن عمران ایک لمحے میں ہی پہچان گیا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

"اوشا۔ تمہارا کیا جواب ہے"..... عمران نے اوشا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"مم۔ میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ مجھے تو کچھ بھی نہیں معلوم۔" اوشا نے رک رک کر کہا۔

کیا کر لے گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس ریکھا کو تم نے کیوں زندہ رکھا ہوا ہے۔ اس کا اچار ڈالنا ہے تم نے۔..... ریکھا کے عقب میں کھڑی جویا نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”یہ چیف ہے اور چیف نامی مخلوق کو آسان موت نہیں مرتا چاہتے۔ البته تم اس کا منہ بند کر دو تاکہ میں فون پر بات کر سکوں۔..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر ایک سائیڈ پر موجود مشین کے ساتھ رکھے ہوئے واٹر لیس فون کا رسیور انٹھا کر اس نے اوشا کے بتائے ہوئے نمبر پر لیس کرنے شروع کر دیتے جبکہ جویا نے مادام ریکھا اور صالح نے اوشا کے منہ پر ہاتھ رکھ دیتے تھے۔ کچھ دریتک دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور پھر رابطہ ہو گیا۔

”یہ۔..... ایک بھاری سی مردانہ آواز ستائی دی۔

”مادام ریکھا بول رہی ہوں۔..... عمران نے مادام ریکھا کی آواز اور لمحے میں کہا۔

”کیا۔ کیا۔ کون ہو تم۔ ریکھا کہا ہے۔ تم۔ تم ریکھا نہیں ہو۔..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

”میں ریکھا ہی بول رہی ہوں ڈاکٹر۔ میرا گلا خراب ہو گیا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ وائس چیکر کمپیوٹر بتا رہا ہے کہ تم ریکھا نہیں ہو۔ وہ لگے کی خرابی کا کمپیوٹر پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کون ہو تم اور ریکھا

کہاں ہے۔..... دوسری طرف سے اہتمامی سخت لمحے میں کہا گیا۔

”ڈاکٹر تم یقین کرو میں ریکھا ہی ہوں۔..... عمران نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے صدر صاحب کو کال کرنا ہو گی۔..... دوسری طرف سے بڑبراتے ہوئے لمحے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسپور رکھ دیا۔

”مادام ریکھا۔ کیا تم لیبارٹری کے اندر گئی ہو۔..... عمران نے اس بار اہتمامی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”نہیں۔ مجھے اندر جانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔۔۔ مادام ریکھا نے کہا۔

”تو پھر تمہاری آواز کیسے وائس چیکر کمپیوٹر میں فیڈ ہو گئی۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر بھاشاکر نے شاید اسی لئے میرے ہیڈ کو ارٹر کال کر کے دہاں سے میرا خصوصی نمبر حاصل کیا ہے۔۔۔ یہ نمبر یہاں کا تھا اور پھر اس نے مجھ سے بات کی۔۔۔ اس وقت تو میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی تھی کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے لیکن اب سمجھ آگئی ہے کہ وہ میری آواز کمپیوٹر میں فیڈ کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مادام ریکھا نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو عمران، جویا اور صالحہ تینوں بے اختیار چونک پڑے۔ عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا

نظام بھی آف کر دیا ہے ورنہ اس کی مدد سے اسے روک دیتے جبکہ لیبارٹری کے راستے کا ابھی تک علم ہی نہیں ہو سکا۔ میں نے کوشش کی تھی کہ مادام ریکھا کی آواز میں لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر بھاشاکر سے بات کر کے کوئی چکر چلاوں لیکن وہاں وائس چیکر کمیوثر موجود ہے اس لئے یہ طریقہ بھی ختم ہو گیا ہے۔..... عمران نے کہا۔

"شاگل اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیسے پتہ چلا ہے۔..... صدر نے کہا تو تنور نے اسے بتا دیا۔

"ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کیوں ساتھ لایا گیا ہے۔..... صدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ اس میں جیپیں لاو کر لے آئے ہوں گے۔..... عمران نے کہا۔

"جب ان کے پاس ہیلی کاپٹر موجود ہے تو پھر جیپیں لانے کی کیا ضرورت۔ وہ ہیلی کاپٹر پر براہ راست یہاں آسکتے تھے۔..... صدر نے کہا۔

"یہاں مادام ریکھا اور اس کا گروپ موجود ہے اس لئے وہ یہاں براہ راست نہیں آئے۔..... عمران نے کہا۔

"اب یہاں کھڑے ہو کر باتیں کرنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ معبد کو میگا بیم سے ازا دو۔ کوئی نہ کوئی راستہ مل ہی جائے گا۔..... تنور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اس کے سوا اور کوئی فوری صورت بھی نہیں

اسی لمحے تنور دوڑتا ہوا قریب آگیا۔

"کیا ہوا ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

"میں ایک اوپنچے درخت پر چڑھا نگرانی کر رہا تھا کہ میں نے ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر اور ایک عام ہیلی کاپٹر کو جنگل کی طرف آتے دیکھا۔ میں نے دور بین کی مدد سے انہیں چیک کیا تو عام ہیلی کاپٹر کافرستان سیکرٹ سروس کے الفاظ صاف پڑھے گئے۔ یہ دونوں ہیلی کاپٹر میرے خیال میں اس قصبے پر تاب پور میں اترے ہیں۔" - تنور نے تیز لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافرستان سیکرٹ سروس۔ - لیکن یہ لوگ اتنی جلدی یہاں کیے پہنچ سکتے ہیں۔ - اوہ۔ ویری بیڈ۔ - اب ہمیں فوری کام کرنا ہو گا۔" - عمران نے کہا اور پھر واپس جھونپڑی میں آ کر اس نے جولیا اور صالح کو مادام ریکھا اور اوشا دونوں کو بے ہوش کرنے کا کہا اور خود مڑک تیزی سے جھونپڑی سے نکلا اور لیبارٹری کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ - تنور اس کے ساتھ تھا۔ لیبارٹری کے گرد باقی ساتھی موجود تھے۔ وہ شاید عمران اور تنور کو اس انداز میں دوڑتے دیکھ کر چونک پڑے تھے اس لئے اوت سے نکل کر سامنے آگئے تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔"..... صدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف سے کیپشن شکیل بھی آگے بڑھ آیا تھا۔

"صورت حال پیچیدہ ہو گئی ہے۔ شاگل اپنے گروپ سمیت یہاں پہنچ گیا ہے اور وہ کسی بھی لمحے یہاں پہنچ جائے گا۔ ہم نے حفاظتی

عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ ” عمران نے اہتمائی غصیلے لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ میں ملک دشمنوں کو زندہ رکھنے کی قائل نہیں ہوں اور ولیے بھی تم نے ان کے ذریعے جو چکر چلانے کا سوچا تھا وہ تمہارا نظریہ بے کار ثابت ہوا تھا اس لئے اب ان کو زندہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ ” جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” ویری بیٹھ۔ شاگل اور اس کے ساتھی لازماً ان سے رابطہ کریں گے۔ میں ان کے ذریعے شاگل کو روکنا چاہتا تھا لیکن تم نے غلط کام کیا ہے۔ ” ویری بیٹھ۔ ” عمران نے خاصے برہم لمحے میں کہا۔

”شاگل سے تم اب بھی ریکھا کی آواز میں بات کر سکتے ہو۔ ” جولیا نے جواب دیا۔

” ویری بیٹھ۔ میں چیف کو بتا دوں گا کہ تم نے لیڈر کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ ” عمران نے اسی طرح برہم لمحے میں کہا۔

” بتا دینا۔ لیڈر کے صرف اس حکم کی پابندی مجھ پر لازم ہے جس سے پاکیشیا کو نقصان نہ ہو۔ باقی میں ڈپٹی چیف بھی ہوں۔ ” سمجھئے۔ ” جولیا نے بھی اس بار غصیلے لمحے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مذکور تیزی سے معبد کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا ذہن واقعی بری طرح لمحہ گیا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ ایسی لیبارٹریاں عام بہوں سے تباہ نہیں ہو سکتیں

ہے۔ ہمارے پاس دس میگا بیم موجود ہیں۔ یہ دس کے دس فٹ کر دو۔ ” ..... عمران نے کہا۔

” لیکن عمران صاحب۔ اس سے اس قدر خوفناک دھماکہ ہو گا کہ شاید پورا جنگل گونج اٹھے۔ ایسا نہ ہو کہ لیبارٹری بھی نہ کھل سکے اور ہم بھی پھنس جائیں۔ وحشی قبائل بھی آسکتے ہیں اور شاگل اور اس کا گروپ بھی۔ ” ..... صدر نے کہا۔

” اسے زیرزمین کر کے نصب کرنا ہو گا۔ پھر دھماکے کی آواز نہیں پھیلے گی۔ ولیے اتنی جلدی شاگل اور اس کے ساتھی یہاں نہیں پہنچ سکتے۔ وہ چھٹے مانیز کریں گے پھر آگے بڑھیں گے۔ جاؤ جا کر بہم لے آؤ بلکہ سارا سامان اٹھا لاؤ۔ ” ..... عمران نے کہا تو صدر، کیپشن شکیل اور تنور تینوں تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئے جہاں جھونپڑی میں ان کا سامان موجود تھا۔ اسی لمحے انہیں جولیا اور صالح بھی آتی دکھانی دیں۔

” کہاں جا رہے ہو۔ ” جولیا نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا۔

” سامان لینے۔ ” ..... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” کیوں۔ سامان کیوں منگوایا ہے تم نے۔ ” ..... جولیا نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

” تم نے ریکھا اور اوشا کو بے ہوش کر دیا ہے یا نہیں۔ ” ..... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اٹا سوال کر دیا۔

” ہمیشہ کے لئے بے ہوش کر دیا ہے۔ ” ..... جولیا نے جواب دیا تو

اس لئے وہ اس طرح کی کامیابی پر مشکوک تھا اور ادھر شاگل اور اس کے ساتھیوں کے مہماں آنے پر ظاہر ہے انہیں ییبارٹی سے توجہ ہٹا کر دوسرے چکر میں پھنسنا پڑے گا اور ڈاکٹر بھاشاکر نے جس طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا تھا کہ وہ صدر سے بات کرے گا تو ہو سکتا ہے صدر کے حکم پر جنگل میں فوج بھی اتار دی جائے اس لئے وہ واقعی بری طرح لٹھ کر رہ گیا تھا۔

شاگل پر تاب پور کے ایک مکان کے کمرے میں بے چینی کے عالم میں ہمل رہا تھا۔ اسے مہماں پہنچے ہوئے دو گھنٹے ہو گئے تھے لیکن ابھی تک موقی لال مشیزی نصب کر کے ساگر علاقے کی مانیزرنگ نہ کر سکا تھا اس لئے جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا شاگل کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ ایک طرف میز پر لانگ ریخ ٹرانسیمیٹر موجود تھا لیکن شاگل کی توجہ اس ٹرانسیمیٹر کی طرف نہیں تھی کیونکہ موقی لال نے خود آکر اسے تمام روپورٹ دیتی تھی اس لئے جیسے ہی ٹرانسیمیٹر سے کال آنا شروع ہوئی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ ایک لمجھ کے لئے اس کے چھرے پر حریت کے تاثرات ابھرے لیکن دوسرے لمجھ وہ یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا کہ اس کے ہیڈ کوارٹر والوں نے اسے کسی وجہ سے کال کیا ہو گا اس لئے آگے بڑھ کر پہلے وہ کرسی پر بیٹھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسیمیٹر آن کر دیا۔

ڈاکٹر بھاشاکرنے فون بند کر کے مجھے کال کی اور صورت حال بتائی۔ پھر ہمارے حکم پر مادام ریکھا کو کال کی گئی لیکن کسی نے کال اینڈ نہیں کی۔ اس کے بعد مادام ریکھا کی پرسنل فریکونسی پر کال کی گئی لیکن یہ کال بھی اینڈ نہیں کی گئی اور مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیانی ایجنت عمران آوازوں اور لمحوں کی نقل کرنے میں ہمارت رکھتا ہے اور ڈاکٹر بھاشاکر کے بقول ولیے آواز اور بچہ مادام ریکھا کا ہی تھا لیکن واس چیکر کمپیوٹر نے اسے اسکے قرار نہیں دیا اس لئے ہمارا خیال ہے کہ اس عمران نے مادام ریکھا اور اس کے ساتھیوں پر قابو پالیا ہو گا اور اگر ایسا ہو گیا ہے تو پھر لیبارٹری شدید خطرے میں ہے۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم قربی چھاؤنی سے فوج کو لیبارٹری کی حفاظت کے لئے بھجوادیں لیکن پھر میں نے اس لئے احکامات نہیں دیتے کہ یہ پاکیشیانی ایجنت اہتمامی شاطر ہیں اگر یہ فوجی یونیفارم اور میک اپ میں آگئے تو پھر لیبارٹری کے لئے خطرہ مزید بڑھ جائے گا۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ اور۔۔۔ صدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”جتاب۔۔۔ مجھے پہلے ہی یہ خدشہ تھا کہ یہ لوگ مادام ریکھا اور اس کے فاریست سیکشن کے بس کاروگ نہیں ہیں اس لئے میں اپنے سیکشن سمیت یہاں پہنچ گیا ہوں۔ آپ ابھی فوج نہ بھیجیں ورنہ معاملات واقعی ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ آپ کو میں گارنٹی دیتا ہوں کہ لیبارٹری کا بھی مکمل تحفظ کیا جائے گا اور ان ایجنتوں کا بھی

”ہیلو۔۔۔ ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریزیڈنٹ کالنگ۔۔۔ اور۔۔۔“ دوسری طرف سے صدر کافرستان کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

”یہ۔۔۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس اینڈنگ یو۔۔۔ اور۔۔۔ شاگل نے عادت کے مطابق نام کے ساتھ ساتھ پورا عہدہ دوہراتے ہوئے کہا۔

”صدر صاحب سے بات کریں۔۔۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔۔۔ اور۔۔۔ چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”یہ سر۔۔۔ شاگل بول رہا ہوں سر۔۔۔ اور۔۔۔ شاگل نے مودبانت لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کہاں موجود ہیں چیف شاگل۔۔۔ اور۔۔۔ صدر نے کہا۔

”کانجی جنگلات کے آغاز میں ایک قصبے پر تاب پور میں موجود ہوں جتاب۔۔۔ اور۔۔۔ شاگل نے جواب دیا۔

”مجھے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر بھاشاکر کی فون کال ملی ہے۔۔۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ان کے فون نمبر پر پاؤر آجنسی کی مادام ریکھا کی کال آئی لیکن انہوں نے چونکہ واس چیکر کمپیوٹر میں مادام ریکھا کی آواز فیڈ کر رکھی تھی اس لئے وہ فوراً بھیگ گئے کہ یہ کال مادام ریکھا کی نہیں ہے۔۔۔ انہوں نے جب اس پر اصرار کیا تو دوسری طرف سے اس بات پر اصرار جاری رکھا گیا کہ بولنے والی مادام ریکھا ہے جس پر

”کیا تمہارے پاس کوئی ایسا سٹم ہے کہ تم ساگور کے علاقے میں بے ہوش کر دینے والی لگیں پھیلا سکو۔۔۔۔۔ شاگل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”نہیں جتاب۔۔۔۔۔ ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ ساگور کا ہاں سے فاصلہ تقریباً بارہ تیرہ کوس ہے۔۔۔۔۔ اتنی دور سے لگیں فائر نہیں ہو سکتی اور اگر فائر ہو بھی جائے تو ساگور کے وسیع و عریض علاقے میں نہیں پھیل سکتی۔۔۔۔۔ موتوی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر کیا کیا جائے۔۔۔۔۔ جلدی بتاؤ۔۔۔۔۔ میں فوراً ان لوگوں کی گرد نیں دیانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ شاگل نے تیز لمحے میں کہا۔

”جباب۔۔۔۔۔ پہلے چیک کر لیں کہ کیا وہاں حفاظتی نظام کام کر رہا ہے۔۔۔۔۔ اگر ایسا ہے تو پھر پہلے اسے آف کر دیں ورنہ ہم لوگ ساگور میں داخل ہوتے ہی فائنگ کی زد میں آجائیں گے۔۔۔۔۔ اس کے علاوہ ساگور کے علاقے کی سکرین چینکنگ کر لیں تاکہ ہمیں وہاں کی صورت حال معلوم ہو سکے۔۔۔۔۔ اس کے بعد کوئی ہنگامی پلان بنایا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔ موتوی لال نے کہا۔

”کتنی دیر لگے گی اس تمام چینکنگ میں۔۔۔۔۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ جتاب۔۔۔۔۔ موتوی لال نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔ جہاں اتنا وقت گزر چکا ہے وہاں ایک گھنٹہ

بار یقینی خاتمه کر دیا جائے گا۔۔۔۔۔ ہم اب ان کے سروں پر پہنچ چکے ہیں اور جلد ہی ہم انہیں مار گرائیں گے۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ شاگل نے بڑے اعتماد بھرے لمحے میں کہا۔

”اوکے۔۔۔۔۔ میں آپ کو چوبیس گھنٹے دے رہا ہوں۔۔۔۔۔ اگر ان چوبیس گھنٹوں میں آپ نے ان ہجھٹوں کا خاتمه نہ کیا تو پھر میں فوج کو احکامات دے دوں گا۔۔۔۔۔ اور ایندھ آں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسیسٹر آف کر دیا۔۔۔۔۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور موتوی لال اندر داخل ہوا۔

”کہاں مر گئے تھے تم۔۔۔۔۔ شاگل نے غصے سے چھینٹے ہوئے کہا۔

”جباب۔۔۔۔۔ مشینزی بے حد نازک ہے اس لئے اسے نصب کرنے میں بے حد احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔۔۔۔۔ موتوی لال نے مودبادہ لمحے میں جواب دیا۔

”لعنۃ بھیجو مشینزی پر۔۔۔۔۔ ان ہجھٹوں نے پاور ہجھٹی کو کور کر لیا ہے۔۔۔۔۔ مادام ریکھا ان کے ہاتھ چڑھ گئی ہے اور وہ کسی بھی لمحے لیبارٹری کو تباہ کر کے نکل سکتے ہیں اور تم مشینزی کی نزاکت کو رو رہے ہو۔۔۔۔۔ نا ننس۔۔۔۔۔ شاگل نے پہلے سے زیادہ غصیلے لمحے میں کہا۔

”تو پھر باس۔۔۔۔۔ جو حکم آپ دین تعییل ہو گی۔۔۔۔۔ موتوی لال نے سہے ہوئے لمحے میں کہا۔

قبضہ کر لیا ہے اور حفاظتی نظام آف کر دیا ہے۔ جلدی وہاں کی چینکنگ کراؤ۔ جلدی۔ موتی لال کے بولنے سے پہلے شاگل نے چھینٹے ہوئے کہا اور پھر موتی لال نے راجو کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ منظر اس ساگور بستی کا تھا۔ وہاں جھونپڑیاں نظر آرہی تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی دکھانی نہ دے رہا تھا۔

”ان جھونپڑیوں کے اندر چینکنگ ہو سکتی ہے۔“..... شاگل نے کہا۔

”ڈبل ویژن آن کر دو راجو۔“..... موتی لال نے کہا تو راجو نے جلدی سے ایک بٹن پریس کر دیا تو سکرین پر تیزی سے ایک جھونپڑی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی جھونپڑی کا اندر ورنی منظر نظر آنے لگا لیکن جھونپڑی خالی تھی۔ پھر راجو نے ایک ناب گھما کر دوسری جھونپڑی کو چیک کیا تو یہ بھی خالی تھی۔ شاگل ہونٹ بھیخپ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ جھونپڑیاں مسلسل خالی ہی نظر آرہی تھیں۔

”لعنت بھیجو ان جھونپڑیوں پر۔ پورا علاقہ چیک کرو۔“..... شاگل سے براوشت نہ ہو سکا تو وہ یقینت چھپڑا۔

”اوہ۔ اوہ مددو کو۔ اس منظر کو روکو۔“..... شاگل نے اپنا فقرہ ختم کرتے ہی دوبارہ چھینٹے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر کھدا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر حریت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔ جھونپڑی کے اندر کریمیوں پر بندھی ہوئی دو

اور ہی۔“..... شاگل نے کہا۔

”آئیے میرے ساتھ۔“..... موتی لال نے کہا اور پھر شاگل کے ساتھ چلتا ہوا ایک دو منزلہ مکان کی دوسری منزل پر چہنچا تو وہاں کمرے میں واقعی دو بڑی مشینیں موجود تھیں جن کے سامنے دو آدمی کھڑے تھے۔

”کیا ساگور پوائنٹ فس ہو گیا ہے راجو۔“..... موتی لال نے ایک مشین کے سامنے کھڑے آدمی سے کہا۔

”یہ بس۔“..... راجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ دوسری مشین کے ساتھ اسے بھی آن کرو اور حفاظتی نظام کو چیک کرو۔ جلدی کرو۔ فوراً۔“..... موتی لال نے کہا تو دونوں آدمی تیزی سے حرکت میں آگئے جبکہ شاگل سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر جھلہاٹ کے تاثرات موجود تھے لیکن ظاہر ہے وہ فوری طور پر کیا کر سکتا تھا اس لئے ہوت کھیخنے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک مشین کی سکرین پر جھما کے ہوئے اور پھر وہ روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس پر تیزی سے ہند سے ابھرنے لگے اور پھر اچانک سکرین پر اوکے کے الفاظ ابھر آئے۔

”باس۔ وہاں کوئی ساتھی حفاظتی نظام نہیں ہے۔“..... راجو نے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشی اجنبیوں نے وہاں واقعی

سائنسیڈ سے تین آدمی اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے ہاتھوں میں سیاہ رنگ کے تھیلے اٹھانے ہوئے تھے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے معبد کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”یہ کون ہو سکتے ہیں۔ کیا یہ پاکیشیانی اسجنت ہیں۔“..... شاگل نے کہا لیکن دوسرے لمبے وہ ایک بار پھر اچھل پڑا جب معبد کے دروازے سے ایک مرد اور دو عورتیں باہر آتی دکھائی دیں۔ ”اوہ۔ اوہ۔ یہ عمران ہے۔ بالکل عمران ہے۔ وہی قد و قامت۔ وہی عمران۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیا کر رہے ہیں۔ انہیں روکو۔ یہ لیبارٹری تباہ کرنے والے ہیں۔“..... شاگل نے غصے سے حلق کے بل چھینتے ہوئے کہا۔

”باس۔ میں نے لیبارٹری کو اندر اور باہر سے دیکھا ہوا ہے۔ لیبارٹری ریڈ بلاکس سے تیار کی گئی ہے اس لئے معبد چاہے تباہ ہو جائے یہ لیبارٹری ایسٹم بم سے بھی تباہ نہیں ہو سکتی۔“..... موتی لال نے کہا تو شاگل نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اب معبد کی طرف جانے والے تینوں آدمی عمران اور اس کی ساتھی عورتوں کے قریب جا کر رک گئے اور پھر وہ کچھ دیر تک آپس میں باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد وہ مژے اور پھر معبد کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گئے اور چند لمحوں بعد سکرین پر نظر آنے بند ہو گئے۔

”لیبارٹری کا راستہ کدھر ہے موتی لال۔“..... شاگل نے مژہ کر موتی لال سے مخاطب ہو کر کہا۔

عورتوں کی لاشیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ ان میں سے ایک مادام ریکھا تھی جبکہ دوسری نوجوان عورت تھی۔ ایک طرف میز پر واٹر لیس فون پڑا نظر آرہا تھا۔ ان دونوں کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مادام ریکھا کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔“..... شاگل نے غصے سے لرزتے ہوئے لبجے میں کہا۔ ”جتناب۔ یہ دوسری عورت اس کی اس سنت اوشانہ ہے۔ یہ گریٹ لینڈ سے آئی تھی۔“..... موتی لال نے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ وہاں مکمل طور پر ان ہیجنٹوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ ویری بیڈ۔ جلدی کرو۔ اس سا گور معبد کو چھیک کراؤ۔ جلدی کرو۔ مجھے اب خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ یہ لوگ لیبارٹری تباہ کرنے میں کامیاب نہ ہو گئے ہوں۔“..... شاگل نے کہا تو موتی لال نے راجو کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر جھماکے ہونے لگ گئے اور راجو نے ایک بٹن دبادیا۔ سکرین پر جھماکے سے ایک منظر ابھر آیا جس میں دور ایک معبد نظر آرہا تھا جو سکرین پر خاصا چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔ راجو نے ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا تو منظر پھیلتا چلا گیا۔ البتہ وہ معبد اب بڑا ہونا شروع ہو گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد جب معبد سکرین کے سنٹر میں آگیا تو ارد گرد کا علاقہ بھی نظر آنے لگ گیا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا اور معبد صحیح سلامت موجود تھا لیکن پھر اچانک سکرین کی ایک

کی۔ اوه۔ ویری بیڈ۔..... شاگل نے اچھلتے ہوئے کہا۔

”باس۔ آپ بے فکر ہیں۔ یہ میگا بم اس لیبارٹری کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔..... موتی لال نے کہا تو شاگل کے بھنپھنے ہوئے ہونٹ مزید بھنپھنگ گئے۔

” یہ شیطان ہیں موتی لال۔ شیطان۔ یہ جو کچھ کرتے ہیں سوچ سمجھ کر کرتے ہیں۔..... شاگل نے کہا لیکن موتی لال نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ذبے ایک خاص انداز میں اس گڑھے میں رکھ کر انہیں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔ پھر ایک آدمی نے انہیں آن کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب دوڑتے ہوئے وہاں سے کافی دور ہٹتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر یقینت شعلے ہی شعلے ابھرتے دکھانی دیئے اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر پتھر، گرد اور دھوئیں کے بادل سے چھا گئے جن میں شعلوں کی ایک ہر موجود تھی۔

” ویری بیڈ۔ رسلی ویری بیڈ۔..... شاگل نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب گرد اور دھوئیں کے بادل چھٹ گئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں معبد کا نام و نشان تک موجود نہ تھا۔ ہر طرف معبد کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے۔

” کیا ان کی آوازیں یہاں سنائی دے سکتیں۔..... شاگل نے اچانک کہا۔

” راجو۔ بھاگ کر جاؤ اور کیمپ میں موجود تھری ایس کو اس کے

” جتاب۔ اس کا راستہ معبد سے کافی دور ایک چھوٹی سی پہاڑی غار کے اندر سے نکلتا ہے۔ یہاں ہر طرف سے یہ لیبارٹری ریڈ بلاکس سے بنی ہوئی ہے اس لئے یہ ناقابل تحریر ہے۔..... موتی لال نے جواب دیا۔

” چیک کرو کہ یہ شیطان معبد کے عقب میں کیا کر رہے ہیں۔..... شاگل نے کہا تو موتی لال نے راجو کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔ راجو نے ایک بٹن دبایا اور سائیڈ میں موجود ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا تو سکرین پر منظر بدلنے لگا اور پھر جب سکرین روشن ہوئی تو وہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ شاگل اور موتی لال یہ دیکھ کر اچھل پڑے کہ وہ سب خبروں کی مدد سے معبد کی بنیاد کے ساتھ زمین کو تیزی سے کھونے میں مصروف تھے جبکہ دونوں عورتیں ایک طرف کھڑی تھیں۔

” یہ کیا کر رہے ہیں۔ کیا یہ خبروں سے لیبارٹری کا راستہ کھونا چاہتے ہیں۔..... شاگل نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

” باس۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔ ویسے اس قدر حماقت تو عام آدمی بھی نہیں کر سکتا۔..... موتی لال نے کہا تو شاگل نے ہونٹ بھنپھنگ لئے۔ تھوڑی دیر بعد جب کافی بڑا سا گڑھا بن گیا تو انہوں نے خبر ایک طرف رکھے اور پشت پر موجود تھیلوں کو اتار کر ان میں سے چوکور ڈبے نکالنے شروع کر دیئے۔

” اوه۔ اوه۔ میگا بم۔ اوه۔ یہ میگا بم لگا رہے ہیں اور ایک نہیں

ہیں۔۔۔ شاگل نے اہتمائی بے چین سے لبجھ میں کہا۔

"باس۔۔۔ چیک تو کر لیں کہ ان کے مینگا بھوں کا کیا ہوا ہے۔۔۔ پھر دیکھیں گے کہ ان کا اب کیا ارادہ ہے تاکہ ان کے مطابق وہاں کے لئے کوئی پلاتنگ کی جاسکے۔۔۔ موقی لال نے موڈبانہ لبجھ میں کہا۔  
"ہم یہاں پلاتنگ ہی کرتے رہ جائیں گے۔۔۔ شاگل نے غصیلے لبجھ میں کہا۔

"جتاب۔۔۔ ہیلی کاپڑوں کی آوازیں جنگل میں دور دور تک سنائی دیں گی اور یہ لوگ اٹا ہمارے خلاف پلاتنگ بنالیں گے۔۔۔ موقی لال نے کہا۔

"عمران صاحب۔۔۔ یہ لیبارٹری توریڈ بلاکس کی بنی ہوئی ہے۔۔۔ یہاں تو کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔۔۔  
"ویری بیڈ۔۔۔ اس قدر دور بھی لیبارٹری ریڈ بلاکس سے بنائی گئی ہے۔۔۔ عمران نے قدرے جھلانے ہوئے لبجھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔ اس کا ہجہ سن کر شاگل کے چہرے پر یکخت مسکراہٹ سی پھیلتی چلی گئی۔

"اب کیا کریں عمران صاحب۔۔۔ ادھروہ شاگل اور اس کے ساتھی بھی یہاں پہنچنے والے ہوں گے۔۔۔ اچانک ایک آواز سنائی دی تو شاگل ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"ہاں۔۔۔ اب واقعی سوچتا پڑے گا۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ساتھ ڈائریکٹ کر دو۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔ موقی لال نے کہا۔

"لیں بس۔۔۔ راجونے کہا اور دوڑ کر اس کرے سے باہر نکل گیا۔۔۔ عمران اور اس کے ساتھی اب سکرین پر نظر نہ آرہے تھے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد راجو بھاگتا ہوا واپس آیا تو اس نے جلدی سے مشین کے کئی بٹن پر لیں کر دیئے تو مشین سے سائیں سائیں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر یکخت خاموشی چھا گئی۔

"کیا مطلب۔۔۔ یہ خاموشی کیوں چھا گئی ہے۔۔۔ شاگل نے کہا۔  
"وہاں کوئی آواز پیدا ہو گی تو سنائی دے گی جتاب۔۔۔ موقی لال نے کہا تو شاگل نے اشبات میں سرہلا دیا۔۔۔ پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی سکرین پر ظاہر ہوئے اور اس کے ساتھ ہی ان کی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں۔۔۔ یہ آوازیں بے حد مدھم تھیں جیسے مکھیوں کی بھنسنہتاہٹ ہوتی ہے اور ان کی سمجھ بھی نہ آرہی تھی لیکن پھر جیسے ہی وہ معبد کے قریب پہنچے ان کی آوازیں بھی صاف اور واضح سنائی دینے لگیں۔

"اب چیک کیسے کیا جائے کہ لیبارٹری کا راستہ کھلا ہے یا نہیں۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یہاں سے مٹی ہشاو۔۔۔ ابھی پتہ چل جائے گا۔۔۔ دوسرا آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہاں۔۔۔ یہ عمران کی آواز ہے۔۔۔ یہ واقعی عمران ہے۔۔۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا چاہئے۔۔۔ ہم ہیلی کاپڑوں پر وہاں قریب پہنچ کر اتر سکتے

”اے آف کر کے ہمیں رہنے دو۔ ایک دو آدمیوں کو ہمیں رہنے دو تاکہ وہ اس کی حفاظت کرتے رہیں اور اسلحہ لے کر خود چلو۔ جلدی کرو۔ میں اس دوران صدر صاحب سے بات کر کے انہیں کہہ دوں کہ وہ ڈاکٹر بھاشاکر کو ارت کر دیں۔“..... شاگل نے کہا تو موتی لال نے اثبات میں سر پلا دیا۔

”کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اس شاگل کی فریکونسی پر ریکھا کی آواز اور لجے میں بات کر کے اسے اپنے ڈھب پر لے آو۔“..... ایک سوانی آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن میں زیادہ سے زیادہ اسے وہاں روک لوں گا۔ اصل منہ تو لیبارٹری کا ہے۔“..... عمران نے کہا۔ ”عمران صاحب۔ آپ لیبارٹری میں شاگل کی آواز اور لجے میں بات کریں۔ شاگل کی آواز اور ہجہ تو بہر حال وہاں فیڈ نہ ہو گا۔“..... ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

”اوہ ہاں۔ واقعی۔ اوہ فون تو اس جھونپڑی میں ہے جہاں میں ریکھا اور اوشا کو زندہ چھوڑ کر آیا تھا۔ آؤ۔ اب اور کیا ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف کو روانتہ ہو گئے۔

”بند کرو اسے۔ اب سب کچھ معلوم ہو گیا ہے۔ یہ شیطان لوگ ہیں۔ یہ لیبارٹری کو کھول لیں گے۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہے۔ چلو ہیلی کا پڑوں کو تیار کرو۔ جیپوں پر تو کئی گھنٹے لگ جائیں گے۔“..... شاگل نے کہا۔

”یہ بس۔ ویسے ان کے پاس اپنی ایر کرافٹ گئیں نہیں ہیں جن کی وجہ سے کوئی خطرہ ہو۔ ہم پھیل کر انہیں چاروں طرف سے گھیر کر ختم کر دیں گے لیکن بس۔ اس مشیزی کو آف کرنے اور اٹھانے میں تو کافی وقت لگے گا۔“..... موتی لال نے کہا۔

لیکن واں چیکر کمپیوٹر کی وجہ سے مجھے معلوم ہو گیا اور اب تم نے شاگل کی آواز اور لمحے میں بات کی ہے۔ گوان کی آواز کمپیوٹر میں فیڈ نہیں ہے لیکن ابھی مجھے صدر صاحب کی کال ملی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ شاگل نے چینگنگ کی ہے۔ تم نے مادام ریکھا کو ہلاک کر دیا ہے اور اب تم شاگل کی آواز اور لمحے میں مجھ سے بات کرو گے اور وہی ہوا کہ تم شاگل کی آواز اور لمحے میں بات کر رہے ہو۔ ”دوسری طرف سے مسلسل بولتے ہوئے کہا گیا تو عمران کے چہرے پر حقیقی حریت کے تاثرات ابھر آئے۔

”میرا نام علی عمران ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے۔“..... اس بار عمران نے اپنے اصل لمحے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ڈی ایس سی۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے یا اس کا کوئی اور مطلب بھی ہوتا ہے۔“..... دوسری طرف سے ڈاکٹر بھاشاکر کی اہتمائی حریت بھری آواز سنائی دی۔

”ہاں سے میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے اس لئے میں سائنس دانوں کی بے حد عرصت کرتا ہوں۔ آپ نے پاکیشیانی تزاد عورت نواب زادی راحت سے جو فارمولہ اور آل خریدا ہے وہ پاکیشیانی ملکیت ہے۔ آپ اسے واپس کر دیں ورنہ دوسری صورت میں مجھے آپ سب کو ہلاک کرنے اور لیبارٹری کو تباہ کیا تم جادوگر ہو یا شعبدہ باز۔“..... تم نے ریکھا کی آواز میں فون کیا

عمران اپنے ساتھیوں سمیت معبد والی جگہ سے واپس اس جھونسڑی میں آیا جہاں مادام ریکھا اور اوشا کی لاشیں موجود تھیں۔ ایک گونے میں میز پر واٹر لیس فون پڑا ہوا تھا۔ عمران نے فون اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے بڑی ٹون سنائی دی تو اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر چار پانچ منٹ بعد اس نے دوبارہ ٹرانی کی تو اس بار رابطہ ہو گیا۔

”لیں۔ ڈاکٹر بھاشاکر بول رہا ہوں۔“..... ڈاکٹر بھاشاکر کی آواز سنائی دی۔

”شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔“..... عمران نے چیف شاگل کی آواز اور لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”تم کون ہو جو تم ہر قسم کی آوازوں اور لمحوں کی نقل کر لیتے ہو کیا تم جادوگر ہو یا شعبدہ باز۔“..... تم نے ریکھا کی آواز میں فون کیا

"میرا خیال ہے کہ شاگل کسی مشیزی پر ہمیں چیک کرتا رہا ہے میری چھٹی حس بار بار کچھ نہ کچھ ہونے کا کاشن دیتی رہی لیکن میری سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی۔ بہر حال یہ سب بعد میں سوچنے کی باتیں ہیں۔ اب مستند یہ ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ شاگل کے علاوہ فوج بھی آسکتی ہے۔"..... عمران نے تشویش بھرے لمحے میں کہا۔

"ہمیں فوراً یہاں ان کے لئے ٹریپ پہنانے چاہئیں۔ ریکھا کی طرح جب تک یہ شاگل اور اس کے ساتھی ختم نہیں ہوں گے ہم اطمینان سے کام نہیں کر سکیں گے۔"..... تنور نے کہا۔

"فوج آگئی تو ہمارے حق میں زیادہ بہتر ہو گا۔ ہم فوج کے آدمیوں کو ہلاک کر کے ان کی یونیفارم استعمال کر سکتے ہیں۔ اصل مستند تو اب یہ لیبارٹری ہے۔"..... صدر نے کہا۔

"یہاں سے چلو۔ ہمیں فوراً واپس اس سوراخ میں سے سرنگ میں جا کر اس معدب سے باہر جانا ہو گا جہاں ہماری جیپ موجود ہے اور ہم جیپ میں واپس پرتاب پور جائیں گے۔ اب ایک ہی صورت ہے کہ کسی ایسے ساتھ دان کو ٹریس کیا جائے جو اس لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہو۔ پھر ہی ہم لیبارٹری میں داخل ہو سکتے ہیں۔"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن یہ تو پسپائی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔"..... تنور نے چونک

کرنے کا فیصلہ کرنا پڑے گا۔"..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔ "اس عورت راحت نے یہ فارمولہ اپنے باپ سے مل کر کارمن سے اڑایا تھا اس لئے پاکیشیا کا اس سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ یہ لیبارٹری الیسی ہے کہ تم جو چاہو کرو تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ابھی تم نے پاہر ایک نہیں بلکہ کمی میگا بہوں کو اکٹھا کر کے فائز کیا ہے اور نیجہ کیا نکلا ہے اور اب تو تمہارے پاس کوئی موقع بھی نہیں ہے۔ صدر صاحب قربی چھاؤنی سے فوج بھجوار ہے ہیں اور سیکرٹ سروس کا چیف شاگل بھی وہاں پہنچ رہا ہے۔ اس نے مانیٹر بھی کر لیا ہے کہ تم دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ایک چھوٹا سا گروپ ہو۔ تم کس طرح اس جنگل میں ان کا مقابلہ کر سکو گے اس لئے ہمیشہ کے لئے الوداع۔"۔ ڈاکٹر بھاشاکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر شدید ترین انجمن کے تاثرات ابھر آئتھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔"..... صدر نے کہا۔ وہ سب اس جھونپڑی میں ہی موجود تھے لیکن چونکہ فون میں لاڈرنر نہ تھا اس لئے وہ سب دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن سکے تھے اور عمران نے ڈاکٹر بھاشاکر سے ہونے والی گفتگو دوہرائی۔

"کیا مطلب۔ شاگل کو یہ باتیں کیسے معلوم ہو گئیں۔"۔ صدر نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"اوہ - اوہ - دیری بیٹھ۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا - دیری  
بیٹھ۔"..... عمران نے خود کلامی کے انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے"..... جو یا جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھی تھی حریت  
بھرے لجھے میں کہا۔

"یہ چھوٹا سا نالہ دیکھ کر مجھے خیال آیا ہے کہ لیبارٹری کے اندر  
لازمًا پانی پہنچنے اور تازہ ہوا کے لئے انظام کیا گیا ہو گا اور یہ یقیناً  
لیبارٹری سے ہٹ کر ہو گا۔ ان راستوں کو اگر ہم کھوں لیں تو اس  
زیڈ بلاکس لیبارٹری میں داخل ہو سکتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں تو شاگل، اس کا گروپ اور فوج ہو گی۔" - پھر "جو یا  
نے کہا۔

"فوج تو شاید نہ آئے کیونکہ شاگل اپنی موجودگی میں انہیں  
برداشت نہیں کرے گا۔ البتہ شاگل اور اس کے ساتھی ہوں گے اور  
ان سے نمٹا جاسکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی بات سن کر ایک بات میرے ذہن  
میں آئی ہے"..... اچانک صالحہ نے کہا۔

"وہ کیا"..... عمران نے پوچھا تو باقی ساتھی بھی اشتیاق بھری  
نظروں سے صالحہ کی طرف دیکھنے لگے۔

"اس فارمولے اور آلے کو اس لیبارٹری کی نسبت دار الحکومت  
سے زیادہ آسانی سے اڑایا جاسکتا ہے۔ لامحالہ یہ آلہ اور فارمولہ مکمل  
کر کے وہ دار الحکومت میں ہی لا نیں گے"..... صالحہ نے کہا۔

کر کہا۔

"یہ جنگی چال ہے۔ چلو۔ ورنہ وہ ہمارے سروں پر پہنچ جائیں گے  
آؤ"..... عمران نے تیز لمحے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا اور  
پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اس سرنگ کے راستے سے واپس اس معبد  
تک پہنچ گئے جہاں سے وہ داخل ہوئے تھے۔ ان کی جیپ ولے ہی  
وہاں موجود تھی۔ عمران اچھل کر جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ  
گیا اور اس کی وجہ سے اس کے ساتھی بھی جیپ پر سوار ہو گئے۔

عمران نے جیپ موڑی اور پھر اسے تیزی سے چلاتا ہوا واپس آگے  
بڑھتا چلا گیا۔ عمران کے سب ساتھیوں کے چہرے بری طرح لٹکے  
ہوئے تھے کیونکہ یہ شاید ان کی زندگی میں پہلا موقع تھا کہ وہ مشن  
چھوڑ کر اپنی جانیں بچانے کے لئے اس طرح پسپا ہو رہے تھے۔ عمران  
کا چہرہ بھی پتھر کی طرح سخت ہو رہا تھا اور وہ بس میکانکی انداز میں  
جیپ دوڑاتا اور درختوں کے درمیان سے گزارتا ہوا آگے بڑھا چلا جا  
رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ نے واقعی پرتاپ پور جانے کا فیصلہ کیا  
ہے"..... صدر نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے سوا ہمارے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔  
وہاں سے فون کال کی جا سکتی ہے"..... عمران نے کہا تو صدر  
خاموش ہو گیا لیکن پھر اچانک اس نے جیپ کو ایک جھلکے سے روکا  
تو سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

وہاں موجود ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ دوچار آدمی انہوں نے وہاں نگرانی کے لئے چھوڑ دیتے ہوں گے۔ انہیں کور کیا جاسکتا ہے۔ پھر اس سسٹم کی مدد سے ہم شاگل اور اس کے ساتھیوں کی مانیزرنگ کر سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ شاگل اور اس سائنس دان کے درمیان کوئی ایسی بات ہو جائے جس سے اس لیبیارٹری کا راستہ معلوم ہو جائے۔ اگر نہ بھی ہو تو تو ہمیں بہر حال ان کی تعداد اور ان کی سچوئیشن سب کچھ معلوم ہو جائے تو پھر ہم باقاعدہ پلاننگ کے تحت ان پر حملہ کر سکتے ہیں۔ کیپشن شکیل نے اہتمامی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”گذ۔ یہ واقعی موجودہ حالات میں بہترین مشورہ ہے کیونکہ فارمولہ کہیں بھاگا نہیں جا رہا۔“..... عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے جیپ آگے بڑھا دی۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

”نہیں۔ وہاں سے نجات یہ کہاں پہنچا دیا جائے۔ ہمیں بہر حال اسے یہیں حاصل کرنا ہے یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس لیبیارٹری کو اس طرح تباہ کر دیا جائے کہ فارمولہ اور آلہ سب کچھ ساتھ ہی ختم ہو جائے تاکہ اگر یہ پاکیشیا کے کام نہیں آسکتا تو کافرستان کے بھی کام نہ آسکے۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اس لیبیارٹری کا راستہ لیبیارٹری سے ہٹ کر کسی اور جگہ نکلتا ہو گا۔ اگر ہم کسی طرح یہ راستہ ٹریس کر لیں تو ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔“..... صدر نے کہا۔ ”وہ پانی اور ہوا والا آئیڈیا واقعی قابل غور ہے۔“..... جو لیا نے

”لیکن اس کے لئے پر امن ماحول چاہئے اور وہ نہیں ملتا۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ کا پرتاب پور جانے والا آئیڈیا درست تھا۔ آپ نے اس سائنس دان سے باتیں کر کے جو کچھ بتایا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس بار انہوں نے پرتاب پور میں کوئی ایسا مانیزرنگ سسٹم قائم کیا ہے جس سے انہوں نے ساگور کے علاقے کو باقاعدہ نہ صرف سکرین پر مانیز کیا ہے بلکہ ہماری آوازیں بھی سنیں اور یہ سسٹم اس قدر نازک اور چیخیدہ ہوتا ہے کہ اسے فوری طور پر پیک نہیں کیا جاسکتا جبکہ شاگل نے جو کچھ دیکھا ہے اس کے بعد“..... فوری ہماری سر کوئی کے لئے ساگور پہنچ گا اس لئے یہ سسٹم لازماً

کے موتی لال اندر داخل ہوا۔

”باس - وہ لوگ یہاں موجود نہیں ہیں۔“..... موتی لال نے بڑے حمی بچے میں کہا۔

”یہ تو مجھے بھی معلوم ہے۔ تم نے یہ بات کر کے کون سا نیا تیر مار لیا ہے۔ لیکن وہ گئے کہاں ہیں۔ یہ بتاؤ۔“..... شاگل نے عصیلے بچے میں کہا۔

”باس - وہ بہر حال یہاں سے قریب جنگل میں چھپے ہوئے ہیں۔ انسان تو انہیں ایک حد تک ہی تلاش کر سکتا ہے۔ البتہ ہم پرتاب پور سے مانیزٹنگ مشین لے آتے ہیں اور اسے یہاں نصب کر کے پھر طویل فاصلے تک چینکنگ کر لیں گے۔ وہ لوگ بہر حال کہیں شکھیں چھپے ہوئے ہیں۔ اس طرح انہیں معلوم ہی نہ ہو گا کہ ہم انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دیں گے۔“..... موتی لال نے کہا۔

”ہاں۔ اب تم جاسکتے ہو کیونکہ اب یہاں ایم جنسی نہیں ہے۔ اپنے ساتھ دو چار آدمی لے جاؤ اور ہیلی کا پڑیر چلے جاؤ اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے واپس آؤ۔ کب تک واپسی ہو گی تمہاری۔“..... شاگل نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

”باس - پینگٹن میں زیادہ سے زیادہ پانچ چھ گھنٹے لگ جائیں گے۔“..... موتی لال نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے جاؤ اور سنو۔ راون ہن کو میرے پاس بیچ دو۔“..... شاگل نے کہا تو موتی لال سلام کر کے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک لمبے

شاگور گاؤں کی ایک بڑی جھونپڑی میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر حریت اور بے بسی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کیونکہ جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت ساگور میں داخل ہوا تو یہاں سوائے مادام ریکھا، اس کی نائب اوشا اور اس کے فاریسٹ سیکشن کے دس افراد کی لاشوں کے اور کچھ بھی نہ ملا تھا۔ پورے ساگور علاقے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا کہیں کوئی وجود نہ تھا۔ گوشاگل کے ساتھیوں نے ارد گرد کا پورا علاقہ چھان مارا تھا لیکن یہ لوگ انہیں کہیں بھی دستیاب نہ ہوئے تھے جبکہ ساگور معبد کو تباہ کر دیا گیا تھا۔ البتہ لیبارٹری ولیے ہی موجود تھی۔ اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ پیدل تو اتنی جلدی کہیں نہیں جاسکتے۔ پھر وہ کہاں چھپ گئے ہوں گے۔ وہ یہاں سے واپس جانے کے بارے میں بھی نہ سوچ سکتا تھا کیونکہ اس کے ہشتے ہی وہاں پاکیشی ایجنت واپس آسکتے تھے۔ ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا

وہاں قریب ہی مٹی پر ایسے نشانات تھے جن سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ جیپ کے ہیوں کے نشانات ہیں۔..... رادھن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سرنگ کے ذریعے وہ لوگ یہاں آئے کیوں۔ جنگل کے راستے کیوں نہیں آئے۔ کیا مطلب یہاں جنگل میں کوئی دیوار تو نہیں تھی۔ پھر۔۔۔۔۔ شاگل نے حریت بھرے لجے میں کہا۔

”باس۔ پاور جنسی نے یہاں باقاعدہ حفاظتی نظام نصب کیا، ہوا تھا جو اب تباہ کر دیا گیا ہے۔ شاید اس نظام سے بچنے کے لئے وہ لوگ اس سرنگ کے راستے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہوئے تھے۔۔۔۔۔ رادھن نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ واقعی۔ تم نے واقعی درست بات کی ہے۔ تم بے حد فہیں آدمی ہو۔ ویری گڑ۔ چودکھاؤ مجھے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور وہ اس سرنگ کے راستے سے ہمارے سروں پر پہنچ جائیں۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس جھونپڑی سے باہر آگیا باہر اس کے آدمی باقاعدہ اوہرا درہ موجود تھے لیکن شاگل رادھن کی رہنمائی میں وہاں اس سوراخ تک پہنچا اور پھر وہ دونوں اس سرنگ سے گزر کر اس معبد سے باہر آگئے۔

”کہاں ہیں وہ نشانات۔ دکھاؤ مجھے۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا تو رادھن اسے ایک طرف لے گیا۔ یہاں کھاس موجود نہیں تھی بلکہ

قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے موڈبانہ انداز میں سلام کیا۔

”بیٹھو رادھن۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا تو وہ نوجوان ایک کرسی پر بڑے موڈبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ یہ ایکشن سیکشن کا آدمی تھا اور اس وقت شاگل کے ساتھ جو گروپ آیا ہوا تھا اس میں سب سے تیز آدمی تھا اس لئے شاگل نے اسے اس گروپ کا انچارج بنایا ہوا تھا۔ ولیے یہ رادھن خاصا ذین اور تیز نوجوان تھا۔

”عمران اور اس کے ساتھی کہاں غائب ہوئے ہوں گے رادھن۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

”باس۔ میری انکوائری کے مطابق یہ لوگ جیپ میں سوار ہو کر چلے گئے ہیں۔۔۔۔۔ رادھن نے جواب دیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

”جیپ میں۔ لیکن مانیٹرینگ میں تو یہاں کوئی جیپ نظر نہیں آئی تھی۔ پھر یہ جیپ کہاں سے آگئی۔ کیا آسمان سے ٹککی ہو گی۔۔۔۔۔ شاگل نے غصیلے لجے میں کہا۔

”باس۔ ایک جگہ زمین اس طرح پھٹی ہوئی ہے جیسے وہاں بہم مار کر سوراخ کیا گیا ہو۔ میں اس سوراخ سے نیچے اتراتو یہ ایک قدیم سرنگ تھی جو ایک طرف سے مہندم ہو چکی تھی۔ اس سرنگ میں چلتا ہوا جب میں دوسری جگہ جا کر نکلا تو وہاں ایک پرانا معبد موجود تھا۔ یہ راستہ وہاں جا کر ختم ہو گیا تھا۔ میں اس معبد سے باہر آیا تو

تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا خواہ مخواہ مجھے بھاگنا پڑانا نہیں۔۔۔ شاگل  
الٹارا دھن پر ہی چڑھ دوڑا تو را دھن نے کوئی جواب نہ دیا کیونکہ وہ  
شاگل کی فطرت سے اچھی طرح واقف تھا۔ شاگل نے جیپ سے  
ٹرانسیمیٹر کلا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن  
آن کر دیا۔

”ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ شاگل کانگ۔۔۔ اور۔۔۔“..... شاگل نے بار بار کال  
دیتے ہوئے کہا۔

”یں۔۔۔ موتی لال اشنڈنگ یو۔۔۔ اور۔۔۔“..... چند لمحوں بعد ٹرانسیمیٹر  
سے موتی لال کی آواز سنائی دی۔

”کیا تم ہیلی کا پڑیں ہو۔۔۔ اور۔۔۔“..... شاگل نے تیز لمحے میں کہا۔  
”یں سر۔۔۔ اور۔۔۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سنو۔۔۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی  
جیپ میں سوار ہو کر پرتاب پور چلے گئے ہیں اور تم بھی وہاں پہنچ  
رہے ہو۔۔۔ تمہارا ہیلی کا پڑا نہوں نے فوراً چیک کر لینا ہے اس لئے تم  
واپس آجائو ورنہ تم ان کے ہاتھ بھی آسکتے ہو۔۔۔ اور۔۔۔“..... شاگل نے  
کہا۔

”لیکن باس۔۔۔ وہ ہماری تمام مشیزی اور سیٹ اپ تو وہاں موجود  
ہے۔۔۔ اس کا کیا کریں۔۔۔ اور۔۔۔“..... موتی لال نے کہا۔

”ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ پھر تم ایسا کرو کہ ہیلی کا پڑ کو پرتاب پور سے  
کافی فاصلے پر اتار کر اپنے ساتھیوں سمیت وہاں جا کر خاموشی سے سارا

خالی زمین تھی اور وہاں واقعی جیپ کے ثانروں کے نشانات موجود  
تھے۔۔۔ شاگل کچھ دیر انہیں غور سے دیکھتا ہا پھر اس نے ایک طویل  
سانس لیا۔

”وہ واقعی اس جیپ پر بیٹھ کر نکل گئے ہیں۔۔۔ وہاں جیپ کے  
آنے اور پھر مڑ کر جانے کے نشانات موجود ہیں اور ان لوگوں کا رخ  
کدھر ہو سکتا ہے۔۔۔ یہ پرتاب پور سے آئے تھے اور پرتاب پور ہی  
واپس چلے گئے۔۔۔“..... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار  
اچھل پڑا۔

”اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ ویری بیڈ۔۔۔ اوہ۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔ واپس چلو۔۔۔ جلدی۔۔۔“  
شاگل نے یکخت چھینتے ہوئے کہا اور معبد کی طرف بھاگ پڑا۔  
”کیا ہوا باس۔۔۔“..... را دھن نے اس کے پیچے بھاگتے ہوئے  
حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ سب کچھ ان شیطانوں کے ہاتھ لگ جائے گا۔۔۔ موتی  
لال ہیلی کا پڑ لے کر گیا ہے۔۔۔ اوہ۔۔۔ ویری بیڈ۔۔۔“..... شاگل نے  
سرنگ میں دوڑتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس سرنگ کو  
کراس کر کے سوراخ سے باہر آگئے۔

”باس۔۔۔ موتی لال ہیلی کا پڑ پر گئے ہیں۔۔۔ آپ انہیں ٹرانسیمیٹر پر  
کال کر لیں۔۔۔ سرنگ سے باہر آتے ہی را دھن نے کہا تو دوڑ کر  
جو نپڑی کی طرف بڑھتا ہوا شاگل یکخت ٹھہک کر رک گیا۔  
”اوہ۔۔۔ وہاں۔۔۔ ٹرانسیمیٹر تو میری جیپ میں ہے۔۔۔ نا نہیں۔

ہونے کہا۔

"جب وہ لوگ پرتاب پور میں ہوں گے تو ہم ساگور کے ارد گرد کے علاقے کو چھیک کر کے کیا کریں گے۔ نانسنس۔ کیا تم اپنا بھی نہیں سوچ سکتے۔ کیا ساری باتیں میں نے ہی سوچنی ہیں۔ نانسنس اور۔۔۔ شاگل نے غصے سے چھینٹے ہوئے کہا۔

"سوری بس۔ آپ واقعی احتیاطی گہرائی میں سوچتے ہیں۔ آپ کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ ٹھیک ہے بس۔ میں صرف مانیٹرینگ مشینزی لے آتا ہوں۔ ریز فائز کرنے والا وہ آلہ جو اونچے درخت پر نصب ہے اس کی ایڈ جسمٹنٹ اس انداز میں کر دوں گا کہ ہم ساگور سے پورے پرتاب پور گاؤں کو چھیک کر سکیں گے۔ اور۔۔۔ موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ سب احتیاطی احتیاط سے کرنا۔ اگر تم ان کے ہاتھ آگئے تو پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ اور۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"یہ بس۔ میں سمجھتا ہوں بس۔ اور۔۔۔ دوسرا طرف سے کہا گیا تو شاگل نے اور اینڈآل کہہ کر ٹرانسیسیٹر آف کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ایک تو اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں سے واپس جا چکے ہیں اور دوسرا اس نظام کے تحت وہ انہیں ٹریس کر کے اپنے آدمیوں کے ذریعے آسانی سے ہلاک کرائے گا اس لئے وہ مطمئن ہو گیا تھا۔

کام مکمل کرو اور پھر ہیلی کا پڑپرواپ آجاؤ۔ چونکہ تمہارے بارے میں وہ لوگ نہیں جانتے اس لئے انہیں تم پر شک نہیں پڑے گا۔ اور۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"یہ بس۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ اور۔۔۔ موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کا پڑپرواپ آتارو گے۔ بتاؤ۔ اور۔۔۔ شاگل نے کہا۔ "پرتاب پور سے تقریباً دو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک ویران احاطہ ہے۔ ہم سائیڈ سے چکر کاٹ کر دوسرا طرف سے اس احاطے میں ہیلی کا پڑا تار دیں گے اور پیدل ہہاں سے پرتاب پور پہنچ کر کام کریں گے۔ اس کے بعد پیکٹ اٹھا کر دوبارہ واپس اسی احاطے میں جا کر ہیلی کا پڑ کے ذریعے واپس آجائیں گے۔ اور۔۔۔ موتی لال نے کہا۔

"تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں۔ اور۔۔۔ شاگل نے پوچھا۔

"چار آدمی ہیں بس۔ اور۔۔۔ موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر پرتاب پور عمران اور اس کے ساتھیوں کی چیکنگ کر سکیں۔ اور۔۔۔ شاگل نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"یہ بس۔ لیکن پھر ہم یہاں ساگور کے علاقے کے ارد گرد چیکنگ نہ کر سکیں گے۔ اور۔۔۔ موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس لیبارٹری نے تو ہمیں پریشان کر دیا ہے حالانکہ اس سے بڑی بڑی لیبارٹریاں تباہ کر دی گئی ہیں لیکن یہ چھوٹی سی لیبارٹری مسئلہ بن گئی ہے۔..... جو لیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور صدر اندر داخل ہوا۔

”عمران صاحب۔ کافرستان سیکرٹ سروس کا ہیلی کاپٹر میں نے پرتاب پور سے آگے جاتے دیکھا ہے۔..... صدر نے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھدا ہوا۔

”کہاں سے دیکھا ہے تم نے اسے۔..... عمران نے پوچھا۔

”میں یہاں سے قریب ہی ایک علاقے میں گھوم رہا تھا کہ اچانک میری نظر دور سے ایک ہیلی کاپٹر پر بڑی جو سیدھا آگے جا رہا تھا۔ میرے پاس دوربین موجود ہے۔ میں نے اس سے چینگ کی تو میں نے ہیلی کاپٹر کافرستان سیکرٹ سروس کے الفاظ پڑھ لئے۔۔۔۔۔ صدر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے سرانے سے باہر آگئے۔

”کس طرف دیکھا تھا تم نے اسے جاتے ہوئے۔..... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ پھر تقریباً گاؤں کے کنارے پر پہنچ کر وہ رک گیا۔ اب سامنے میدان تھا اور اس کے بعد ایک چھوٹا سا پہاڑی سلسلہ۔ یہ وہ سائیڈ تھی جس سائیڈ سے وہ سڑک پر سفر کرتے ہوئے پرتاب پور پہنچتے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس پرتاب پور پہنچ گیا تھا۔ انہوں نے اسی سرانے میں کمرے بک کرانے تھے جہاں وہ پہلے ٹھہرے تھے اور عمران نے یہاں پہنچتے ہی صدر، کیپشن شکیل اور تنوری تینوں کو اس سسٹم کی چینگ کے لئے بھیج دیا تھا جس کے ذریعے شاگل نے ساگر کو چیک کیا تھا جبکہ وہ خود جو لیا اور صالح کے ساتھ ایک کمرے میں موجود تھا۔

”عمران صاحب۔ کیا شاگل اپنے ساتھی آلات یہاں چھوڑ گیا ہو گا۔ وہ انہیں ساتھ بھی تو لے جاسکتا ہے۔..... صالح نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں سے بھی نگرانی کرا رہا ہو۔۔۔۔۔ بہر حال ابھی معلوم ہو جائے گا۔۔۔۔۔ پرتاب پور چھوٹا سا قصہ ہے اس لئے جلد ہی اس بارے میں معلوم ہو جائے گا۔..... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہاں انہوں نے اپنا کوئی ساتھی ادا بنایا ہوا  
ہو۔"..... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے۔"..... جو لیا نے کہا۔

"صفدر۔ تم سرائے سے جیپ لے آؤ۔ اب ہمیں وہاں جانا ہو  
گا۔"..... عمران نے کہا تو صدر سر ہلاتا ہوا اپس مڑ گیا۔

"وہاں سے وہاں تک تو میدان میں جیپ کو چیک کر لیا جائے  
گا۔"..... جو لیا نے کہا۔

"ہم مرڈک کے راستے جائیں گے۔ مرڈک پر تو جیپیں آتی جاتی رہتی  
ہیں۔ میں نے مارک کر لیا ہے اس جگہ کو۔"..... عمران نے کہا تو  
جو لیا نے اشبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں وہاں جانے کی ضرورت  
نہیں ہے۔ یہ لوگ ہمیں آئیں گے۔"..... صالحہ نے کہا تو جو لیا اور  
عمران دونوں چونک چڑھے۔

"تم نے یہ اندازہ کیے لگایا ہے۔"..... عمران نے پوچھا۔

"اس لئے کہ وہاں قریب کوئی پہاڑی نہیں ہے کہ ہم سوچیں کہ  
انہوں نے بلندی پر کوئی آلہ نصب کر کے وہاں سے ساگور کو چیک  
کیا ہو گا۔ پھر فاصلہ بھی بے حد بڑھ جاتا ہے جبکہ وہاں جنگل میں کسی  
بھی اونچے درخت پر اسے نصب کر کے چینگنگ کی جا سکتی ہے اور ہو  
سکتا ہے کہ انہوں نے ہماری وہاں گشادگی کے بعد یہ سوچا ہو کہ ہم  
واپس پرتاپ پور پہنچ چکے ہیں اس لئے انہوں نے احتیاطاً یہ سب کچھ

"عمران صاحب۔ ہیلی کا پٹروپس آرہا ہے۔"..... اچانک صدر  
نے کہا۔ اس نے آنکھوں سے دور بین لگائی ہوئی تھی۔

"اوہ۔ دکھاؤ مجھے دور بین۔"..... عمران نے کہا تو صدر نے  
دور بین عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے دور بین آنکھوں سے لگا  
لی۔

"وہاں۔ یہ واقعی شاگل کا خصوصی ہیلی کا پٹر ہے اور اب یہ قبیہ کی  
طرف ہی آرہا ہے۔ ہمیں اوٹ میں ہو جانا چاہئے۔"..... ہو سکتا ہے کہ  
شاگل اس میں سوار ہو اور وہ ہمیں وہاں چیک کر لے۔"..... عمران  
نے کہا اور پھر دور بین ہٹا کر وہ تیزی سے سائیڈ پر موجود درختوں کی  
طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ چاروں درختوں کی اوٹ لے چکے تھے  
عمران نے وہاں سے دور بین سے ہیلی کا پٹر کی چینگنگ شروع کر دی۔  
دور بین خاصی طاقتور تھی اور اس میں طویل فاصلے کی چینگنگ کے لئے  
خصوصی لیز لگے ہوئے تھے اس لئے ہیلی کا پٹر حالانکہ خاصے فاصلے پر  
تحاصل کے باوجود دور بین سے واضح طور پر نظر آرہا تھا۔

"اڑے۔ یہ تو اتر رہا ہے۔"..... اچانک عمران نے چونک کر کہا۔

"اٹر رہا ہے۔ کہاں۔"..... صدر نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"وہاں سے تقریباً دو کلو میٹر کا فاصلہ ہو گا۔ وہ نیچے اتر گیا  
ہے۔"..... عمران نے دور بین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"یہ وہاں کیوں اترا ہو گا۔"..... جو لیا نے قریب آ کر کہا کیونکہ اب  
درختوں کی اوٹ میں رہنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔

شکیل وہاں موجود ہے جبکہ میں اطلاع دینے سرانے گیا تو صدر مل گیا۔..... تفیر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گذشو۔ اب تو صالحہ کی بات درست ثابت ہوئی ہے۔ یہ لوگ اب وہاں چہنچیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”کیا بات۔“..... صدر نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتادی۔

”ہاں۔ واقعی صالحہ کی بات درست ہے۔“..... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چلو شکر ہے۔ صدر نے ہاں تو کی ہے۔“..... عمران نے بڑے معصوم سے لجھ میں کہا تو چند لمحوں تک سب خاموش رہے۔ شاید عمران کی بات کسی کی سمجھ میں نہ آئی تھی لیکن پھر سب ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب۔ اصل مسئلہ تو آپ کے ہاں کرنے کا ہے۔“..... صدر نے بتتے ہوئے کہا۔

”میرا نہیں۔ تفیر کی ہاں کا مسئلہ ہے۔ جب تک بھائی ہاں نہ کرے تو بات کسیے آگے بڑھ سکتی ہے۔“..... عمران نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارے ذہن میں نجانے کیوں یہ سب کچھ بھرا ہوا ہے۔ ذرا کوئی بات ہوئی تو تم نے یہ راگئی شروع کر دی۔ نانسنس۔ کیا تمہاری نظروں میں، میں کھلونا ہوں۔“..... جویا نے یکخت اہتمامی

کیا ہو۔“..... صالحہ نے کہا۔

”گذشو۔ تم نے واقعی صحیح تجزیہ کیا ہے۔ بہر حال صدر کو آنے دو پھر دیکھیں گے۔“..... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب جیپ ان کے قریب آکر رکی تو اس میں سے صدر کے ساتھ ساتھ تفیر بھی نیچے اتر آیا۔

”عمران صاحب۔ اس سائنسی نظام کو تلاش کر لیا گیا ہے۔“..... صدر نے کہا تو عمران کے ساتھ جویا اور صالحہ بھی چونک پڑیں۔

”وہ کیسے۔ تفصیل بتاؤ۔“..... عمران نے کہا۔

”قصبے کے جنگل والی اطراف ایک مکان باقی مکانوں سے علیحدہ ہے اور پختہ بھی ہے۔ میں اور کیپشن شکیل نے اسے دیکھا تو ہماری چھٹی حس نے ہمیں چونکا دیا۔ ہم نے چہلے تو قریب جا کر سن گن لی لیکن اندر سے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ اس کے باوجود کیپشن شکیل نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی۔ اس کے بعد ہم اندر گئے تو وہاں ایک بڑے کمرے میں اہتمامی پیچیدہ مشینزی موجود تھی جس پر کپڑا ڈالا گیا تھا۔ وہاں دو آدمی بے ہوش پڑے ہوئے تھے میز پر شراب کی بوتل اور گلاس پڑے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے ایک آدمی کو ہوش دلایا تو اس نے بتایا کہ ان کا تعلق شاگل سے ہے اور شاگل انہیں یہاں مشینزی کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر خود ساگر گیا ہے۔ اس کے بعد ہم نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا۔ اب کیپشن

شاگل ساگور قصہ میں اپنے مخصوص اڈے میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یس - شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس"..... شاگل نے اپنی عادت کے مطابق پورا تعارف کرتے ہوئے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریزیڈنٹ۔ آپ نے صدر صاحب سے بات کرنے کے لئے کہا تھا۔ صدر صاحب اب دورے سے فارغ ہو کر واپس تشریف لا جائے ہیں۔ کیا اب بھی آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ فوری بات کرائیں"..... شاگل نے کہا۔

"ہیلو"..... چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

غصلیے لجج میں کہا۔ شاید سب کے سامنے ہونے والی اس بات نے اس کی انا کو ضرب پہنچائی تھی۔

"آئی ایم سوری جو لیا۔ یہ شarat صدر کی ہے"..... عمران نے یکھن سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کسی کی بھی ہو۔ آئندہ میرے پارے میں کوئی ریمارکس پاس نہیں ہو گا"..... جو لیانے اسی طرح غصلیے لجج میں کہا۔

"ریمارک فیل ہو گیا تو جو تیاں کون کھائے گا۔ کیوں تنویر"۔

عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں وہاں پکنگ کر لینی چاہئے۔ وہ فارمولہ کسی بھی وقت مکمل ہو سکتا ہے"..... اچانک صالحہ نے کہا۔

"ہاں چلو۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچتا ہے"..... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں سوار ہو کر اس مکان کی طرف چل پڑے جہاں مشینزی نصب کی گئی تھی۔

سرنگ جو کافی فاصلے پر ایک پرانے معبد میں جانلکتی تھی اور وہاں ان سمجھنوں کی جیپ موجود تھی، سے نکل کر فرار ہو گئے۔ ہم نے پورے ساگور علاقے کو کنڑوں میں لے لیا ہے۔ سہاں سے پاور ۶ جنسی کے فاریٹ سیکشن کے انچارج ہمادیو اور اس کے دس ساتھیوں کی لاشیں بھی ملی ہیں۔ ..... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ یہ بہت برا ہوا۔ ویری بیڈ۔ لیبارٹری تو محفوظ ہے یا نہیں۔ ..... صدر نے تیز لمحے میں کہا۔

"یہ سر۔ لیبارٹری کے اوپر موجود قدیم معبد کو بھوں سے اڑا دیا گیا ہے لیکن چونکہ لیبارٹری ریڈ بلاکس کی بنی ہوئی ہے اور ہم پروف ہے اس لئے وہ ہر طرح سے محفوظ ہے۔ ..... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ نے ڈاکٹر بھاشاکر سے فون پر بات کی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس دھماکے سے لیبارٹری کو یا انہیں کوئی نقصان پہنچا ہو کیونکہ یہ بات تو سمجھ میں نہیں آ رہی کہ عمران اور اس کے ساتھی کیوں واپس چلے گتے ہیں۔ یہ لوگ بہوت ہیں بہوت۔ یہ بغیر اپنا مقصد حاصل کئے کس طرح واپس جاسکتے ہیں۔ ..... صدر نے کہا۔

"جتاب۔ وہ اپنی پوری کوشش کر چکے ہیں۔ انہیں یقین ہو گیا ہے کہ وہ لیبارٹری میں کسی صورت داخل نہیں ہو سکتے اور سہاں ساگور میں وہ ہمارے مقابلے پر بھی زیادہ دیر تک نہیں مٹھر سکتے اس لئے عمران نے لازماً یہ سوچا ہو گا کہ بہر حال جب بھی یہ فارمولہ مکمل

"شاگل بول رہا ہوں جتاب۔ کافی جنگلات کے ساگور علاقے سے جتاب۔ ..... شاگل نے مودبائے لمحے میں کہا۔

"آپ ساگور کیسے پہنچ گئے جبکہ میں نے آپ کو سختی سے حکم دیا تھا کہ آپ نے پاور ۶ جنسی کے دائرہ کار میں مداخلت نہیں کرنی۔" دوسرا طرف سے صدر کا بچہ یکخت اہتمائی سخت ہو گیا تھا۔

"سر۔ اسی لئے تو میں گزشتہ پانچ گھنٹوں سے آپ کو رپورٹ دینے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن آپ انہم دورے میں مصروف تھے۔ پاور ۶ جنسی کی مادام ریکھا اور اس کی اسٹیٹ اوشائیت ان کے فاریٹ سیکشن کے سب افراد کو سہاں ساگور میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ..... شاگل نے اہتمائی مودبائے لمحے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا مطلب۔ کیا مادام ریکھا کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ ..... صدر نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"یہ سر۔ جب میں نے پرتاپ پور میں مانیٹرنگ مشیزی نصب کر کے ساگور کی چینگنگ کی تو سہاں مجھے پاکیشی سیکرٹ سروس کے ارکان کھلے عام چلتے پھرتے نظر آئے۔ پھر ہم نے تفصیلی چینگنگ کی تو ایک جھونپڑی عنا مکان میں مادام ریکھا اور اس کی اسٹیٹ اوشائی سامنے آگئیں۔ انہیں کرسیوں پر باندھ کر گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے جس پر میں نے فوری ایکشن لیا اور ہم ہیلی کا پٹر پر ساگور پہنچ گئے۔ لیکن ہمارے سہاں پہنچتے ہی پاکیشیائی اسٹینٹ ایک خفیہ

شاگل نے او کے کہہ کر کر یڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے ملڑی سیکرٹری کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے "یہ - ڈاکٹر بھاشاکر بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس - آپ کا یہ فون نمبر مجھے صدر صاحب نے دیا ہے اور ہمہ ہے کہ میں فون کر کے آپ سے معلوم کروں کہ پاکیشیانی ہجنشوں نے لیبارٹری کے اوپر بننے ہوئے قدیم معبد کو بھوں سے مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے - ان کے اس عمل سے لیبارٹری کی مشیزی یا آپ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا"..... شاگل نے تیز تیز لمحے میں کہا۔

"آپ کہاں سے کال کر رہے ہیں"..... دوسری طرف سے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا گیا۔

"س Aguor سے"..... شاگل نے جواب دیا۔

"لیکن پہلے تو س Aguor میں پاور ہجنسی کی مادام ریکھا موجود تھی"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جی ہاں - لیکن مادام ریکھا اور اس کے تمام آدمیوں کو پاکیشیانی ہجنشوں نے ہلاک کر دیا ہے اور اب ہمارے یہاں پہنچنے پر وہ فرار ہو گئے ہیں"..... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ - اوہ - ویری بیڈ - اوہ - اسی لئے مجھے سمجھنا آرہی تھی کہ مادام ریکھا اور ان کے آدمیوں کی یہاں موجودگی کے باوجود باہر اس

ہوا تو یہاں سے دارالحکومت ہی لے جایا جائے گا اور وہ وہاں اس کے حصول کی کوشش کر سکتا ہے اس لئے جتاب مجھے یقین ہے کہ وہ اب دارالحکومت گیا ہو گا"..... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں - ویری گذ - واقعی آپ فہیں ہیں - آپ نے بالکل درست تجزیہ کیا ہے - آپ ایسا کریں کہ ڈاکٹر بھاشاکر کو فون کر کے ان سے معلوم کریں - میرا انہیں بار بار کال کرنا پر وٹو کول کے خلاف ہے - آپ ان سے کہیں کہ وہ مجھ سے براہ راست بات کریں اور پھر آپ بھی مجھے فون پر علیحدہ سے اطلاع دیں تاکہ میں مکمل طور پر کنفرم ہو سکوں"..... صدر نے کہا۔

"یہ سر - لیکن ان کا فون نمبر سر"..... شاگل نے کہا۔

"ملڑی سیکرٹری آپ کو بتا دے گا"..... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یہ - شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس"..... شاگل نے کہا۔

"ملڑی سیکرٹری ٹو پریزیڈنٹ بول رہا ہوں - ڈاکٹر بھاشاکر کا فون نمبر نوٹ کر لیں"..... دوسری طرف سے ملڑی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یہ"..... شاگل نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو

قدر خوفناک دھماکہ کیوں ہوا ہے۔ بہر حال لیبارٹری ہر طرح سے محفوظ ہے اور مشیزی بھی۔..... ڈاکٹر بھاشاکرنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ صدر صاحب کو کال کر کے تفصیل بتا دیں۔ یہ ان کا حکم ہے۔..... شاگل نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد اس نے رسیور انھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔ پھر صدر سے رابطہ ہونے پر اس نے ڈاکٹر بھاشاکر سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ ڈاکٹر بھاشاکرنے بتایا ہے کہ ابھی ایک ہفتے کا کام باقی ہے۔ اب آپ نے وہیں رہنا ہے اور جب ڈاکٹر بھاشاکر کام مکمل کر لیں گے تو پھر میں آپ کو مزید ہدایات دوں گا۔ البتہ آپ مادام ریکھا اور ان کے آدمیوں کی لاشیں دار الحکومت بھجوادیں۔..... صدر نے کہا۔

”یہ سر۔..... شاگل نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اسے موئی لال کی واپسی کا انتظار تھا تاکہ ہیلی کا پڑ کے ذریعے وہ لاشیں دار الحکومت بھجواسکے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت آبادی سے ہٹ کر جنگل کی طرف بننے ہوئے علیحدہ مکان کے گرد چھپا ہوا تھا۔ کیپن شکیل بھی باہر آ گیا تھا۔ وہ سب درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپے ہوئے تھے۔ عمران جس جگہ موجود تھا وہاں سے وہ علاقہ واضح طور پر نظر آ رہا تھا جہاں سے ہیلی کا پڑا تارنے والے آسکتے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے پانچ افراد کے گروپ کو تیزی سے اس مکان کی طرف آتے دیکھا تو اس نے جھینگر کی آواز میں کاشن دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ جن کا انتظار تھا وہ آرہے ہیں اور انہیں ہلاک نہیں کرنا بلکہ بے ہوش کرنا ہے اور چونکہ عمران انہیں پہلے ہی بتا چکا تھا کہ گے بے ہوشی کی صورت میں انہیں اندر جانے کا موقع دیا جائے گا پھر اندر کیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کیا جائے گا۔ اندر موجود دونوں افراد کی لاشیں پہلے ہی مکان سے انہوا کر جنگل میں پھینکی جا چکی تھیں۔ وہ

اشارہ کرتے ہوئے کہا تو چند لمحوں بعد اس کی ہدایات پر عمل کر دیا گیا۔

”اب تم لوگ باہر نہ ہو۔ کسی بھی وقت کوئی آسکتا ہے۔“  
عمران نے کہا تو تنویر صدر اور کیپشن شکل سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے جبکہ جولیا اور صالحہ دونوں عمران کے ساتھ کمرے میں رہ گئیں۔

”عمران صاحب۔ آپ نے اس آدمی کو باقی لوگوں سے علیحدہ کیوں منتخب کیا ہے۔“..... صالحہ نے پوچھا۔

”یہ باقی لوگوں کا باس ہے اس لئے لازماً یہ ان سے زیادہ معلومات رکھتا ہو گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ ان کا باس ہے۔“..... صالحہ نے کہا۔

”کیوں پھوٹ جیسی باتیں کر رہی ہو صالحہ۔ یہ شخص ان لوگوں کے آگے چل رہا تھا۔ پھر اس نے دروازہ کھلا دیکھ کر باقی افراد کو ہدایات دیں اور پھر سب سے پہلے یہی اندر داخل ہوا تھا۔“..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں۔ واقعی۔ آئیں ایم سوری۔“..... صالحہ نے قدرے شرمندہ سے لجھے میں کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ پوچھنے سے علم بڑھتا ہے۔“..... عمران نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

پانچوں افراد بڑے چوکنا انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی آگے تھا۔ باقی چار افراد اس کے پیچے تھے اس لئے عمران سمجھ گیا کہ آگے آنے والا ان چاروں کا باس ہے۔ وہ مکان کے قریب پہنچ کر چند لمحے رکے رہے۔ اس کے بعد وہ اندر کی طرف بڑھ گئے۔

”اوہ۔ دروازہ بند نہیں ہے۔ اسلحہ نکال لو۔“..... اچانک اس باس نے کہا تو سب نے بھلی کی سی تیزی سے جیبوں سے مشین پیشلنز نکال لئے اور اس کے بعد وہ سب ایک ایک کر کے مکان کے اندر داخل ہو گئے لیکن ان کا انداز بے حد محاط تھا۔ جب پانچوں افراد اندر چلے گئے تو ایک طرف جھاڑی کے پیچے سے صدر نکلا اور اس نے مکان کی دیوار کے قریب جا کر بے ہوش کرنے والے چار کیپسول اندر فائر کر دیتے اور پھر پیچے ہٹ کر دوبارہ جھاڑی کے پیچے چھپ گیا دس منٹ تک انتظار کرنے کے بعد عمران جھاڑی کی اوٹ سے نکلا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اپنی اپنی جگہوں سے باہر آگئے۔ پھر عمران سب سے پہلے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچے جولیا اور صالحہ اور آخر میں تنویر صدر اور کیپشن شکل اندر داخل ہوئے۔ پانچوں افراد برآمدے میں شیری ہے میری ہے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

”اسے اٹھاؤ اور کسی پر بٹھا کر باندھ دو۔ باقی افراد کو اٹھا کر کسی اور کمرے میں ڈال دو۔“..... عمران نے ایک آدمی کی طرف

اس کے انداز سے ہی محسوس کر لیا تھا کہ یہ شخص فیلڈ کا آدمی نہیں ہے۔

”ہاں“..... موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم کب سے شاگل کے ساتھ ہو۔ پہلے تو تم کبھی سامنے نہیں آئے۔“..... عمران نے کہا۔

”میں دو سال سے چیف کے ساتھ ہوں اور ہیڈ کوارٹر میں کام کرتا رہا ہوں۔ میہان چونکہ مادام ریکھا نے خصوصی سامتی حفاظتی نظام قائم کیا ہوا تھا اس لئے چیف مجھے ساتھ لے آئے ہیں۔“ - موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم میہان کیوں آئے تھے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہم میہان موجود مشیری ساگور شفت کرنے کے لئے آئے تھے۔“..... موتی لال نے جواب دیا تو عمران نے محسوس کیا کہ وہ کچھ چھپا رہا ہے۔

”دیکھو موتی لال۔ شاگل ساگور میں ہے۔ وہ فوری طور پر تمہیں بچانے کے لئے میہان نہیں آسکتا اور تم فیلڈ کے آدمی بھی نہیں ہو اس لئے اگر تم غلط بیانی کرو گے تو اس کا نیجہ یہ ہو گا کہ تمہارے جسم کی نثام ہڈیاں توڑ دی جائیں گی۔ آنکھیں نکال دی جائیں گی اور تم سے سب کچھ پوچھ لیا جائے گا جبکہ تم چونکہ کافرستان سیکرٹ سروس سے متعلق ہو اس لئے اگر تم حق بولو گے تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا لیکن میں جھوٹ برواشت نہیں کر سکتا اور یہ بھی سن لو کہ مجھے فوراً

جب سے ایک شیشی نکالی اور انہ کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ پھر لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے اسے واپس جیب میں ڈال دیا۔ یہ شیشی اسے صدر نے باہر جانے سے پہلے دی تھی۔ پھر لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں اور آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشعوری طور پر انہنے کی کوشش کی لیکن رسی سے بند ہے ہونے کی وجہ سے وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکا تھا۔ اس کے پھرے پر اہمیتی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تم۔ اوہ۔ تم تو عمران ہو۔ اوہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تم میہان۔ کیا مطلب۔“..... اس آدمی نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران بے اختیار پونک پڑا۔

”تم نے مجھے کیسے پہچانا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”میں نے تمہیں ساگور میں دیکھا تھا لیکن تم میہان کیسے پہنچ گئے۔ کیا مطلب ہوا اس کا۔“..... اس آدمی نے کہا۔

”پہلے تم اپنا نام بتا دو اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دو کہ تمہارا شاگل سے کیا تعلق ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”میرا نام موتی لال ہے اور میں چیف شاگل کا ساتھی ہوں۔“ - اس آدمی نے جواب دیا۔

”تم مشیری کے انچارج ہو۔“..... عمران نے کہا کیونکہ اس نے

لیبارٹری میں کس قسم کا حفاظتی نظام نصب ہے۔ بولو۔..... عمران  
کہا تو موتو لال بے اختیار چونک پڑا۔

”اس مشیزی کی مدد سے۔ اوہ نہیں۔ اس کی ریز تور ریڈ بلاکس  
کراس ہی نہیں کر سکتیں۔..... موتو لال نے جواب دیا تو عمران  
نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس نے اندازہ لگایا تھا کہ  
اس قدر طاقتور ریز اندر ورنی صورت حال معلوم کر لیں گی لیکن ریڈ  
بلاکس کے حوالے کے بعد واقعی عمران سمجھ گیا تھا کہ ایسا ممکن نہیں  
ہے۔

”اوکے۔ چونکہ تم نے تعاون نہیں کیا ہے اس لئے تمہیں اب  
ہلاک ہونا پڑے گا۔..... عمران نے جیپ سے مشین پیش نکالتے  
ہوئے کہا۔

”مم۔ مم۔ میں نے کیا تعاون نہیں کیا۔ میں نے سچ کہا ہے۔  
ریڈ بلاکس کو یہ ریز کراس نہیں کر سکتیں۔ تم یقین کرو۔ میں  
درست کہہ رہا ہوں۔..... موتو لال نے بوکھلانے ہوئے لجھے میں کہا  
عمران کے چہرے کارنگ بدلتے دیکھ کر وہ خوفزدہ ہو گیا تھا۔

”تم مشیزی کے ماہر ہو تو مجھے بھی مشیزی کے بارے میں کچھ  
سرد لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پیش سیدھا  
کر دیا۔ گواہ معلوم تھا کہ ریڈ بلاکس کو ریز کراس نہیں کر سکتیں  
لیکن اس نے محسوس کر لیا تھا کہ موتو لال بہر حال کچھ نہ کچھ جانتا ہے

معلوم ہو جاتا ہے کہ کس وقت تم سچ بول رہے ہو اور کس وقت  
بھوٹ۔..... عمران نے اہتمائی سرد لجھے میں کہا۔

”تم نے پا اور ہجنی کی مادام ریکھا اور ان کے سب ساتھیوں کو  
بے دردی سے ہلاک کر دیا تھا اس کے باوجود یہ بات کر رہے  
ہو۔..... موتو لال نے کہا۔

”مادام ریکھا اور اس کے ساتھی اپنی حماقت کی وجہ سے مارے  
گئے ہیں ورنہ اس سے چہلے بھی مادام ریکھا اور شاگل متعدد بار ہم سے  
ٹکرا چکے ہیں اور بے شمار بار ہم انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتے تھے  
لیکن ہم نے انہیں زندہ چھوڑ دیا۔..... عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں بتاؤ دیتا ہوں۔ ہم یہاں یہ تمام مشیزی ساگور  
لے جانے کے لئے آ رہے تھے لیکن پھر چیف نے اپنا ارادہ بدل دیا۔  
انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ تم لوگ سرنسگ سے نکل کر پرانے معبد  
کے قریب جیپ میں سوار ہو کر پرتاپ پور پہنچ گئے ہو اس لئے انہوں  
نے حکم دیا کہ ہم مانیزرنگ آ لے کارخ پرتاپ پور کی طرف کر دیں۔  
یہ آں یہاں ایک اونچے درخت کی چوٹی پر موجود ہے اور باقی مشیزی  
ساگور لے جائیں تاکہ ساگور میں جا کر ہم اس آ لے کی مدد سے پرتاپ  
پور میں تمہیں چیک کر سکیں اور چیف باہر سے آدمی بلوا کر تھا را  
خاتمه کر دیں اس لئے ہم نے ہیلی کا پڑ دو راتا راتا تھا۔..... موتو لال  
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم یہاں موجود مشیزی کی مدد سے معلوم کر سکتے ہو کہ

نے جواب دیا۔

"یہ تو عام راستہ ہوا۔ ایسی لیبارٹریوں کے ایک کی بجائے اور بھی کئی سپیشل راستے ہوتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

"ہوتے ہوں گے لیکن مجھے معلوم نہیں ہے۔..... موتی لال نے جواب دیا۔

"تم نے پھر جھوٹ بولنا شروع کر دیا ہے۔..... عمران نے غارتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں حق بول رہا ہوں۔..... موتی لال نے ہے ہوئے لجھے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر بھلتو۔..... عمران نے مشین پسل سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ ایک اور راستے کا مجھے علم ہے وہ راستہ جنگل کے اندر موجود ایک مصنوعی درخت سے جاتا ہے۔ یہ مصنوعی درخت بھی ایکریمیا سے منگوایا گیا ہے۔..... موتی لال نے کہا اور پھر عمران کے پوچھنے پر اس نے رک رک کر پوری تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ تم نے چونکہ حق بولا ہے اس لئے تمہاری موت آسان کر دیتا ہوں۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبادیا۔ دوسرا ہے لمحے دھماکے سے گولی ٹھیک موتی لال کے دل میں اترتی چلی گئی اور وہ بے چارہ چیخ بھی نہ مار سکا۔

جبے وہ دانستہ چھپا رہا ہے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ میں ولیے ہی تمہیں اندر ونی تفصیلات بتا دیتا ہوں۔..... موتی لال نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ جو لیا اور صالحہ بھی بے اختیار چونک پڑیں۔

"کیسے بتا سکتے ہو۔ کیا تم لیبارٹری کے اندر جاتے رہے ہو۔" عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میرا ایک دوست ہے۔ وہ وہاں کام کرتا رہا ہے۔ میں اس کے ساتھ کئی بار لیبارٹری کے اندر رگیا ہوں۔..... موتی لال نے جواب دیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ بتاؤ۔..... عمران نے کہا تو موتی لال نے ساتھی حفاظتی نظام کے بارے میں تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"اوہ۔ فیری بیڈ۔ اس قدر سخت انتظامات ہیں یہاں کے۔" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ کافرستان کی ثاپ سپیشل لیبارٹری ہے۔ یہاں کا حفاظتی نظام ایکریمیا کی ایک ایسی فرم نے قائم کیا ہے جو ایکریمیا کی ثاپ لیبارٹریوں کا حفاظتی نظام نصب کرتی ہے۔..... موتی لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس لیبارٹری کا راستہ کہاں سے ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

"راستہ ساگور میں اس پہاڑی غار میں ہے جہاں پہلے مادام ریکھا نے اڈا بنایا تھا اور اب وہاں چیف شاگل کا اڈا ہے۔..... موتی لال

پاس موجود آلات سے بریک نہیں ہو سکتا۔ ایسے آلات شاید ایکریمیا سے ہی مل سکتے ہوں گے۔ کافرستان اور پاکیشیا سے تو نہیں مل سکتے اس لئے اب آخری صورت یہی ہے کہ اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے اس آلے اور فارمولے سمیت۔..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کم از کم کافرستان تو اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے گا۔" صدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔..... صدر نے کہا۔

"یہاں موجود تمام مشیزی کو تباہ کر دو۔ موتوی لال کے ساتھیوں کو بھی جو بے ہوش پڑے ہوئے ہیں ہلاک کر دو اور پھر باہر آ جاؤ۔ اب ہم نے ہیلی کا پڑیر وہاں پہنچتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہیلی کا پڑیر کو تو شاگل اور اس کے ساتھی مار کر لیں گے۔..... صدر نے کہا۔

"جو دوسرا راستہ بتایا گیا ہے وہ ساگور علاقے سے کافی دور ہے اور ہم ہیلی کا پڑیر بھی وہاں سے بہت پہلے اتار دیں گے اور لیبارٹری تباہ کرتے ہی اسی ہیلی کا پڑیر کے ذریعے سیدھے ناگ پور پہنچ جائیں گے۔ وہاں سے ہم آسانی سے سمندری راستے سے پاکیشیا پہنچ سکتے ہیں ورنہ ہمیں ہر طرف سے گھیر لیا جائے گا۔..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"آؤ۔..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جو بیا اور صالحہ اس کے پیچے تھیں۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ کچھ معلوم ہوا۔..... باہر موجود اس کے ساتھیوں میں سے صدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہماری کامیابیوں میں ہماری خوش قسمتی کا بھی دخل ہے اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت کا بھی۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب چونک پڑے۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔..... صدر نے کہا تو عمران نے اسے موتوی لال سے ملنے والی معلومات کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ واقعی اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے ورنہ یہ بات تو تصور میں بھی نہیں آ سکتی کہ اس موتوی لال کو خفیہ راستے اور اندر ورنی سانتسی حفاظتی انتظامات کے بارے میں علم ہو گا۔..... صدر نے کہا۔

"البتہ یہ بات اب طے ہو چکی ہے کہ فارمولہ اور آلہ پاکیشیا کو بھی نہیں مل سکے گا۔..... عمران نے کہا تو اس بار اس کے تمام ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیوں۔..... صدر نے اہتمائی حریت بھرے لجے میں کہا۔

"اس لئے کہ لیبارٹری میں جو سانتسی حفاظتی نظام ہے وہ ہمارے

موتی لال آرہا ہے لیکن پھر یہ ہیلی کا پڑ کافی پہلے جنگل میں اتر گیا تو میں چونک پڑا۔ جنگل کی وجہ سے میں نیچے کی صورت حال چیک نہ کر سکتا تھا اور چونکہ ہیلی کا پڑ کے اس طرح دور اترنے پر میں چونک پڑا تھا اس لئے میں اس درخت سے اتر کر ایک اور درخت پر چڑھ گیا جہاں سے میں نیچے کی صورت حال چیک کر سکتا تھا اور باس آپ یقین کریں کہ میں نے وہاں دو عورتوں اور چار مردوں کو پسیل چل کر اس طرف آتے دیکھا ہے۔ ..... رادھن نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"دو عورتوں اور چار مردوں کو۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اسی لئے تو موتی لال کاں وصول نہ کر رہا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے پرتاپ پور میں موتی لال اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ہیلی کا پڑ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ویری بیڈ۔ کہاں ہے وہ۔ جلدی بتاؤ۔ ہمیں وہاں انہیں چاروں طرف سے گھرنا ہو گا۔"..... شاگل نے چھینتے ہوئے انداز میں کہا۔

"باس۔ میں نے آدمی وہاں بھیج دیئے ہیں۔ اس کے بعد میں آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں۔ آئیے میرے ساتھ۔ اب ہم باقاعدہ ان کا شکار کھیلیں گے۔"..... رادھن نے کہا۔

"وہ۔ وہ شیطان ہیں رادھن۔ وہ اٹا تمہارے آدمیوں کو ہلاک کر سکتے ہیں۔"..... شاگل نے کہا۔

"آپ آئیں تو ہی بس۔ پھر دیکھیں کیا ہوتا ہے۔"..... رادھن

شاگل ساگر قصبے میں اپنے خصوصی اڈے میں موجود تھا کہ رادھن تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"کیا بات ہے۔"..... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ ہمارا ہیلی کا پڑ یہاں سے کافی دور جنگل میں اترا ہے۔" رادھن نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہمارا ہیلی کا پڑ اور دور اترا ہے۔ مگر کیوں۔"..... شاگل نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"باس۔ میں ایک اونچے درخت پر موجود تھا اور فل پا اور دور بین سے اردو گرد کے جنگل کی چینگنگ کر رہا تھا کیونکہ ہمیں خطرہ تھا کہ پاکیشیانی امنجنت کسی بھی لمحے جیپ پر واپس آسکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاچ دینے کے لئے یہاں سے گزریں کہ اچانک میں نے پرتاپ پور کی طرف سے اپنا ہیلی کا پڑ واپس آتے دیکھا۔ میں سمجھا کہ

اینڈآل۔۔۔۔۔ رادھن نے کہا تو شاگل کا ستا ہوا چہرہ یکخت کھل اٹھا۔  
”گذشتو رادھن۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ اس مشن کے بعد  
تمہاری ترقی کی جائے گی۔ آؤ۔۔۔۔۔ شاگل نے مسرت بھرے لجھے  
میں کہا تو رادھن نے بڑے خوشامدانہ انداز میں شاگل کا شکریہ ادا کیا  
اور ایک بار پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔

” یہ درختوں کی چینگنگ کا کیا مطلب ہوا۔ میں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔ چند  
لمحوں بعد شاگل نے کہا۔

” معلوم نہیں بس۔ ولیے ہے تو یہ حریت انگریزیات۔۔۔۔۔ بہر حال  
ان کا کوئی نہ کوئی مقصد تو ہو گا ہی۔۔۔۔۔ رادھن نے جواب دیا تو  
شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آدمیوں  
کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں آٹھ مسلح افراد تھے۔ ان کے کاندھوں سے  
میراں لگنیں لٹکی ہوئی تھیں اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں بھی  
موجود تھیں۔ ان کے وہاں پہنچنے پر ایک درخت سے ایک آدمی نیچے  
اترا یا۔ اس کے لگے میں دور بین لٹک رہی تھی۔

” کیا ہوا۔ کہاں ہیں وہ لوگ۔۔۔۔۔ شاگل نے چونک کر اس  
آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

” چیف۔ یہ لوگ درختوں کی چینگنگ کرتے ہوئے ساگور کی  
طرف بڑھے چلے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا تو شاگل  
بے اختیار چونک پڑا۔

” کیا مطلب۔ وہ درختوں کی چینگنگ کرتے ہوئے کیوں جا رہے

نے بڑے اعتماد بھرے لجھے میں کہا اور وہ دونوں اس جھونپڑی سے  
باہر نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے ایک طرف بڑھتے چلے گئے۔ اسی  
لمحے رادھن کی جیب سے ٹوب ٹوب کی آوازیں سنائی دیں تو اس نے  
رک کر جیب سے چھوٹا سا ٹرانسیسیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ اس  
کے ساتھ ہی شاگل بھی رک گیا تھا لیکن وہ ساتھ ساتھ بڑے چوکنے  
انداز میں اوھر اوھر دیکھ رہا تھا۔

” ہیلو۔ ہیلو۔ رام چند بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ ٹرانسیسیٹر سے  
ایک آواز سنائی دی۔

” میں۔۔۔۔۔ رادھن بول رہا ہوں رام چند۔ کیا پوزیشن ہے۔  
اوور۔۔۔۔۔ رادھن نے کہا۔

” بس۔۔۔۔۔ والے شابیر علاقے میں رک گئے ہیں۔۔۔۔۔ وہ درختوں  
کو اس طرح چیک کر رہے ہیں جیسے انہیں کسی خاص درخت کی  
تلash ہو۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

” وہ جو کرتے ہیں انہیں کرنے دو۔ تم بتاؤ کہ کیا تم نے ان کے  
گرد گھیرا ڈالا ہے یا نہیں۔ اور۔۔۔۔۔ رادھن نے سرد لجھے میں کہا۔

” نہیں بس۔۔۔۔۔ آپ نے خود ہی کہا تھا کہ ہم ان کے قریب نہ  
جائیں ورنہ وہ چوکنا ہو سکتے ہیں اس لئے ہم پیچے ہی رک گئے ہیں۔  
اوور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

” ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ تم ان کی چینگنگ کرتے رہو۔ میں اور چیف وہیں  
آ رہے ہیں۔۔۔۔۔ پھر چیف جس طرح حکم دیں گے ولیے ہی ہو گا۔ اور

نظر نہ آرہے تھے اور نہ ہی اس کے اپنے آدمی سپتا نچہ اس نے کسی اور درخت سے جائزہ لینے کا سوچا اور پھر دور بین لگے میں ڈال کر وہ درخت سے نیچے اتر آیا لیکن ابھی وہ کسی اور مناسب درخت کا جائزہ لے رہا تھا کہ اسے دور سے مشین گن کی فائرنگ کے ساتھ ساتھ میزائل گئیں چلنے کی سلسل آوازیں سنائی دیتے لگیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا مطلب تھا کہ پاکیشیانی ہجتوں اور اس کے آدمیوں کے درمیان مقابلہ شروع ہو گیا ہے۔ کچھ دیر بعد آہستہ آہستہ فائرنگ کی آوازیں ختم ہو گئیں تو اسے بے چینی نے گھیر لیا کیونکہ وہ اب اس مقابلے کا نتیجہ معلوم کرنا چاہتا تھا اور کچھ دیر بعد اسے دور سے کسی کے دوڑ کر آنے کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے ایک جھاڑی کی اوٹ میں ہو گیا لیکن چند لمحوں بعد جب رادھن اسے آتا دکھانی دیا تو وہ تیزی سے جھاڑی کی اوٹ سے نکل آیا۔

”کیا ہوا رادھن۔ کیا ہوا۔“..... شاگل نے چخ کر کہا۔

”بب۔ بب۔ باس۔ باس۔ ہمارے تمام ساتھی ختم ہو گئے ہیں اور پاکیشیانی ایجنٹ بھی ختم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اچانک ہم پر فائر کھول دیا لیکن ہم نے بھی مقابلہ شروع کر دیا اور نتیجہ یہ کہ وہ سب ختم ہو گئے اور میرے تمام ساتھی بھی ختم ہو گئے۔“..... رادھن نے قریب آ کر رک رک کر کہا۔

”کیا تم نے ان کی لاشیں دیکھی ہیں۔“..... شاگل نے اہتا نی بے چین سے لجے میں کہا۔

ہیں۔“..... شاگل نے کہا۔

”معلوم نہیں چیف۔ لیکن وہ ہر درخت پر زور سے ہاتھ مارتے ہیں اور پھر آگے بڑھ جاتے ہیں۔“..... اس آدمی نے جواب دیا۔

”رادھن۔ انہیں گھیر کر گویوں سے اڑدا دو۔“..... شاگل نے کہا۔

”یہ بس۔“..... رادھن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔

”آپ یہاں رکیں گے چیف یا واپس جائیں گے۔“..... رادھن نے پوچھا۔

”دور بین مجھے دو۔ میں تمہاری کار کر دی کو مانیز کروں گا۔“..... شاگل نے کہا تو رادھن نے اس آدمی سے دور بین لے کر شاگل کی طرف بڑھا دی۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ اور سنو۔ تم نے انہیں محمولی ساموچع بھی نہیں دینا۔ یہ اہتا نی خطرناک لوگ ہیں۔“..... شاگل نے کہا۔

”یہ چیف۔“..... رادھن نے کہا اور پھر وہ اپنے آدمیوں سمیت آگے بڑھ گیا۔ جب وہ درختوں کی اوٹ میں نظر ہوں سے اوچھل ہو گئے تو شاگل ایک درخت پر چڑھا اور پھر کافی بلندی پر جا کر اس نے اپنے آپ کو ایک جگہ اچھی طرح ایڈ جست کیا اور پھر دور بین آنکھوں سے نگاہ کر اس نے ادھر اور کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن کچھ دیر تک جائزہ لینے کے بعد وہ مایوس ہو گیا کیونکہ اسے پاکیشیانی ایجنٹ کہیں

"میں بس۔ انہیں دیکھنے کی وجہ سے تو میں زخمی ہوا ہوں۔ میں انہیں چھیک کرنے کے لئے جسیے ہی جھاڑیوں سے باہر آیا تو اچانک مجھ پر فائز کھول دیا گیا لیکن فائز نگ جلد ہی ختم ہو گئی۔ وہ آدمی آخری دمou پر تھا۔ آئیں بس۔ انہیں چھیک کر لیں۔"..... رادھن نے کہا۔

"دیکھ لیں گے۔ آدمیرے ساتھ۔ پہلے تمہاری بینیڈنچ ضروری ہے۔ پھر میں اپنے آدمی بھیجوں گا۔ لاشیں کہیں بھاگ تو نہیں سکتیں۔"..... شاگل نے کہا اور تیزی سے واپس ساگور علاقے کی طرف بڑھنے لگا۔ رادھن، ہونٹ بھیخے اس کے پیچے تھا۔ شاگل باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی اطلاع ملنے کے وہاں نہ گیا تھا کیونکہ وہ ان معاملات میں بے حد محاط رہتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کا پڑپر جنگل کے اندر ایک کھلی جگہ پر پہنچ چکا تھا۔  
"یہاں سے وہ جگہ کتنی دور ہے جہاں وہ مصنوعی درخت ہے۔"..... جو لیا نے کہا۔

"کافی دور ہے۔ تقریباً ساگور علاقے سے ملٹھہ ہے لیکن اب ہمیں بے حد محاط رہنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ شاگل کو یہاں ہیلی کا پڑ کی آمد کا علم ہو جائے یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے آدمی اس ملٹھہ علاقے میں بھی موجود ہوں اس لئے ہم نے اسلحوں ساتھ رکھنا ہے اور اہتمامی محاط انداز میں آگے بڑھنا ہے۔"..... عمران نے اہتمامی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"آپ ہمیں اس علاقے کی کوئی نشانی بتا دیں تو ہم دو دو کے گروپ میں بٹ کر علیحدہ علیحدہ وہاں پہنچیں تاکہ اگر کوئی گروپ

میں موجود ہرن شکاری کی آہٹ پا کر چوکنا ہو جاتا ہے۔

”جس طرف آہٹ ہے اس کی مخالف سمت پھیل جاؤ۔ جلدی۔“

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک جھاڑی کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی کہ اچانک مشین گنوں کی فائرنگ شروع ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی صالحہ کی چونچ سنائی دی اور وہ ایک جھاڑی کے پیچھے گر گئی۔ اسی لمحے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے بھی مشین گنوں کی فائرنگ شروع ہو گئی۔ وہ فائرنگ کے ساتھ ساتھ تیزی سے جگہیں بھی بدلتے جا رہے تھے لیکن چند لمحوں بعد ہی جنگل انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی بھی یکے بعد دیگرے چیخیں سنائی دیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔ اسی لمحے عمران نے ایک آدمی کو جھاڑی کے پیچھے سے نکلتے دیکھا تو اس نے مشین پشل کا رخ ادھر کر دیا اور فائر کھول دیا۔ وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر پیچھے گر گیا۔ عمران نے مزید فائر جھاڑی پر کئے اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا لیکن دوسرے لمحے جب اس نے اپنے ساتھیوں کو جھاڑیوں سے نکل کر انھتے دیکھا تو اس کے پھرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ البتہ صالحہ اور کیپشن شکیل دونوں شدید زخمی تھے لیکن عمران نے چیک کر لیا کہ ان کے زخم گہرے نہ تھے اور گویاں گوشت پھاڑتی ہوئی نکل گئی تھیں۔ صالحہ کے بازو پر اور کیپشن شکیل کی ٹانگ پر گویاں لگی تھیں

چیک ہو جائے تو دوسرے اس کا تحفظ کر سکیں۔“..... صدر نے کہا۔

”مجھے فی الحال تو کوئی نشانی معلوم نہیں ہے۔ موتی لال نے صرف ایک نشانی بتائی ہے کہ وہ درخت جہاں موجود ہے وہاں ارد گرد چیری کی جھاڑیاں کثیر تعداد میں ہیں لیکن ظاہر ہے انہیں تلاش تو کرنا ہی پڑے گا۔“..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ سب آگے بڑھے ٹپے جا رہے تھے کہ اچانک دور سے انہیں چیری کی مخصوص جھاڑیاں نظر آنے لگیں تو وہ سب چونک پڑے۔

”چیری کی جھاڑیاں تو سامنے ہیں عمران صاحب۔“..... صدر نے کہا۔

”ہاں۔ وہ مصنوعی درخت بھی یہیں کہیں ہو گا۔“..... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس کی چیلنج کیسے ہو گی۔“..... جو لیا نے کہا۔

”درختوں کو ہاتھ مار کر دیکھنا پڑے گا کیونکہ مصنوعی درخت اندر سے کھو کھلا ہو گا۔ ولیے یہ ایکریمیا کا بنا ہوا ہے اس لئے نظر وہ سے یہ چیک نہ ہو سکے گا۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مخصوص انداز میں درختوں کو تھیپتھپانا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی پھیل کر چیلنج شروع کر دی۔

”عمران صاحب ہوشیار۔ میں نے آہٹ سی سنی ہے۔“۔ اچانک صالحہ کی آواز سنائی دی تو وہ سب اس طرح چوکنا ہو گئے جیسے جنگل

طرف پھیلے ہوئے ہوں گے۔ ہم کس سے لڑیں گے۔۔۔۔۔ جویا  
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جبکہ میرا خیال تم سے مختلف ہے۔ شاگل نے یہاں موجود افراد  
کو بھی وہاں بھجوادیا ہو گا جبکہ وہ خود یہاں ہو گا۔۔۔۔ عمران نے کہا تو  
جویا خاموش ہو گئی۔ پھر عمران اور جویا دونوں درختوں اور  
جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ویسے وہ بے حد  
محاط تھے لیکن انہیں دہاں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ اچانک عمران  
ٹھٹھک کر رک گیا اور اس نے ایک اوپنجی جھاڑی کی اوٹ لے لی۔

"کیا ہوا۔۔۔۔ جویا نے بھی اس کے پیچے اوٹ لیتے ہوئے کہا۔  
"سلمنے گھنے درخت پر کوئی آدمی موجود ہے۔۔۔۔ عمران نے کہا  
اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پیش کا رخ اس درخت کی  
طرف کر کے ٹریکر دبا دیا۔ تڑتڑاہست کی تیز آواز کے ساتھ ہی ایک  
انسانی چیخ سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک آدمی دھماکے سے نیچے  
جھاڑیوں میں گرا اور چند لمحے ترپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ شاگل ہے۔ آؤ جلدی۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے  
ہوئے کہا اور تیزی سے اس جھاڑی کی طرف دوڑ پڑا جہاں شاگل گرا  
تھا۔

"تم جھونپڑی کی طرف جاؤ جویا۔ خیال رکھنا جو نظر آئے اڑا  
دینا۔۔۔۔ عمران نے جھاڑی کے قریب پہنچ کر کہا تو جویا تیزی سے  
آگے بڑھتی چلی گئی جبکہ عمران اس جھاڑی کے پاس پہنچا تو وہاں واقعی

عمران نے شرنس پھاڑ کر پٹیاں بنائیں اور ان دونوں کے زخموں پر  
باندھ دیں تاکہ مزید خون نہ ہے۔

"صفدر۔ تم کیپن شکیل کو اٹھاوا اور تنور تم صالحہ کو اٹھا کر  
ہیلی کا پڑ کے پاس لے جاؤ۔ یہاں صرف جو لیا میرے ساتھ رہے گی۔  
جلدی کرو۔ شاگل کسی بھی لمحے مزید فورس کے ساتھ یہاں حمد کر  
سکتا ہے۔۔۔۔ عمران نے تیز لمحے میں کہا تو صفر اور تنور دونوں  
نے اس کی ہدایات پر عمل کر دیا۔

"آؤ جویا۔ ہمیں اب ساگر جانا ہے گھوم کرو رہے ہم مارے جائیں  
گے۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے ایک طرف کو دوڑ پڑا۔ اس  
کے پیچے جویا دوڑنے لگی۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ اس طرح تو مشن مکمل نہیں ہو سکے  
گا۔۔۔۔ دوڑتی ہوئی جویا نے کہا۔

"آجاو۔ ہمیں اس شاگل اور اس کے ساتھیوں کو پہلے کو رکنا ہو  
گا ورنہ یہاں ہمیں کسی بھی طرف سے گولیوں کا سامنا ہو سکتا  
ہے۔۔۔۔ عمران نے بھی دوڑتے ہوئے جواب دیا اور پھر مسلسل  
دوڑتے ہوئے وہ اس قدیم معبد کے پاس پہنچ گئے جہاں سے سرنگ  
ہنا راستہ اندر جاتا تھا۔ عمران جویا سمیت اس راستے میں داخل ہوا  
اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس سرنگ سے باہر آگئے۔ وہاں قریب  
کوئی آدمی نہ تھا۔

"میری بات سنو۔ تم حماقت کر رہے ہو۔ یہاں اس کے آدمی ہر

کہا۔  
”کیا تم ازن کھولے تک پہنچ گئے ہو یا نہیں۔ اور۔۔۔ عمران  
نے کہا۔  
”ہاں۔۔۔ ہم وہاں موجود ہیں۔۔۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا  
گیا۔

”تم اسے لے کر چکر کاٹ کر میں ہول پر پہنچ جاؤ۔ ہم وہیں موجود  
ہیں۔ جلدی آؤ۔ اور اینڈ آل۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف  
کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

”کیا یہ زندہ ہے۔۔۔ جو لیانے بے ہوش پڑے ہوئے شاگل کی  
طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔۔۔ بھی تک تو زندہ ہے لیکن اس کے آدمی یقیناً وہاں گئے  
ہوں گے جہاں پہلے فائز نگ ہوئی تھی۔ ہم نے انہیں کور کرنا ہے۔  
تم ایسا کرو کہ دور بین لے کر کسی اونچے درخت پر چڑھ جاؤ اور اس  
طرف کی چینکنگ کرو میں اسے باندھ کر کسی جهازی میں ڈالتا  
ہوں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”دور بین میرے پاس تو ہے نہیں۔۔۔ جو لیانے کہا۔

”آؤ۔۔۔ اس شاگل کے پاس ہے۔۔۔ اس کے لگے میں لٹکی ہوئی  
ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا۔ پھر اس نے شاگل کے  
لگے میں موجود دور بین اتاری اور جو لیا کو دے دی۔۔۔ جو لیا نے  
دور بین لگے میں ڈالی اور تیزی سے اسی درخت پر چڑھ گئی جس پر چہلے

شاگل بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ اس کے پہلو میں کمی گولیاں لگی  
تحیں جہاں سے خون بہس رہا تھا۔ بہر حال وہ زندہ تھا۔ عمران نے  
اسے گھسیٹ کر نیچے زمین پر ڈالا اور پھر اس کے زخمیوں کو چمیک کرنا  
شروع کر دیا۔ اس نے تیزی سے اپنی شرٹ پھاڑ کر اس کی پٹیاں  
بنائیں اور انہیں شاگل کے زخمیوں پر باندھنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے  
اسے دور سے مشین پیش چلنے کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار  
چونک پڑا۔ وہ شاگل کو وہیں چھوڑ کر تیزی سے اس طرف کو دوڑ پڑا  
جہاں فائز نگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں کہ وہ اچانک ٹھہرک  
کر رہ گیا کیونکہ اسے دور سے جو لیا دوڑ کر واپس آتی دکھائی دے رہی  
تھی۔

”وہاں دو آدمی تھے۔۔۔ میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔۔۔ جو لیا  
نے قریب آ کر کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر زیر و فایو  
ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ ٹکسٹ فریکو نسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے اس کا بٹن  
آن کر دیا۔

”ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ پرنس کالنگ۔۔۔ اور۔۔۔ عمران نے بار بار کال  
دیتے ہوئے کہا۔

”میں۔۔۔ مارشل اینڈ نگ یو۔۔۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے صدر  
کی آواز سنائی دی۔۔۔

”وہوں کی کیا پوزیشن ہے۔۔۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔  
”دوہوں اوکے ہیں۔۔۔ اور۔۔۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے

ساتوں آدمی جو اکٹھے ہی آرہے تھے مشین پسل کی ریخ میں آئے۔ عمران نے یکلٹت مشین پسل کارخان کی طرف گیا اور دوسرے لمجھ تڑپڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے وہ ساتوں کے ساتوں افراد نیچے گرے اور ترپنے لگے۔ عمران نے اس وقت تک فائز جاری رکھا جب تک ان کی حرکات ختم نہ ہو گئیں۔ پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ان کے قریب جا کر باقاعدہ ان کی چیکنگ کی اور جب اسے اطمینان ہو گیا کہ سب لوگ ہلاک ہو چکے ہیں تو وہ واپس مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا جھاڑیوں کے عقب سے نکل کر اس طرف آیا جہاں جو لیا درخت پر موجود تھی اسی لمجھ اسے دور سے ہیلی کا پڑنے کی آواز سنائی دی۔

”آجاو نیچے جو لیا۔“..... عمران نے چھ کر کہا تو چند لمحوں بعد جو لیا نیچے آگئی اور پھر تھوڑی دیر بعد ان سے کافی فاصلے پر ایک کھلی جگہ پر ہیلی کا پڑنے کی اتر گیا۔

”جا کر ساتھیوں کو لے آؤ۔ جلدی کرو۔ میں وہاں جا رہا ہوں جہاں پہاڑی ہے۔“..... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے جھاڑی میں بے، ہوش پڑے، ہوئے شاگل کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جہاں ایک جھونپڑی کے کھلے دروازے سے اسے اندر میز پر فون پڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس نے شاگل کو اندر لے جا کر ڈال دیا اور پھر باہر آگیا۔ اب اس کارخانے اس چھوٹی سی پہاڑی کی طرف تھا جہاں موئی لاں کے مطابق لیبارٹری کا اصل

شاگل موجود تھا کیونکہ ظاہر ہے شاگل نے یہ درخت خصوصی طور پر منتخب کیا ہو گا تاکہ وہاں سے وہ اپنے آدمیوں کو چھیک کر سکے۔ عمران نے ایک بیل توڑی اور پھر اس کی مدد سے اس نے شاگل کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کر کے باندھ دیئے۔ بیل کے دوسرے ٹکڑے سے اس نے شاگل کے پیر باندھے اور پھر اسے گھسیٹ کر ایک جھاڑی کے عقب میں ڈال دیا۔

”چھ سات افراد آرہے ہیں۔ انہوں نے شاید زخمی اٹھانے ہوئے ہیں۔“..... جو لیا کی درخت کے اوپر سے آواز سنائی دی۔ ”کہاں اور کس طرف ہیں۔ جلدی بتاؤ۔“..... عمران نے تیز لمحے میں کہا اور جو لیا نے سمٹ اور فاصلہ بتانا شروع کر دیا۔

”تم میہیں رہو۔“..... عمران نے کہا اور دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جس طرف جھاڑیاں تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ جھاڑیوں کی عقبی طرف پہنچ کر ایک جھاڑی کی اوٹ میں ہو گیا کیونکہ اب اسے دور سے واقعی سات افراد آتے دکھانی دے رہے تھے جن میں سے چھ آدمیوں نے اپنے کاندھوں پر ایک ایک آدمی کو اٹھایا ہوا تھا۔ کاندھوں پر لدے ہوئے یہ افراد بے ہوش تھے یا مردہ تھے البتہ ساتوں آدمی جو ان سب سے آگے تھا۔ اس کے کاندھے خالی تھے لیکن وہ اس طرح چل رہا تھا جیسے وہ خود زخمی ہو۔ البتہ اس کی تیز نظریں مسلسل بڑے چوکنا انداز میں ادھراً در کا جائزہ لے رہی تھیں عمران جھاڑی کی اوٹ میں خاموش بیٹھا رہا۔ پھر جیسے ہی اس کے اندازے کے مطابق یہ

جائے گا..... جو یا نے کہا۔  
 "موتی لال نے جو کچھ بتایا ہے۔ اس لحاظ سے تو اسے باہر سے  
 کھوننا ناممکن ہے اور پھر ہم اس پر چاہے بھی مار دیں۔ یہ نہیں کھلے  
 گا کیونکہ اندر سے اسے سیلہ کیا گیا ہے۔ اب شاگل کی آواز میں ٹرانی  
 کی جا سکتی ہے۔ آدمیران نے کہا اور مذکر اس غار سے باہر آگیا لیکن  
 باہر آگر وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔  
 "کیا ہوا عمران صاحب۔"..... صفر نے کہا۔  
 "ایک منٹ۔ شاید کام بن جائے۔ تمہارا سامان کہاں ہے۔"  
 عمران نے کہا۔  
 "ہمیلی کا پڑیں پڑا ہے۔ لے آؤ۔"..... صفر نے کہا۔  
 "ہاں جلدی سے بیگ لے آؤ۔"..... عمران نے کہا تو صفر دوڑتا  
 ہوا اپس اس طرف بڑھ گیا جہاں ہمیلی کا پڑا موجود تھا۔  
 "کیا نظر آگیا ہے تمہیں۔"..... جو یا نے حریت بھرے لجھے میں  
 کہا۔  
 "یہاں سے لیبارٹری کا راستہ جو سرنگ مانا ہے اب میرے سامنے  
 ہے اور اسے تو کہیں سے بھی بھی مار کر کھولا جا سکتا ہے کیونکہ  
 ریڈ بلاکس لازماً صرف راستے کے ہمانے کے سامنے ہوں گے۔ آگے  
 نہیں۔"..... عمران نے کہا۔  
 "لیکن اس طرح تو لیبارٹری کے اندر موجود لوگ بھی چونک  
 پڑیں گے۔"..... جو یا نے کہا۔

راستہ تھا۔ تھوڑی در بعد ہی صفر اور تنویر جو یا کے ساتھ وہاں پہنچ  
 گئے۔  
 "کیا ہوا عمران صاحب۔ شاگل اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے۔  
 مس جو یا بتا رہی ہیں۔"..... صفر نے کہا۔  
 "شاگل ابھی بے ہوش ہے جبکہ اس کے سارے ساتھی ختم ہو  
 گئے ہیں۔ اب ہم نے لیبارٹری میں داخل ہونا ہے۔ موتی لال کے  
 بقول اس لیبارٹری کا راستہ اس پہاڑی غار کے اندر سے جاتا ہے۔"  
 عمران نے کہا۔  
 "لیکن یہ راستہ تو ظاہر ہے سیلہ ہو گا اور موتی لال نے اس  
 لیبارٹری کے جو حفاظتی انتظامات بتائے ہیں وہ ولیے ہی احتیاط نہیں  
 ہیں۔"..... جو یا نے کہا۔  
 "شاگل زندہ ہے۔ اس کے ذریعے راستہ کھلوایا جا سکتا ہے۔"  
 صفر نے کہا۔  
 "نہیں۔ اب تو شاید صدر کے ذریعے بھی راستہ نہ کھل سکے۔  
 میں بھر حال کو شش کرتا ہوں۔"..... عمران نے کہا اور پھر وہ اس  
 پہاڑی غار میں داخل ہو گیا۔ جو یا اس کے ساتھ تھی البتہ صفر اور  
 تنویر دونوں باہر ہی رک گئے تھے۔ عمران نے غار کی چینگ شروع  
 کر دی۔

"یہ ہے راستہ" عمران نے ایک جگہ زمین پر پیر مارتے ہوئے کہا۔  
 "ہاں۔ واقعی قدرے کھو کھلی جگہ ہے لیکن اب اسے کھولا کیسے

سائیڈ پر موجود ایک بٹن کو پش کیا اور پھر اس کیپول کو اس نے سوراخ کے اندر پھینکا اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد ایک زور دار و ہماکہ ہوا اور ایک بار پھر ہر طرف گرد و غبار سا چھا گیا۔ چند لمحوں بعد جب گرد و غبار چھٹا تو عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ سوراخ پر اس طرح جھک گیا جیسے عورت سے اندر دیکھ رہا ہو۔

”گذ۔ تمام حفاظتی نظام آف ہو گیا ہے۔“..... عمران نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اسے دور سے فون کی گھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ میں بھول گیا یہ بات کہ فون ہے۔ یہاں۔ تم یہاں رکو۔ میں آ رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس جھوٹپرے کی طرف دوڑ پڑا جہاں زخمی شاگل بھی موجود تھا اور فون بھی۔ عمران اندر داخل ہوا تو شاگل دیسے ہی پڑا ہوا تھا جبکہ فون کی گھنٹی مسلسل نج رہی تھی۔ عمران نے رسیور اٹھایا۔

”یہ۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا ہوں۔“..... عمران نے شاگل کی آواز اور لمحے میں کہا۔

”کون ہو تم اور چیف شاگل کہاں ہے۔ تم شاگل نہیں ہو۔“  
دوسری طرف سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ واس چیکر کمپوٹر میں شاگل کی آواز بھی فیڈ ہے۔

”میں شاگل ہوں نا نسنس۔ تم مجھے کہہ رہے ہو کہ میں شاگل نہیں ہوں۔ نا نسنس۔“..... عمران نے شاگل کے مخصوص انداز میں

”چونکتے رہیں۔ ایک بار راستہ کھل جائے۔ پھر دیکھا جائے گا۔“..... عمران نے کہا اور جو لیا کے ساتھ ساتھ تنیر نے بھی اشبات میں سر بلادیا۔ تھوڑی دیر بعد صدر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا بیگ تھا۔

”اس میں زیر وزیر والیوں موجود ہو گا۔ وہ نکالو۔“..... عمران نے کہا تو صدر نے بیگ کھول کر اس میں سے ایک بڑا سانیلے رنگ کا کیپول نکال کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اور پھر عورت سے اوہرا دھر دیکھ کر اس نے ایک جگہ اس کیپول کی نوک کو زمین کے اندر اتار دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس کیپول کے پچھلے حصے میں موجود ایک پتی کو انگوٹھے کی مدد سے گھما دیا۔ ہلکی سی گڑگڑاہست کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی پیچھے ہٹ گئے۔ پچھے دیر بعد ایک زور دار و ہماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف گرد و غبار سا پھیل گیا اور پھر جب گرد و غبار چھٹ گیا تو وہاں زمین پر ایک کافی بڑا اور گہرا سوراخ نظر آنے لگ گیا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس سوراخ پر جھک گیا۔

”گذشو۔ خصوصی پاسپ جس سے سرنگ بنائی گئی تھی وہ ٹوٹ گیا ہے۔ تھری ایکس نکالو۔ جلدی کرو۔“..... عمران نے کہا تو صدر نے بھلی کی سی تیزی سے ایک اور بڑا سا کیپول نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ یہ سرخ رنگ کا تھا۔ عمران نے اس کیپول کی

زمیں مسلسل لیبارٹری کی طرف پھینتی چلی جا رہی تھی۔ پھر یہ لفظ ایک خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور معبد کے نیچے موجود لیبارٹری کا ایک حصہ تباہ ہو کر پرزوں کی طرح اڑ کر باہر گرنے لگا۔

”آؤ۔ اب اندر شکار کھیلیں۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے لیبارٹری کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ جب وہ لیبارٹری کے قریب پہنچے تو وہاں اب گرد و غبار ختم ہو چکا تھا اور اندر ایک ہال ناکمرہ نظر آرہا تھا جس میں مشیزی موجود تھی لیکن مشیزی نوٹ پھوٹ چکی تھی اور وہاں چار آدمی بھی تیزی سے میڈھے انداز میں پڑے ہوئے نظر آرہے تھے اور عمران ابھی جانے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ ایک بار پھر گڑگڑاہست کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔

”بھاگو۔ لیبارٹری پھٹ رہی ہے۔ بھاگو۔“..... عمران نے یہ لفظ مرتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب واقعی بھاگ پڑے۔ لیکن ابھی وہ چند یہی قدم اٹھا سکے تھے کہ انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر جیسے کوئی آتش فشاں پھینتا ہے اس طرح ملبہ آسمان کی طرف اٹھا اور پھر ہر طرف پھیلتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی براہ راست اس ملبے کی زد میں آکر نیچے گر گئے لیکن تھوڑی دیر بعد ہر طرف خاموشی چھا گئی تو عمران تیزی سے اپنے اوپر گرنے والا ملبہ ہٹا کر اٹھا اور پھر ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے لیکن اس بار تنفسی اور جو لیا دونوں ملبے کی وجہ سے خاصے زخمی ہو گئے تھے۔ لیبارٹری

حلق کے بل چھینتے ہوئے کہا۔  
”یہ۔ یہ دھماکے کیوں ہو رہے ہیں۔ بولو۔“..... دوسری طرف سے غصیلے لمحے میں کہا گیا۔

”پاکیشیانی ہمجنٹوں کے ساتھ میرے آدمیوں کی لڑائی ہو رہی ہے۔ انہوں نے اچانک یہاں حملہ کر دیا ہے لیکن فکر مت کرو۔ ہم ان کا خاتمه کر دیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”نا ننسن۔ تم شاگل نہیں ہو۔ یقیناً تم پاکیشیانی ایجنت ہو۔“ میں ابھی صدر صاحب کو کال کر کے بتاتا ہوں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر پٹھا اور جھونپڑے سے نکل کر اپنے ساتھیوں کی طرف دوڑ پڑا۔

”سنو۔ وہ ڈاکٹر بھاشا کر صدر کو کال کر رہا ہے اور صدر نے یہاں فوج اتار دینی ہے۔ جس قدر بم تمہارے پاس موجود ہیں وہ سب اندر رکھ کر فائز کر دو۔“..... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی حرکت میں آگئے۔ تھوڑی دیر بعد دونوں بیگوں میں سے تمام بم نکال کر انہیں وہاں رکھا گیا اور پھر عمران نے اپنے ساتھیوں کو دور کھڑے ہونے کا کہہ کر ایک بم پر دو منٹ کا وقت ایڈ جست کیا اور ان تمام بمتوں کو اس سوراخ میں ڈال کر وہ پلٹا اور بھلی کی سی تیزی سے دوڑ پڑا تھوڑی دیر بعد اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ زمین بے اختیار رز نے لگی اور گڑگڑاہست کی تیز آوازیں دور تک جاتی سنائی دیں۔

"اب یہ تھیک ہے۔ اسے اٹھاؤ۔ ہمیں جلد از جلد ہیاں سے نکل کر ناگ پور پہنچنا ہے۔ جلدی کرو۔"..... عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ سب ہیلی کاپڑ میں سوار ہو کر ناگ پور کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے لیکن اب سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات پہنایاں تھے کیونکہ مشن مکمل ہو چکا تھا۔ گو فارمولہ اور آلہ ان کے ہاتھ نہ آیا تھا لیکن بہر حال یہ بات ان کے لئے اطمینان بخش تھی کہ فارمولہ اور آلہ دونوں ہی لیبارٹری کے ساتھ تباہ ہو گئے ہیں۔ تنور کو بھی ہوش آگیا تھا اور صدر نے اسے اٹھا کر بٹھا دیا تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ لیبارٹری کیسے پھٹ گئی تھی۔ کیا ہیاں بارود کا ذخیرہ تھا۔"..... صدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"موتی لال نے بتایا تھا کہ ہیاں ایشاس کیس کے ذریعے تمام حفاظتی نظام قائم کیا گیا تھا اور یہ نظام اس وجہ سے فول پروف ہوتا ہے کہ اس کیس کو باہر سے کسی طرح بھی کنٹرول نہیں کیا جاسکتا۔ صرف مخصوص کمپیوٹر کے ذریعے ہی کنٹرول ہوتی ہے۔ بھوں کے پریشر نے اس نظام کو تباہ کر دیا تو ایشاس کیس فوراً ہر طرف پھیل گئی اور پھر جب اندر بھوں کی فائرنگ کی وجہ سے حرارت پیدا ہوئی تو یہ کیس فائر ہو گئی اور آخری دھماکہ اسی وجہ سے ہوا تھا۔" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بم تو ایک جگہ پھٹتے تھے۔ پھر وہ حرارت لیبارٹری تک کیسے پہنچ گئی۔"..... اس بار جو لیا نے کہا۔

مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی۔

"صدر۔ تنور کو اٹھاؤ اور ہیلی کاپڑ پہنچو۔"..... عمران نے چھ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھپٹ کر جو لیا کو اٹھایا اور کاندھے پر ڈال کر دوڑ پڑا۔ صدر تنور کو اٹھانے اس کے پیچھے تھا۔ تھوڑی درج بعد وہ ہیلی کاپڑ کے پاس پہنچ گئے۔ صالح اور کیپشن شکیل دونوں ہیلی کاپڑ کے باہر کھڑے تھے۔ شاید خوفناک دھماکوں نے انہیں باہر نکلنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"جلدی کرو۔ ہیلی کاپڑ میں سوار ہو جاؤ۔ جلدی کرو۔"..... عمران نے کہا اور تھوڑی درج بعد وہ سب ہیلی کاپڑ میں سوار ہو گئے تو عمران نے ہیلی کاپڑ کی پائلٹ سیٹ سنبھالی اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپڑ فضا میں اٹھتا چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ تنور کی حالت خاصی غریب ہے۔"..... صدر نے عقبی سیٹ سے کہا۔

"اللہ فضل کرے گا۔"..... عمران نے کہا اور جنگل سے اوپر آ کر اس نے ہیلی کاپڑ کا رخ تیزی سے پرتاپ پور کی طرف موڑ دیا۔ پھر پرتاپ پور پہنچ کر عمران نے ہیلی کاپڑ اس مکان کے قریب اتار دیا جہاں تباہ شدہ مشیزی موجود تھی کیونکہ عمران ہیاں ایک بڑا میڈیکل باکس دیکھ چکا تھا اور پانی بھی اس مکان میں موجود تھا اور پھر تنور کو اس مکان کے اندر لا لایا گیا اور عمران نے پانی کی مدد سے تنور کے زخم دھوئے اور پھر ان کی بنیذتیج کرنا شروع کر دی۔

"بموں کے ذخیرے نے اس راستے سے بھی ایشاس گیس کو فائز کر دیا اور پھر یہ گیس ہیئت لیبارٹری کی طرف بڑھتی چلی گئی۔" - عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لیبارٹری تو ہر لحاظ سے ناقابل تحریر بنائی گئی تھی۔ بس اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا۔" ..... صدر نے کہا۔

"یہ مشن کافستان کے لئے بے حد بھاری ثابت ہوا ہے۔ مادام ریکھا ہلاک ہو گئی ہے اور شاگل بھی زخمی حالت میں ویس پڑا ہے۔" عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ ہم تو اسے واقعی بھول گئے تھے۔" سب نے کہا۔

"میں نے اس کے ہاتھ اس انداز میں باندھ دیئے تھے کہ وہ انہیں آسانی سے کھول لے گا اور پھر ٹانگیں کھولنے کا تکلف بھی کر لے گا۔" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ وہ زندہ نجع گیا۔ مجھے خیال نہیں آیا ورنہ میں اسے بھی لازماً گولی مار دیتی۔" ..... جو یا نے کہا۔

"اب تمہاری جاریت بڑھتی جا رہی ہے اس لئے تنور کو الرث رہنا پڑے گا۔" ..... عمران نے کہا۔

"تم بھی الرث رہنا۔" ..... جو یا نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زورو  
حسب عادت اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھدا ہوا۔

"بیٹھو۔" ..... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس بار تو اس مشن نے سیکرٹ سروس کے خاصے ارکان کو زخمی کر دیا ہے۔" ..... بلیک زورو نے کہا۔

"شکر کرو کہ وہ زندہ سلامت آگئے ہیں ورنہ اس مشن میں مادام ریکھا ہلاک ہو گئی ہے اور شاگل کا بھی کوئی پتہ نہیں کہ وہ زندہ نجع بھی گیا ہے یا نہیں۔" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر۔" ..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک

سے ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔  
”آپ کیا رد عمل معلوم کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ بلیک زیر و نے  
حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”یہ مشن کافرستان کو بے حد بھاری پڑا ہے۔ ہمیں معلوم ہی نہ  
تھا کہ کانجی جنگلات میں معبد کے نیچے اس قدر جدید اور ترقیباً ناقابل  
تسخیر خفیہ لیبارٹری بنائی گئی ہے اس لئے اس لیبارٹری کا مکمل طور پر  
تباه ہونا کافرستان کے لئے ناقابل برداشت ہو گا۔ پھر اس مشن میں  
جو لیا کے ہاتھوں پاور ۶ جنسی کی مادام ریکھا بھی ہلاک ہو گئی ہے۔ یہ  
دھچکا بھی کافرستان کے لئے خاصاً شدید ہے اور اس کے ساتھ ساتھ  
پاور ۶ جنسی کا پورا گروپ اور شاگل کا پورا گروپ بھی ہلاک ہو گیا  
ہے۔ صرف شاگل زندہ نچ گیا ہے اور وہ بھی اپنی خوش قسمتی سے  
ورنہ شاید اس بار سیکرت سروس کے ارکان اسے بھی ختم کر دیتے۔  
یہ سب نقصانات ایسے ہیں کہ لازماً کافرستان کے صدر اور وزیر اعظم کا  
دماغ گھوم جائے گا اس لئے مجھے خدشہ ہے کہ وہ کہیں کسی جوابی  
اقدام پر آمادہ نہ ہو جائیں جس سے پاکیشیا کو کوئی بُدانقصان پہنچ سکتا  
ہو۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ لیکن میرا خیال ہے کہ  
کافرستان کے صدر معاملات کو سمجھتے ہیں۔ وہ پاکیشیا کے خلاف کوئی  
اقدام کرنے سے پہلے ہزار بار سوچیں گے۔۔۔۔۔ بلیک زیر و نے کہا۔  
” تمہاری بات درست ہے لیکن ہم صرف اندازوں پر تو خاموش

نوافی آواز سنائی دی۔ شاگل نے باقاعدہ ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا اور وہ  
اس میں باقاعدہ بیٹھتا بھی تھا۔

”ملٹری سیکرٹری ٹوپریڈیڈ نٹ بول رہا ہوں۔ چیف شاگل سے  
بات کرائیں۔۔۔۔۔ عمران نے لجھے بدل کر کہا۔

” جتاب وہ تو پریڈیڈ نٹ ہاؤس گئے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ دوسری  
طرف سے حریت بھرے لجھے میں کہا گیا۔  
” کب گئے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

” انہیں دس منٹ ہوئے ہیں گئے ہوئے جتاب۔۔۔۔۔ دوسری  
طرف سے کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس  
نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

” ناٹران بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ناٹران کی آواز  
سنائی دی۔

” ایکسٹو۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لجھے میں کہا۔  
” میں بس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ناٹران کا لجھے بے حد موڈبانہ  
ہو گیا۔

” پاکیشیا سیکرت سروس نے کانجی جنگلات والا مشن مکمل کر دیا  
ہے لیکن ہم اس کا رد عمل دیکھنا چاہتے ہیں۔ شاگل پریڈیڈ نٹ ہاؤس  
گیا ہے۔ تم وہاں سے ان کی ٹیپ حاصل کرو اور مجھے سناؤ۔۔۔ عمران  
نے مخصوص لجھے میں کہا۔

” میں سر۔ میں ابھی بندوبست کرتا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف

”عمران صاحب - اب تو ریڈ بلاکس کو تباہ کرنے والے میزائل بھی مل جاتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ انہیں پاکیشیا سے منگوایا جاتا۔“ بلیک زیرو نے کہا۔

”جبکہ وہاں ڈاکٹر بھاشاکر کام کی تکمیل کے قریب پہنچ چکا تھا۔ جب تک پاکیشیا سے میزائل وہاں پہنچتے ڈاکٹر بھاشاکر دارالحکومت پہنچ چکا ہوتا۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”پھر آخری صورت تو یہی تھی کہ یہ مشن دارالحکومت میں ہی مکمل کیا جاتا۔“..... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دارالحکومت میں بے شمار ایسے سٹورز ہوں گے جہاں اس فارمولے اور آلے کو رکھا جا سکتا ہے۔ خاص طور پر کافرستان کا اینک زون کا سٹور جسے ناقابل تخریب بنایا گیا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”جو کچھ بھی ہوتا بہر حال کرنا تو پڑتا۔“..... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

”نہیں۔ میرے ذہن میں ایک اور پلاتگ تھی۔ لیبارٹری میں تازہ ہوا کے راستے موجود تھے۔ ہم ان راستوں سے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیتے۔ اس طرح ڈاکٹر بھاشاکر اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو جاتے اور میں کافرستان کے صدر کو فون پر اطلاع دے دیتا کہ سائنس و انوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ جب وہاں سے انہیں رابطے کے باوجود کوئی جواب نہ ملتا تو وہ لازماً یہی سمجھتے کہ وہ صرف ایکشن ہی ہوتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں بیٹھ سکتے۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر بلاد دیا۔

”عمران صاحب۔ جو یا نے مشن کی جو تحریری رپورٹ دی ہے اس کے مطابق تو مشن ایک لمحاظ سے ناکام ہی نظر آتا ہے لیکن موئی لال کے ہاتھ آجائے کی وجہ سے معاملات آگے بڑھ سکے۔ اگر یہ موئی لال نہ ملتا تو پھر آپ کے ذہن میں کیا پلاتگ تھی۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”تم نے تفصیلی رپورٹ پڑھی ہے۔ تم بتاؤ کہ اس موقع پر کیا پلاتگ ہونی چاہئے تھی۔“..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”میں تو وہاں بھوں کی بارش کر کے وہاں سب کو ہلاک کر دیتا اور پھر اس لیبارٹری پر بھی میزائل بر سادیتا اور کیا ہو سکتا تھا۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”مطلوب ہے کہ تمہارے اور تنور کے درمیان کوئی فرق نہیں رہا۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔“..... بلیک زیرو نے چونک کر لو چھا۔

”جب تمہیں معلوم ہے کہ لیبارٹری ریڈ بلاکس سے بنائی گئی ہے اور اس کا حفاظتی نظام اہمیتی جدید ترین اور ناقابل تخریب تھا اس کے باوجود تم بھوں اور میزائلوں کی بارش کی بات کر رہے ہو۔ تنور بھی ایسی ہی باتیں کرتا ہے۔ اس کے ذہن میں بھی ہر مسئلے کا حل صرف ایکشن ہی ہوتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تھے اس نے شاگل کی وضاحتوں کو تسلیم نہیں کیا گیا اور صدر نے وزیر اعظم کے مشورے پر شاگل کے خلاف کورٹ مارشل کا حکم دے دیا ہے۔ شاگل کو ملڑی کے افراد پر یہ ڈنٹ ہاؤس سے گرفتار کر کے جی اچ کیوں لے گئے ہیں۔ ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”پاکیشیا کے خلاف ان کا رد عمل کیا ہے۔ وہ بتاؤ۔ شاگل ان کا آدمی ہے۔ اس کے خلاف وہ جو چاہے کرتے رہیں۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”پرائم منسٹر جواب میں پاکیشیا کی ایمک لیبارٹری کو تباہ کرانا چاہتے تھے اور ان کا پر زور اصرار تھا کہ پاکیشیا کو اہتمامی سخت سین سکھا دیا جائے لیکن صدر نے ان کی تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس طرح پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان ایمنی جنگ چڑھ سکتی ہے لیکن پرائم منسٹر کے بے حد اصرار پر کہ کوئی نہ کوئی جوابی دار بہر حال، ہونا چاہئے تو صدر صاحب نے صرف اتنی اجازت دی کہ وہ پاکیشیا کے کسی اہم ڈیم کو تباہ کرنے کی خود منصوبہ بندی کریں اور پرائم منسٹر نے اس کی حامی بھر لی۔“ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب پرائم منسٹر کہاں ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”وہ اپنے آفس میں ہیں اور انہوں نے خصوصی میٹنگ کال کی ہوئی ہے۔ میرے آدمی وہاں کام کر رہے ہیں۔ جیسے ہی رپورٹ ملیں آپ کو رپورٹ دے دوں گا۔“..... ناٹران نے جواب دیا تو

ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے لا محالہ وہ ماہرین کی ٹیم کو ایم جنسی حالات میں لیبارٹری کو کھولنے کا پلان اور آلات دے کر بھیجتے۔ پھر ان ماہرین کے ذریعے یا ان کے روپ میں ہم اندر پہنچ سکتے تھے یا جیسے ہی لیبارٹری کھلتی ہم فائل ایکشن میں آجائے۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ پلاتنگ تو ٹھیک ہے لیکن اس میں بہت سے معاملات عین وقت پر خراب بھی ہو سکتے تھے۔ کیس سے بے ہوشی عارضی ہوتی ہے مستقل تو نہیں ہوتی۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”بیس گھنٹوں تک بے ہوش کر دینے والی کیس ہمارے پاس موجود تھی اور اتنا وقت بہر حال کافی ہوتا ہے۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ مشن کے سلسلے میں ہی باتیں کر رہے تھے کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”ایکسشو۔“..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”ناٹران بول رہا ہوں باس۔“..... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

”یہ۔ کیا رپورٹ ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”جناب۔ پریز ڈنٹ ہاؤس میں صدر اور وزیر اعظم کے ساتھ شاگل کی میٹنگ ہوئی جہاں شاگل نے مشن کی تفصیلی رپورٹ پیش کی اور تمام صورت حال کی تفصیل بتائی۔ صدر اور وزیر اعظم لیبارٹری کی تباہی اور مادام ریکھا کی ہلاکت کی وجہ سے شدید غصے میں

کر لیں۔ صرف اس منصوبہ بندی کے جواب میں اور اگر کوئی عملی کارروائی کی گئی تو پھر کافرستان کی ایک بھی اہم تنصیب سلامت نہیں بچے گی۔..... عمران کا بھجے بے حد سخت اور سرد تھا۔

”آپ مجھے دھمکیاں دے رہے ہیں۔ مجھے۔ پرائم منسٹر کو۔ آپ لوگوں نے کافرستان کی اہم یمارٹی تباہ کر دی ہے۔ کیا آپ کو ہر قسم کے اقدام کی کھلی چھٹی ہے۔..... پرائم منسٹر نے اہتمائی بگڑے ہوئے بجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہم صرف دفاع میں کام کرتے ہیں مسٹر پرائم منسٹر۔ آپ نے پاکیشیانی نژاد خاتون سانتس دان سے فارمولہ اور آلہ خریدا جس پر ہمیں اپنے دفاع میں کام کرتا پڑا۔ اگر آپ کارمن سے اسے براہ راست خرید لیتے تو ہم شاید کام ہی نہ کرتے لیکن اب اس پر یقین کر لیں کہ آپ کی جوابی کارروائی پر پورے کافرستان کو نقصان بھگتنا پڑے گا۔ مجھے معلوم ہے کہ درشن ڈیم کی کافرستان کی محیثت کے لئے کیا اہمیت ہے اور اس کی تباہی پورے کافرستان کو معاشی طور پر تباہ و بر باد کر کے رکھ دے گی لیکن میں نے پہلے بتایا ہے کہ ہم صرف دفاع میں کام کرتے ہیں۔..... عمران کا بھجے اور زیادہ سرد ہو گیا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ پلیز اس ڈیم کے خلاف کچھ نہ کریں۔ ہم پاکیشیا کے خلاف کوئی جوابی کارروائی نہیں کریں گے۔ یہ میرا وعدہ ہے۔..... اس بار پرائم منسٹر کے بجھے میں وہ اکثر موجودہ تھی جس بجھے میں اس نے پہلے جواب دیا تھا۔

عمران نے اوکے کہہ کر کریڈیل دبایا اور پھر نون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”پرائم منسٹر ہاؤس۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ پرائم منسٹر سے میری بات کراؤ ورنہ کافرستان کا سب سے اہم درشن ڈیم تباہ کر دیا جائے گا۔..... عمران نے اہتمائی سخت اور سرد بجھے میں کہما۔

”اوہ۔ اوہ۔ ہولڈ کریں۔..... دوسری طرف سے بوکھلانے ہوئے بجھے میں کہا گیا۔

”ہیلو۔ آپ کون ہیں۔..... چند لمحوں بعد ایک سخت اور بھاری آواز سنائی دی۔

”میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے۔ اگر آپ میرے بارے میں نہ جانتے ہوں تو کافرستان کے صدر سے پوچھ لیں۔ آپ پاکیشیا کے اہم ڈیم کو تباہ کرنے کی جو منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور جس کی اجازت آپ نے پریڈیڈ نٹ ہاؤس کی اس میٹنگ میں لی ہے جہاں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شامل کے کورٹ مارشل کا حکم دیا گیا ہے۔ یہاں بھی آپ کی ساری کارروائی ہمارے پاس پہنچ رہی ہے۔ اگر آپ نے پاکیشیا کے کسی چھوٹے سے چھوٹے ڈیم کے خلاف منصوبہ بندی کی تو پھر یہ سن لیں کہ کافرستان کا سب سے بڑا درشن ڈیم تباہ کر دیا جائے گا۔ اسے نوٹ

” یہ بات ذہن میں رکھ لیں کہ آپ اور پریزیڈنٹ صاحب جو کارروائی کریں گے، جو میئنگ کریں گے، جو اقدام کریں گے وہ ہم تک باقاعدہ چھپتا رہے گا۔ ..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

” آپ نے بڑی خوفناک دھمکی دی ہے انہیں۔ ..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” ایسا کرنا ضروری تھا ورنہ یہ لوگ آسانی سے بازنہ آتے۔ ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” میے اس درشن ڈیم کے خلاف واقعی کارروائی ہونی چاہتے ہیں۔ ..... بلیک زیرو نے کہا۔

” نہیں۔ کافرستان کے کروڑوں افراد کا روزگار اس سے وابستہ ہے۔ ..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” آپ واقعی رحم دل ہیں کہ آپ کو دشمنوں کے روزگار کی بھی فکر رہتی ہے۔ ..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” روزگار مسئلہ ہی ایسا ہے۔ اب تم مجھے چکیں دو تاکہ میرا روزگار بھی چلتا رہے۔ ..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

ختم شد